

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبین
فی

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ہفتم

نام کتاب	اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر جزیری قدس سرہ (م ۷۳۰ھ)
ترجمہ	مولانا عبد الشکور ناروٹی لکھنوی۔
موضوع	سوانح و اذکار صحابہ رسول
نقش اول	۱۳۲۴ھ
نقش ثانی	۱۳۰۸ھ
مذکرہ صحابہ	سات سو چھ
ناشر	مکتبہ ہوبہ، گنج بخش روڈ۔ لاہور
طابع	مکبات پر نٹرنہ لاہور
قیمت جلد ششم و ہفتم	

فہرست ترجمہ اُسد الغابہ جلد ہفتم

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۱۹	علاء بن عمرو	۱۸	۱۳	عک	۱
=	انصاری		۱۴	عکاشہ بن ثور	۲
=	علاء بن مسروح	۱۹	=	عکاشہ غنوی	۳
۲۰	حجازی		=	عکاشہ بن محسن	۴
=	علاء بن وہب	۲۰	=	عکاف	۵
=	علاء بن یزید	۲۱	=	عکراش	۶
	علاشہ بن صحر سلیطی	۲۲	۱۵	عکرہ بن ابی جہل	۷
۵۶	علاقہ بن صحر	۲۳	=	عکرہ بن عامر	۸
=	علباء	۲۴	=	عکرہ بن عبید	۹
=	علباء بن اصمغ	۲۵	۱۶	علاء بن حارثہ	۱۰
۵۷	علباء سلمی	۲۶	=	علاء بن حضرمی	۱۱
=	علبہ بن زید	۲۷	=	علاء بن خارجه	۱۲
=	علس بن اسود کنزی	۲۸	۱۷	علاء بن خباب	۱۳
۵۸	علس بن نعمان	۲۹	=	علاء بن سبغ	۱۴
=	علسہ بن عدی	۳۰	۱۸	علاء بن سعد	۱۵
=	علقمہ بن اعور	۳۱	=	علاء بن صحر سلیطی	۱۶
=	علقمہ بن ابوادنی	۳۲	=	علاء بن عقبہ	۱۷

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۳۵	عبداللہ بن عیاش	۱۹	۵۷	عبداللہ بن قیس بن سیم	۲۷
۳۶	عبداللہ بن غالب یولی	۲۰	۵۸	عبداللہ بن قیس بن صخر	۲۸
۳۷	عبداللہ بن غسیل	=	۵۹	عبداللہ بن قیس بن صرمہ	=
۳۸	عبداللہ بن غفاری	۲۱	۶۰	عبداللہ بن قیس منقہ	=
۳۹	عبداللہ بن ختام	=	۶۱	عبداللہ بن قیس بن عکرمہ	۲۹
۴۰	عبداللہ بن فضالہ لثی	=	۶۲	عبداللہ بن قیس بن محرمہ	=
۴۱	عبداللہ بن فضالہ مزنی	۲۲	۶۳	عبداللہ بن قیس بنی وہب	=
۴۲	عبداللہ کنیت ابوقالبوس	=	۶۴	عبداللہ بن فنطی	=
۴۳	عبداللہ بن قارب	=	۶۵	عبداللہ بن ابی کرب	=
۴۴	عبداللہ بن قداد حارثی	۲۳	۶۶	عبداللہ بن کز لثی	۳۰
۴۵	عبداللہ بن قدامہ سعدی	=	۶۷	عبداللہ بن کزیز	۳۱
۴۶	عبداللہ بن قرط ازدی	=	۶۸	عبداللہ بن کعب حمیری	=
۴۷	عبداللہ بن قیرہ	۲۴	۶۹	عبداللہ بن کعب بن زید	=
۴۸	عبداللہ بن قرہ بن نہیک	=	۷۰	عبداللہ بن کعب بن عمرو	=
۴۹	عبداللہ بن قراط زیادی	=	۷۱	عبداللہ بن کعب بن مالک	۳۲
۵۰	عبداللہ بن قمامہ سلمی	=	۷۲	عبداللہ بن کعب مرادی	=
۵۱	عبداللہ بن قنیع	=	۷۳	عبداللہ بن لہید ثعلبہ	=
۵۲	عبداللہ بن قیس سلمی	=	۷۴	عبداللہ بن لبثیہ ازوی	۳۳
۵۳	عبداللہ بن قیس انصاری	۲۵	۷۵	عبداللہ بن ابی لیلی	=
۵۴	عبداللہ بن قیس بن خالد	=	۷۶	عبداللہ بن ماعز تمیمی	=
۵۵	عبداللہ بن قیس خزاعی	۲۶	۷۷	عبداللہ بن مالک	=
۵۶	عبداللہ بن قیس زاہدہ	۲۷	۷۸	عبداللہ بن مالک بن بجدینہ	=

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۷۹	عبداللہ بن مالک حجازی	۳۴	۱۰۱	عبداللہ بن مسعود ثقفاری	۴۶
۸۰	عبداللہ بن مالک عافقی	=	۱۰۲	عبداللہ بن مسلم	=
۸۱	عبداللہ بن مالک بن ابی قین	۳۵	۱۰۳	عبداللہ بن مسیب	=
۸۲	عبداللہ بن مالک کنیت ابو کاهل	=	۱۰۴	عبداللہ بن مطر	۴۷
۸۳	عبداللہ بن مالک ابن ابی عاصم	=	۱۰۵	عبداللہ بن ابی مطرف	=
۸۴	عبداللہ بن مالک بن معتمر	=	۱۰۶	عبداللہ بن ازہر	۴۸
۸۵	عبداللہ بن مالک خشمی	=	۱۰۷	عبداللہ بن مطلب	=
۸۶	عبداللہ بن مبشر	۳۶	۱۰۸	عبداللہ بن مطیع	=
۸۷	عبداللہ بن محمد بن مسلمہ	=	۱۰۹	عبداللہ بن منطعون	۴۹
۸۸	عبداللہ بن محمد	=	۱۱۰	عبداللہ منظر	=
۸۹	عبداللہ کنیت ابو محمد	=	۱۱۱	عبداللہ بن معاویہ غاضری	۵۰
۹۰	عبداللہ بن مجریز	=	۱۱۲	عبداللہ بن معبد بن قیس	=
۹۱	عبداللہ بن مخزومہ	۳۷	۱۱۳	عبداللہ بن معتب	=
۹۲	عبداللہ بن مخمر	۳۸	۱۱۴	عبداللہ بن معتمر	=
۹۳	عبداللہ بن مربع انصاری	۳۹	۱۱۵	عبداللہ بن معتم	۵۱
۹۴	عبداللہ بن مربع بن قبظلی	=	۱۱۶	عبداللہ بن معرض	=
۹۵	عبداللہ بن مرقع	=	۱۱۷	عبداللہ بن ابی معقل	=
۹۶	عبداللہ مہزنی	۴۰	۱۱۸	عبداللہ بن معمر	۵۲
۹۷	عبداللہ بن مہزین	۴۵	۱۱۹	عبداللہ بن معیہ	=
۹۸	عبداللہ بن ابی مسبقہ باہلی	=	۱۲۰	عبداللہ بن معقل	=
۹۹	عبداللہ بن معدہ	=	۱۲۱	عبداللہ بن معتم	۵۳
۱۰۰	عبداللہ بن مسعود	۴۱	۱۲۲	عبداللہ بن مغبث	=

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۱۳۲	عمرو بن بینا	۱۲۰	۱۲۲	عمرو بن عرار اکہ	۱۱۹
"	عمرو بن ثعلب	۱۲۱	"	عمرو بن ابی لاسد	۱۲۰
۱۳۲	عمرو بن ثابت	۱۲۲	۱۲۵	عمرو بن اسود بن عامر	۱۲۱
"	عمرو بن ثبی	۱۲۳	"	عمرو بن اسود بن عنسی	۱۲۲
"	عمرو بن ثعلبہ بنی	۱۲۴	"	عمرو بن اسود سعید	۱۲۳
۱۳۵	عمرو بن ثعلبہ خضنی	۱۲۵	۱۲۷	قریشی	
۱۳۶	عمرو بن ثعلبہ بن وہب	۱۲۶	۱۲۸	عمرو بن اقیش	۱۲۴
۱۳۷	عمرو ثمالی	۱۲۷	"	عمرو بن امیہ	۱۲۵
"	عمرو بن جابر	۱۲۸	۱۲۹	عمرو بن امیہ بن خویلد	۱۲۶
۱۳۸	عمرو بن حبیلہ	۱۲۹	"	عمرو بن امیہ روسی	۱۲۷
"	عمرو بن جدهان	۱۵۰	۱۳۰	عمرو بن امیہ بن عبد اللہ	۱۲۸
"	عمرو بن جراد	۱۵۱	"	عمرو بن اوس ثقفی	۱۲۹
"	عمرو بن جموح	۱۵۲	۱۳۰	عمرو بن اوس بن عتیک	۱۳۰
"	عمرو بن جندب	۱۵۳	"	عمرو بن اتمم	۱۳۱
"	عمرو	۱۵۴	"	عمرو بن ایاس	۱۳۲
۱۳۹	عمرو بن حم	۱۵۵	۱۳۱	عمرو بن ایفح	۱۳۳
"	عمرو بن حارث	۱۵۶	"	عمرو بن بجاو	۱۳۴
"	عمرو بن حارث بن	۱۵۷	"	عمرو بن بداح	۱۳۵
"	ابی ضرار		۱۳۲	عمرو بن بعلک	۱۳۶
"	عمرو بن حارث بن کندہ	۱۵۸	"	عمرو بکائی	۱۳۷
"	عمرو بن حارث بن مصطلق	۱۵۹	"	عمرو بن بکر	۱۳۸
"	عمرو بن حارث بن بہیشہ	۱۶۰	۱۳۳	عمرو بن بلال	۱۳۹

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۶۱	عمرو بن حبیب	۱۳۰	۱۸۲	عمرو بن ربعی	۱۳۱
۱۶۲	عمرو بن حجاج	۱۳۱	۱۸۳	عمرو بن ربیعہ	۱۳۲
۱۶۳	عمرو بن حریش بن عمرو	۱۳۲	۱۸۴	عمرو بن رباب	"
۱۶۴	عمرو بن حریش	"	۱۸۵	عمرو بن زایدہ	"
۱۶۵	عمرو بن خزاعہ	"	۱۸۶	عمرو بن زرارہ	"
۱۶۶	عمرو بن خنم	"	۱۸۷	عمرو بن زرارہ لحنفی	۱۳۳
۱۶۷	عمرو بن حسبان	۱۳۳	۱۸۸	عمرو البزرعہ	"
۱۶۸	عمرو بن ابی حسن	"	۱۸۹	عمرو بن زہیر	"
۱۶۹	عمرو بن حکم قضاعی	"	۱۹۰	عمرو بن سالم	۱۳۴
۱۷۰	عمرو بن طماسی	۱۳۴	۱۹۱	عمرو بن سالم بن حنیرہ	"
۱۷۱	عمرو بن صہام	"	۱۹۲	عمرو بن سالم	"
۱۷۲	عمرو بن حمزہ	"	۱۹۳	عمرو بن سبیح	۱۳۵
۱۷۳	عمرو بن حمق	۱۳۵	۱۹۴	عمرو بن سراقہ	۱۳۶
۱۷۴	عمرو بن حبہ	۱۳۶	۱۹۵	عمرو بن سراقہ	۱۳۷
۱۷۵	عمرو بن خارجہ	۱۳۷	۱۹۶	عمرو بن ابی سرح	"
۱۷۶	عمرو بن خارجہ	"	۱۹۷	عمرو بن سعد بن معاذ	"
۱۷۷	اسدی	"	۱۹۸	عمرو بن سعد	۱۳۸
۱۷۸	عمرو بن خزاعہ	۱۳۸	۱۹۹	عمرو بن سعد البکبشہ	"
۱۷۹	عمرو بن حلاس	"	۲۰۰	عمرو بن سعدی	"
۱۸۰	عمرو بن خلف	"	۲۰۱	عمرو بن سعواء	"
۱۸۱	عمرو بن رافع	"	۲۰۲	عمرو بن سعید	"
			۲۰۳	عمرو بن سعید بن عاص	"

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۹۷	عبدالرحمن بن سبرہ اشعری	۲۳۳	۸۸	عبدالرحمن بن خزاش	۲۱۱
"	عبدالرحمن بن سبرہ	۲۳۴	"	عبدالرحمن الخطمی	۲۱۲
۹۸	عبدالرحمن بن سعد بن زبیر	۲۳۵	۸۹	عبدالرحمن والد خلاد	۲۱۳
"	عبدالرحمن بن سعد بن قنبر	۲۳۶	"	عبدالرحمن بن جنبش	۲۱۴
"	عبدالرحمن بن سعید بن یزید	۲۳۷	۹۰	عبدالرحمن خثیمہ والد بن عبدالرحمن	۲۱۵
"	عبدالرحمن بن سمیرہ بن حبیب	۲۳۸	"	عبدالرحمن بن دریم کنزی	۲۱۶
۹۹	عبدالرحمن بن سمیرہ	۲۳۹	"	عبدالرحمن بن ولیم	۲۱۷
۱۰۰	عبدالرحمن بن سندر	۲۴۰	"	عبدالرحمن البوراشد	۲۱۸
"	عبدالرحمن بن سنتہ اسلمی	۲۴۱	۹۱	عبدالرحمن بن یزید الصاری	۲۱۹
"	عبدالرحمن بن سہیل بن حنیف	۲۴۲	"	عبدالرحمن بن ربیعہ	۲۲۰
۱۰۱	عبدالرحمن بن سہیل بن زید	۲۴۳	"	عبدالرحمن بن ربیعہ باہلی	۲۲۱
"	عبدالرحمن بن سبحان	۲۴۴	۹۲	عبدالرحمن بن رشید	۲۲۲
۱۰۲	عبدالرحمن بن شبلی	۲۴۵	"	عبدالرحمن بن قیس	۲۲۳
"	عبدالرحمن بن شریحیل	۲۴۶	"	عبدالرحمن بن زبیر	۲۲۴
۱۰۳	عبدالرحمن بن شیبہ	۲۴۷	"	عبدالرحمن زجاج	۲۲۵
"	عبدالرحمن بن صبیحہ	۲۴۸	۹۳	عبدالرحمن بن زمرہ	۲۲۶
"	عبدالرحمن بن صخر	۲۴۹	۹۴	عبدالرحمن بن زبیر انصاری	۲۲۷
۱۰۴	عبدالرحمن بن ابی صعصعہ	۲۵۰	"	عبدالرحمن بن زید بن خطاب	۲۲۸
"	عبدالرحمن بن صفوان	۲۵۱	"	عبدالرحمن بن سابط	۲۲۹
"	عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ	۲۵۲	۹۶	عبدالرحمن بن ابی سارہ	۲۳۰
۱۰۵	عبدالرحمن بن سہیل	۲۵۳	"	عبدالرحمن بن ساعدہ	۲۳۱
۱۰۶	عبدالرحمن بن سبحان	۲۵۴	۹۷	عبدالرحمن بن سائب	۲۳۲

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۲۵۵	عبدالرحمن بن شبیل	۱۰۷	۲۷۷	عبدالرحمن بن عبید تمیزی	۱۱۷
۲۵۶	عبدالرحمن بن شریحیل	=	۲۷۸	عبدالرحمن بن عتاب	=
۲۵۷	عبدالرحمن بن شیبیه	=	۲۷۹	عبدالرحمن بن عتبہ	=
۲۵۸	عبدالرحمن بن صبیحہ	=	۲۸۰	عبدالرحمن بن عثمان بن عبید اللہ	۱۱۸
۲۵۹	عبدالرحمن بن صخر	۱۰۸	۲۸۱	عبدالرحمن بن عثمان بن مطعون	=
۲۶۰	عبدالرحمن بن ابی صعصہ	=	۲۸۲	عبدالرحمن بن عدی	۱۱۹
۲۶۱	عبدالرحمن بن صفوان	=	۲۸۳	عبدالرحمن بن عدس	=
۲۶۲	عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ	=	۲۸۴	عبدالرحمن بن عربہ	=
۲۶۳	عبدالرحمن بن صفوان بن قدامتہ	۱۰۹	۲۸۵	عبدالرحمن بن عمیلہ	۱۲۰
۲۶۴	عبدالرحمن بن عائذ	۱۱۰	۲۸۶	عبدالرحمن ابو عقیبہ	=
۲۶۵	عبدالرحمن بن عائذ بن معاذ	۱۱۱	۲۸۷	عبدالرحمن بن عقیل	۱۲۱
۲۶۶	عبدالرحمن بن عائش	=	۲۸۸	عبدالرحمن بن علقمہ	=
۲۶۷	عبدالرحمن بن عباس	۱۱۲	۲۸۹	عبدالرحمن بن علی حنفی	۱۲۲
۲۶۸	عبدالرحمن بن عبداللہ بن اعلیہ	=	۲۹۰	عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ	=
۲۶۹	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان	=	۲۹۱	عبدالرحمن بن عمر بن غربہ	=
۲۷۰	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان	۱۱۳	۲۹۲	عبدالرحمن بن عمرہ	=
۲۷۱	عبدالرحمن سواد عبداللہ	=	۲۹۳	عبدالرحمن بن عمیرہ	=
۲۷۲	عبدالرحمن بن عبد رب النصارى	=	۲۹۴	عبدالرحمن بن عوام	۱۲۴
۲۷۳	عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن	۱۱۶	۲۹۵	عبدالرحمن بن عوف بن عبد	=
۲۷۴	عبدالرحمن بن عبید	=	۲۹۶	عبدالرحمن بن عوف جہشی	۱۲۹
۲۷۵	عبدالرحمن بن عبد	=	۲۹۷	عبدالرحمن بن عویم	=
۲۷۶	عبدالرحمن بن عبید اللہ	۱۱۷	۲۹۸	عبدالرحمن والد عیاش	۱۳۰

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۱۹۷	عمران بن فصیل	۲۰۹	۱۹۰	عمر بن معبد	۲۸۷
=	عمران بن ابی اللحم	۲۱۰	=	عمر بن معد کرب	۲۸۸
=	عمیر بن احزم	۲۱۱	=	عمر بن میمون	۲۸۹
۱۹۸	عمیر بن اسد	۲۱۲	۱۹۱	عمر بن نضد	۲۹۰
=	عمیر بن انصی	۲۱۳	=	عمر بن نعمان	۲۹۱
=	عمیر بن امیہ	۲۱۴	=	عمر بن یحییٰ	۲۹۲
۱۹۹	عمیر بن اوس	۲۱۵	۱۹۲	عمر بن طویل دوسی	۲۹۳
=	عمیر ابو بکر	۲۱۶	=	عمر بن ہرم	۲۹۴
=	عمیر ابو بکر	۲۱۷	=	عمر بن وائلہ	۲۹۵
=	عمیر بن ثابت	۲۱۸	=	عمر بن واسب ثقفی	۲۹۶
=	عمیر بن ثابت بن نعمان	۲۱۹	=	عمر بن یثرب	۲۹۷
۲۰۰	عمیر بن جابر	۲۲۰	۱۹۳	عمر بن یزید	۲۹۸
۲۰۱	عمیر بن جعدان	۲۲۱	=	عمر بن یحییٰ ثقفی	۲۹۹
۲۰۲	عمیر بن جودان	۲۲۲	۱۹۴	عمر و انکا پہلے نام جعلی تھا	۲۰۰
۲۰۳	عمیر بن حارث	۲۲۳	۱۹۵	عمر و	۲۰۱
۲۰۴	عمیر بن حارث بن ثعلبہ	۲۲۴	=	عمران بن تیمیم	۲۰۲
=	عمیر بن حارث بن کندی	۲۲۵	۱۹۶	عمران بن حجاج	۲۰۳
=	عمیر بن حبیب	۲۲۶	=	عمران بن حزن	۲۰۴
=	عمیر بن حدرام	۲۲۷	=	عمران بن طلحہ	۲۰۵
=	عمیر بن حصین	۲۲۸	۱۹۷	عمران عاصم	۲۰۶
=	عمیر بن حمام	۲۲۹	=	عمران بن عمیر	۲۰۷
=	عمیر بن رباب	۲۳۰	=	عمران بن عویم	۲۰۸

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۲۲۱	عمیر بن زید	۱۱۴	۲۵۴	عمیر بن زید	۲۵۴
۲۲۲	عمیر بن سعد	۱۱۵	۲۵۲	عمیر	۲۵۲
۲۲۳	عمیر بن سعد	۱۱۵	۲۵۴	عمیر بن اعزاز	۲۵۴
۲۲۴	عمیر بن سعد بن قیس	۱۱۵	۲۵۵	عمیر بن فروخ	۲۵۵
۲۲۵	عمیر بن سعید		۲۵۶	عمیر بن مالک	۲۵۶
۲۲۶	عمیر بن سعید		۲۵۷	عمیر بن مالک	۲۵۷
۲۲۷	عمیر بن سلمه		۲۵۸	عمیر بن سلمه	۲۵۸
۲۲۸	عمیر بن سبارة مشقی		۲۵۹	عمیر بن امیه	۲۵۹
۲۲۹	عمیر بن شرمه		۲۶۰	عمیر بن ربیعہ	۲۶۰
۲۳۰	عمیر بن صابی		۲۶۱	عمیر بن ابی سفیان	۲۶۱
۲۳۱	عمیر بن عامر		۲۶۲	عمیر بن سبیل	۲۶۲
۲۳۲	عمیر بن عبدید		۲۶۳	عمیر بن عدس	۲۶۳
۲۳۳	عمیر بن مالک		۲۶۴	عمیر بن مالک	۲۶۴
۲۳۴	عمیر بن مالک		۲۶۵	عمیر بن مالک	۲۶۵
۲۳۵	عمیر بن مزان الثقیل		۲۶۵	عمیر بن مزان الثقیل	۲۶۵
۲۳۶	عمیر مزنی		۲۶۶	عمیر بن لقیہ	۲۶۶
۲۳۷	عمیر بن سعید		۲۶۷	عمیر بن سعید	۲۶۷
۲۳۸	عمیر بن سعید بن واصل		۲۶۸	عمیر بن سعید	۲۶۸
۲۳۹	عمیر بن نویم		۲۶۹	عمیر بن سعید	۲۶۹
۲۴۰	عمیر بن نبار		۲۷۰	عمیر بن نبار	۲۷۰
۲۴۱	عمیر بن روثہ		۲۷۱	عمیر بن روثہ	۲۷۱
۲۴۲	عمیر بن ابی وقاص		۲۷۲	عمیر بن روثہ	۲۷۲

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۳۸۸	عبد اللہ بن زید بن	۱۶۲	۴۱۰	عبد جہتی	۱۷۵
۳۸۹	عبد اللہ بن سفیان	۱۶۳	۴۱۱	عبد بن خالد محاربی	۱۷۶
۳۹۰	عبد اللہ بن سہیل	=	۴۱۲	عبد بن حساس	۱۷۷
۳۹۱	عبد اللہ بن سفیر	=	۴۱۳	عبد بن وحی	=
۳۹۲	عبد اللہ بن ضمیر	۱۶۴	۴۱۴	عبد غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	=
۳۹۳	عبد اللہ بن عباس	=	۴۱۵	عبد بن رفاذ بن رافع	۱۷۸
۳۹۴	عبد اللہ بن عبد بن تہیان	۱۶۶	۴۱۶	عبد بن زید بن عامر	۱۷۹
۳۹۵	عبد اللہ بن عدی	=	۴۱۷	عبد بن زید زرفی	=
۳۹۶	عبد اللہ بن عمر بن خطاب	۱۶۷	۴۱۸	عبد	=
۳۹۷	عبد اللہ بن فضالہ	۱۶۹	۴۱۹	عبد بن سلیم بن حضار	۱۸۰
۳۹۸	عبد اللہ بن کثیر	=	۴۲۰	عبد بن سلیم بن طبع	=
۳۹۹	عبد اللہ بن مالک	۱۷۰	۴۲۱	عبد بن شریہ	=
۴۰۰	عبد اللہ بن محسن الفاری	=	۴۲۲	عبد بن صخر بن نووان	۱۸۱
۴۰۱	عبد اللہ بن مسلم قریشی	=	۴۲۳	عبد بن عازب	۱۸۲
۴۰۲	عبد اللہ بن مسلم	۱۷۱	۴۲۴	عبد بن عبد الرحمن	=
۴۰۳	عبد اللہ بن معمر	=	۴۲۵	عبد بن عبد القار	=
۴۰۴	عبد اللہ بن معیہ سوائی	۱۷۲	۴۲۶	عبد بن عبد	۱۸۳
۴۰۵	عبد اللہ بن بلکہ	۱۷۳	۴۲۷	عبد بن ابی عبد	=
۴۰۶	عبد بن ارقم	=	۴۲۸	عبد عرکی	=
۴۰۷	عبد انصاری	=	۴۲۹	عبد بن عمر بن صالح	=
۴۰۸	عبد بن اوس	=	۴۳۰	عبد بن عمرو بن کلابی	۱۸۴
۴۰۹	عبد بن تہیان	۱۷۴	۴۳۱	عبد بن عمیر بن قتادہ	=

صفحه	نام	نمبر شمار	صفحه	نام	نمبر شمار
۱۹۱	عبیده بن خالد	۴۵۲	۱۸۴	عبید قاری	۴۳۲
۱۹۲	عبیده بن عمرو	۴۵۵	=	عبید بن قشیر	۴۳۳
=	عبیده بن مالک	۴۵۶	۱۸۵	عبید بن قیس	۴۳۴
=	عتاب بن اسید	۴۵۷	=	عبید بن فخر	۴۳۵
۱۹۳	عتاب بن سلیم	۴۵۸	=	عبید بن مرفح	۴۳۶
=	عتاب بن شمیر	۴۵۹	=	عبید بن مسلم	۴۳۷
=	عتبان بن مالک	۴۶۰	=	عبید بن معاذ بن انس	۴۳۸
۱۹۴	عتبه بن اسید	۴۶۱	=	عبید بن ابی بن حاشه	۴۳۹
۱۹۵	عتبه بن ربیع	۴۶۲	۱۸۶	عبید بن معاویه	۴۴۰
=	عتبه بن ربیع	۴۶۳	=	عبید بن ابن معالی	۴۴۱
=	عتبه بن سالم	۴۶۴	=	عبید بن معیه	۴۴۲
=	عتبه بن ابی سفیان	۴۶۵	۱۸۷	عبید بن ابن فضیلہ	۴۴۳
۱۹۶	عتبه بن طویع	۴۶۶	۱۸۸	عبید بن وہب	۴۴۴
=	عتبه بن عائذ	۴۶۷	=	عتبہ املوکی	۴۴۵
۱۹۷	عتبه بن عبداللہ بن صخر	۴۶۸	=	عبید بن جابر	۴۴۶
=	عتبه بن عبداللہ اسماعیلی	۴۶۹	=	عبید بن حزن	۴۴۷
۱۹۸	عتبه بن عبداللہ ثمالی	۴۷۰	=	عبیده بن خالد	۴۴۸
=	عتبه بن عبد سلمی	۴۷۱	۱۸۹	عبیده بن ربیع بن جبر	۴۴۹
۱۹۹	عتبه بن عمرو بن جروه	۴۷۲	=	عبیده بن صیفی	۴۵۰
=	عتبه بن عمرو بن صالح	۴۷۳	=	عبیده بن عمرو	۴۵۱
=	عتبه بن عویم بن ساعده	۴۷۴	۱۹۰	عبیده بن مسهر	۴۵۲
=	عتبه بن غزوان	۴۷۵	=	عبیده بن حارث	۴۵۳

صفحه	نام	نمبر شمار	صفحه	نام	نمبر شمار
۲۵۹	فضاله غلام	۳۸۱	۲۴۹	فراکس بن نصر	۳۶۰
۲۶۰	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم		۲۵۰	فراکس بن فراکس	۳۶۱
"	فضاله بن عبید	۳۸۲	"	فرزوق	۳۶۲
۲۶۱	فضاله لپٹی	۳۸۳	۲۵۱	فرقد عجبلی	۳۶۳
"	فضاله بن ہند اسلمی	۳۸۴	۲۵۲	فرقد	۳۶۴
"	فضل بن ظالم	۳۸۵	۲۵۳	فروه	۳۶۵
۲۶۲	فضل بن عباس	۳۸۶	"	فروه جہنی شامی	۳۶۶
"	فضل بن عبدالرحمن ہاشمی	۳۸۷	"	فروه بن خراش	۳۶۷
"	فضل بن یحییٰ	۳۸۸	"	فروه بن عامر	۳۶۸
"	فضل بن عائد	۳۸۹	۲۵۴	فروه بن عمرو	۳۶۹
۲۶۴	فضیل بن نعمان	۳۹۰	"	فروه بن تیس	۳۷۰
"	فلان بن عاصم جرمی	۳۹۱	"	ابوالمخارق	
۲۶۵	فتح و حرج	۳۹۲	۲۵۵	فروه بن قیس	۳۷۱
۲۶۶	فدیک	۳۹۳	"	فروه بن مالک اشجعی	۳۷۲
"	فہم بن عمرو	۳۹۴	"	فروه بن مجالہ	۳۷۳
۲۶۷	فیروز دلمی	۳۹۵	۲۵۶	فروه بن مسیک	۳۷۴
"	فیروز ہمدانی	۳۹۶	"	فروه بن مسیکہ	۳۷۵
۲۶۹	قارب بن اسود	۳۹۷	۲۵۷	فروه بن نعمان	۳۷۶
"	قاسم بن انصاری	۳۹۸	"	فروه	۳۷۷
"	قاسم غلام صدیق اکبر	۳۹۹	"	فضاله انصاری	۳۷۸
۲۷۰	قاسم بن ربیع	۴۰۰	۲۵۸	فضاله بن عارثہ	۳۷۹
"	قاسم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۴۰۱	"	فضاله بن دینار ختاعی	۳۸۰

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۲۷۹	قتادہ نیندیک کی اولاد میں ہیں	۴۲۴	۳۷۱	قاسم ابو عبدالرحمن	۴۰۲
	قتم بن عباس	۴۲۵	۳۷۲	قاسم بن محزمہ	۴۰۳
	قدامہ بن جنظله	۴۲۶	=	قاطع بن سارق	۴۰۴
	قدامہ بن عبد اللہ	۴۲۷	۲۷۳	قیاس بن اشیم	۴۰۵
	قدامہ بن مالک	۴۲۸	=	قبیصہ بن اسود	۴۰۶
	قدامہ منطعون	۴۲۹	۲۷۴	قبیصہ بجلی	۴۰۷
	قدامہ بن بلحان	۴۳۰	۲۷۵	قبیصہ بن براء	۴۰۸
	قدامہ بن شاپین	۴۳۱	=	قبیصہ بن بزمہ	۴۰۹
	قداد بن عمار	۴۳۲	=	قبیصہ بن جابر	۴۱۰
	قداد بن حدوجان	۴۳۳	=	قبیصہ بن دمون	۴۱۱
	قرہ بن لفاثہ	۴۳۴	=	قبیصہ بن ذویب	۴۱۲
	قرط بن جبر یازدی	۴۳۵	=	قبیصہ بن مخارق	۴۱۳
	قرط بن ربیعہ	۴۳۶	۲۷۶	قبیصہ بن وقاص	۴۱۴
	قرظہ بن کدب	۴۳۷	=	قبیصہ و برب کی اولاد میں ہیں	۴۱۵
	قرہ بن عیاش	۴۳۸	=	قتادہ اسدی	۴۱۶
	قرہ بن حصین	۴۳۹	=	قتادہ بن اعور	۴۱۷
	قرہ بن عموص	۴۴۰	۲۷۷	قتادہ انصاری	۴۱۸
	قرہ بن عتبہ	۴۴۱	=	قتادہ بن عیاش	۴۱۹
	قرہ بن ہیرہ	۴۴۲	۲۷۸	قتادہ بن قیس	۴۲۰
	قریط ابن ابی رمثہ	۴۴۳	=	قتادہ بن لیثی	۴۲۱
	قرعہ بن کعب	۴۴۴	۲۷۹	قتادہ بن بلحان	۴۲۲
	قس بن ساعدہ	۴۴۵	=	قتادہ بن نعمان	۴۲۳

صفحه	نام	نمبر شمار	صفحه	نام	نمبر شمار
۲۶۵	عصمه بن سرح	۵۸۶	۲۵۸	عروه بن عیاض	۵۶۴
"	عصمه بن قیس	۵۸۷	"	عروه ابو عافره	۵۶۵
"	عصمه بن مالک انصاری	۵۸۸	۲۵۹	عروه قشیری	۵۶۶
"	عصمه بن مدرک	۵۸۹	"	عروه بن مالک سلمی	۵۶۷
۲۶۶	عصیمه اسدی	۵۹۰	"	عروه بن مالک بن شداد	۵۶۸
"	عصیمه اشجعی	۵۹۱	"	عروه بن مرادی	۵۶۹
"	عطار بن ابراهیم	۵۹۲	"	عروه بن مره	۵۷۰
۲۶۷	عطار بن عبداللہ	۵۹۳	۲۵۹	عروه بن مسعود بن معتب	۵۷۱
"	عطاء مزنی	۵۹۴	۲۶۱	عروه بن مسعود غفاری	۵۷۲
"	عطار دین برز	۵۹۵	"	عروه بن مضرس	۵۷۳
۲۶۸	عطار دین حاجب	۵۹۶	۲۶۲	عروه بن معتب	۵۷۴
"	عطیہ بن لبر مازنی	۵۹۷	"	عریب ابو عبداللہ	۵۷۵
"	عطیہ بن حصین	۵۹۸	"	عریب بن عبد کلال	۵۷۶
۲۶۹	عطیہ بن سفیان	۵۹۹	"	عس عذری	۵۷۷
"	عطیہ بن عازب	۶۰۰	۲۶۳	عسی بن مانع سکسی	۵۷۸
"	عطیہ بن عامر	۶۰۱	"	عسفس بن سلامہ تمیمی	۵۷۹
"	عطیہ بن عروه	۶۰۲	"	عصام مزنی	۵۸۰
۲۷۰	عطیہ بن عقیف	۶۰۳	۲۶۴	عصمه بن ابیر	۵۸۱
"	عطیہ بن عمرو بن حشم	۶۰۴	"	عصمه اسدی	۵۸۲
"	عطیہ بن عمر برادر حکم	۶۰۵	"	عصمه انصاری	۵۸۳
۲۷۱	عطیہ قرطی	۶۰۶	"	عصمه بن حصین	۵۸۴
"	عطیہ بن نویرا	۶۰۷	"	عصمه بن ریاب	۵۸۵

مبشر شمار	نام	صفحہ	مبشر شمار	نام	صفحہ
۴۸۸	قیس بن وینار	۳۰۲	۵۱۰	قیس بن عبداللہ بن عدس	۳۱۱
۴۸۹	قیس بن ربیع	"	۵۱۱	قیس بن عبداللہ	"
۴۹۰	قیس بن رقاعہ	"	۵۱۲	قیس بن عبداللہ بن قیس	۳۱۴
۴۹۱	قیس بن زید جہنی	۳۰۳	۵۱۳	قیس بن عبدالعزی	۳۱۲
۴۹۲	قیس بن زید بن جیا	"	۵۱۴	قیس بن عبدالمنذر	"
۴۹۳	قیس بن زید بن عامر	"	۵۱۵	قیس بن عبد	"
۴۹۴	قیس بن سائب	۳۰۴	۵۱۶	قیس بن عبید	"
۴۹۵	قیس بن سعد	۳۰۵	۵۱۷	قیس بن عمرو	۳۱۳
۴۹۶	قیس بن حرمہ	۳۰۶	۵۱۸	قیس بن عمرو	"
۴۹۷	قیس بن صعصعہ	"	۵۱۹	قیس بن عمرو بن لبید	"
۴۹۸	قیس ابن ابی صعصعہ	"	۵۲۰	قیس بن عمیر	"
۴۹۹	قیس بن صعصعہ بن وریب	"	۵۲۱	قیس بن ابی غزہ	"
۵۰۰	قیس بن صفی	۳۰۷	۵۲۲	قیس بن عزیہ	۳۱۴
۵۰۱	قیس بن صحاک	"	۵۲۳	قیس ابو غنیم	"
۵۰۲	قیس بن طہفہ	"	۵۲۴	قیس بن قاریہ ضبی	"
۵۰۳	قیس بن طلق	۳۰۸	۵۲۵	قیس بن قلیصہ	"
۵۰۴	قیس بن ابی العاص	۳۰۹	۵۲۶	قیس بن قہد	"
۵۰۵	قیس بن عاصم	"	۵۲۷	قیس	۳۱۵
۵۰۶	قیس بن عاصم بن سنان	۳۱۰	۵۲۸	قیس بن ابی قیس	"
۵۰۷	قیس بن عائذ	"	۵۲۹	قیس بن کعب	"
۵۰۸	قیس بن عباد	۳۱۱	۵۳۰	قیس بن کلاب	"
۵۰۹	قیس بن عبداللہ	"	۵۳۱	قیس بن مالک اریبی	۳۱۶

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	صفحه	نام	نمبر شمار
۳۲۳	قیوم الیویچی	۵۵۴	۳۱۶	قیس بن محسن	۵۳۲
۳۲۴	کباته بن اوس	۵۵۵	=	قیس ابو محمد	۵۳۳
=	اکشس بن ہودہ	۵۵۶	=	قیس محمد بن اشعث	۵۳۴
=	کثیر ازوی	۵۵۷	۳۱۷	قیس بن محزمہ	۵۳۵
۳۲۵	کثیر براء بن عازب	۵۵۸	۳۱۷	قیس بن مخلد	۵۳۶
=	کثیر بن زیاد	۵۵۹	=	قیس بن مسحر کنانی	۵۳۷
=	کثیر بن سائب	۵۶۰	۳۱۸	قیس بن معبد	۵۳۸
۳۲۷	کثیر بن سعد عبدی	۵۶۱	=	قیس بن کلثوم	۵۳۹
=	کثیر بن شہاب حارثی	۵۶۲	۳۱۹	قیس بن منتفق	۵۴۰
=	کثیر بن صلح	۵۶۳	=	قیس بن شبہ	۵۴۱
۳۲۸	کثیر بن عباس	۵۶۴	=	قیس بن نعمان	۵۴۲
=	کثیر بن عبد اللہ	۵۶۵	۳۲۰	قیس بن نعمان عبدی	۵۴۳
۳۲۹	کثیر بن عمرو سلمی	۵۶۶	=	قیس ابو ہبیرہ	۵۴۴
=	کثیر بن قیس	۵۶۷	۳۲۱	قیس بن شمیم	۵۴۵
۳۱۶	کثیر بن مرہ	۵۶۸	=	قیس بن دہرز	۵۴۶
"	کثیر بن ہاشمی	۵۶۹	۳۲۲	قیس بن یزید	۵۴۷
"	کثیر	۵۷۰	=	قیس بن یزید جہنی	۵۴۸
"	کدن بن عبد اللہ	۵۷۱	=	قیس	۵۴۹
"	کدیر خبی	۵۷۲	=	قیسی	۵۵۰
۳۱۷	کرامہ بن ثابت انصاری	۵۷۳	۳۲۳	قیسہ بن کلثوم	۵۵۱
"	کروم بن سفیان ثقفی	۵۷۴	=	قنظلہ بن قیس	۵۵۲
۳۱۸	کروم بن ابی السائب	۵۷۵	=	قین اشجعی	۵۵۳

صفحہ	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۳۲۶	کعب بن زید بن قیس بن مالک	۵۹۸	"	کردم بن قیس ثقفی	۵۷۶
"	کعب بن زید انصاری	۵۹۹	۳۱۸	کردوس بن عمر	۵۷۷
۳۲۸	کعب بن سلیم	۶۰۰	"	کردوس	۵۷۸
"	کعب بن سور	۶۰۱	۳۱۹	کردوس	۵۷۹
۳۲۹	کعب بن عاصم الاشعری	۶۰۲	۳۲۰	کرز بن اسامہ	۵۸۰
۳۳۰	کعب بن عامر	۶۰۳	"	کرز تمیمی	۵۸۱
"	کعب بن عجرۃ	۶۰۴	۳۲۱	کرز بن جابر	۵۸۲
"	کعب بن عدی	۶۰۵	"	کرز بن علقمہ	۵۸۳
"	کعب بن عمرو	۶۰۶	۳۲۲	کرز بن دیرہ حارثی	۵۸۴
۳۳۲	کعب بن عمرو البوشریح	۶۰۷	"	کرز	۵۸۵
"	کعب بن عمرو عباد	۶۰۸	۳۳۹	کر کرہ	۵۸۶
"	کعب بن عمرو عباد	۶۰۹	"	کریب بن ابرہم	۵۸۷
۳۳۳	کعب بن عمرو الہدانی	۶۱۰	"	کزیب بنی کریم کے غلام	۵۸۸
"	کعب بن عمیر الغفاری	۶۱۱	۳۴۰	کریم بن اسامہ	۵۸۹
"	کعب بن عیاض	۶۱۲	"	کریم بن جزمی	۵۹۰
"	کعب بن عیاض ازنی	۶۱۳	۳۴۱	کریم بن حارث	۵۹۱
۳۳۴	کعب عیینہ	۶۱۴	۳۴۴	کشد جہنی	۵۹۲
"	کعب بن قطبۃ	۶۱۵	"	کعب انصاری	۵۹۳
"	کعب بن مانع	۶۱۶	"	کعب بن جمار	۵۹۴
۳۳۵	کعب بن مالک	۶۱۷	۳۴۵	کعب بن خدریہ	۵۹۵
۳۳۷	کعب بن مرۃ	۶۱۸	"	کعب بن خزر ج	۵۹۶
"	کعب بن یسار	۶۱۹	"	کعب بن زہیر	۵۹۷

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۳۲۸	کوز بن علقمه	۶۵۰	۳۲۸	کعب	۴۲۸
"	کیسان	۶۵۱	"	کعب	۴۲۹
۳۲۹	کیسان	۶۵۲	۳۲۹	کلاب بن امیه	۴۳۰
"	کیسان بن عبداللہ	۶۵۳	"	کلاب بن عبداللہ	۴۳۱
"	کیسان بن عبد	۶۵۴	"	کلثوم بن حصین	۴۳۲
۳۵۰	کیسان مولی عتاب بن اسید	۶۵۵	۳۲۰	کلثوم بن علقمه	۴۳۳
"	لاحق بن مالک بلوی	۶۵۶	"	کلثوم خزاعی	۴۳۴
۳۵۱	لاحق بن مالک باہلی	۶۵۷	۳۲۱	کلثوم بن ہرم	۴۳۵
"	لاحق بن مالک ملیلی	۶۵۸	۳۲۲	کلثوم بن حنبل	۴۳۶
"	لاحق بن معد	۶۵۹	۳۲۳	کلیب بن تمیم	۴۳۷
"	لاشر بن حمیر	۶۶۰	"	کلیب بن اساف	۴۳۸
۳۵۲	لبیدہ بن عامر	۶۶۱	"	کلیب بن جزی	۴۳۹
"	لبیدہ بن کعب	۶۶۲	۳۲۴	کلیب بن شہاب	۴۴۰
"	لبیدتہ ابو النسابل	۶۶۳	"	کلیب ابو کثیر	۴۴۱
"	لبیدہ بن قیس	۶۶۴	"	کلاب ابو منفعۃ	۴۴۲
"	لبی بن لبی اسدی	۶۶۵	۳۲۵	کلیب	۴۴۳
۳۵۳	لبیہ ابو عبد الرحمن	۶۶۶	"	کلیب	۴۴۴
"	لبید بن ربیعہ	۶۶۷	"	کنانہ بن حصین	۴۴۵
۳۵۶	لبید بن سہیل	۶۶۸	۳۲۶	کنانہ بن عدی	۴۴۶
۳۵۷	لبید بن عطار دمشقی	۶۶۹	"	کنذیر بن سعید	۴۴۷
"	لبید بن عقبہ تجنیبی	۶۷۰	"	کھنس ہلالی	۴۴۸
"	لبید بن عقبہ رافع لبید	۶۷۱	۳۲۷	کھیل ازدی	۴۴۹

صفحه	نام	ممبر شمار	صفحه	نام	ممبر شمار
۳۶۱	لقیط بن عامر	۶۷۹	۳۵۷	بھلاج بن حکیم	۶۷۲
"	لقیط بن عباد	۶۸۰	۳۵۸	بھلاج ابو العلاء عامری	۶۷۳
"	لقیط بن عدی	۶۸۱	۳۵۹	لصیب بن ختیم	۶۷۴
۳۶۲	لقیط بن عصر بلوی	۶۸۲	"	لقس بن سلمان	۶۷۵
"	لہب بن خذف	۶۸۳	"	لقیط بن ارطاه	۶۷۶
"	لہب بن مالک	۶۸۴	۳۵۹	لقیط بن ربیع	۶۷۷
"	لہب بن خنرمی	۶۸۵	۳۶۰	لقیط بن صبرہ	۶۷۸

ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب العین والکاف

(سیدنا) عک (رضی اللہ عنہ)

انہی دو حیوان تھے۔ انکا ذکر روایت ذال میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن الصغر غوثی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بطرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معافر میں ہو کنہ کی ایک شاخ ہو مال تھے۔ انکو بسیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انکا ذکر میں انکا حال اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

غوثی۔ انکا تذکرہ ابن ثور بن الصغر نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرور سے انہوں نے زمین اہلم سے انہوں نے عکاشہ غوثی سے روایت کی ہے کہ انکی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریاں پر آیا کرتی تھی اس سے ایک بکری کھو گئی تو انہوں نے اسے سنہ پانچ ملائچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ مومن ہے تو یقیناً میں اسکو آزاد کر دیتا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تو مجھے جانتی ہو اسے کہا ہاں آپ خدا کے رسول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عکاشہ سے) فرمایا اسکو آزاد کر دو یہ مومن ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مضر کا ہے اور عکاشہ کا، واللہ اعلم۔

۱۲۔ ہر شخص اپنی توجہ کے موافق مکانات ہوتا ہے وہ عورت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی مکان میں نہیں ہے۔

(سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ)

ابن الحسن بن عثمان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن وودان بن اسد بن خزیمہ اموی۔ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ کنیت ابی محسن ہے۔ سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے۔ بدر میں شریک تھے اور امین انیسے کا رہنما بن ظاہر ہوئے اور اس دن انکے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت انکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی نہایت تیز باز و وار اور سات لوسہ کی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر برابر یہ اسی تلوار کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام مشاہدین شریک ہوئے یہاں تک کہ واقعہ روت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی انکے پاس تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ امدین اور خندق میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل روت میں بعد حضرت ابو بکر صدیق شہید ہوئے انکو علی بن نویدہ اموی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بن زافر کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان بنی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا اس میں یہ بھی تھے (پس انکو علی بن نویدہ نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اسوجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قریب ہی گذرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوبیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی محبت و مہین تھے۔ انے حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کان کو شدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(سیدنا عکاف رضی اللہ عنہ)

ابن ودا عم ہلالی۔ بن منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن عثمان سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابوطالب یعنی عبد الجبار بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے بلقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انھوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انھوں نے انھوں نے غنیمہ بن حارث سے انھوں نے عطفہ بن بشر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن ودا عم ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے۔ انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاف تمھاری بی بی ہے انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ کوئی ہے انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ تم خدرست اور مالدار ہو انھوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو یا وہ کیونکہ تم انکے مثل ہو اور اگر میں رہنا چاہتا ہوں تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو نکاح ہماری ہے تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجھ درہن تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجھ درہن خرابی تمھاری لے عکاف نکاح کرو

عکاش نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں تو میں نکاح کر لوں گا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خدا کا نام لیکر یہ نبت کثوم حمیرے سے منے تمہارا نکاح کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) عکراش (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذویب حرقوب بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے پورا نسب انہوں نے بھی ذکر نہیں کیا کیونکہ عبید جو ان کے نسب میں آخری نام بیٹھے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم۔ بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دیا کہ (زکوٰۃ اونٹوں پر) داغ کرو پا جاے۔

ہمیں اسمعیل بن عبد وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے تم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عکراش بن عبد الملک بن ابی نسوہ یعنی ابو الہدیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبید اللہ بن عکراش بن ذویب نے اپنے والد عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے نبی مرہ بن عبید نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا پس میں مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ہم سلمہ کے مکان پر لیکے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے ہمارے سامنے ایک طرف لایا گیا جو خرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھانے لگے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں سر طرف اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے سامنے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اسکے فرمایا کہ اسی عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عکراش جس طرح سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری اپنے منہ اور کہنیوں کو ملا بعد اسکے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر اس طرح دھو کر نا چاہئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہیں انکی غلطی ہے درحقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہیں جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اسکی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم بنی مرہ بن عبید کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے اور یہ اس زمانے کا دستور تھا کہ اپنی ہی قوم کی زکوٰۃ لیکر آتے تھے غیر کی زکوٰۃ لیکر آتے تھے

(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی مخزومی۔ انکی والدہ ام ماجالدخانہ ان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں ابو جہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اسکی ابو الجحکم تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے اسکو ابو جہل کہنا شروع کیا۔ یہی کنیت اسکی مشہور ہوئی اور اسکا نام اور پہلی کنیت عکرمہ کی کنیت ابو عثمان تھے فتح مکہ کے کھوڑے ہی دنوں بعد اسلام سے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہے اسکو لوگ برا نہیں کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جا رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور انکے ساتھ اور بھی چند لوگوں کو دیا، یمن ابو الفضل فقیم مخزومی نے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر خبر دے وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مسعب بن سعد سے انہوں نے اپنی والد سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیدیا سو اچا مردوں اور دو عورتوں کے کہ انکی بابت حکم دیا تھا کہ جہان پاؤ انکو قتل کرو و اگرچہ انکو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ انکے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن خطل اور یقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ سے لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریش اور غمار بن یاسر انکی طرف بڑے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اسکو قتل کر دیا اور یس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کر لیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اٹنا سے راہ میں ایک تیز ہوا چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو اب تمہارا خدا کو پکارو اب اور جو تمہارے اس وقت کام نہیں آسکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا میں اسکو کوئی میرے کام نہیں آسکتا تو خشکی میں بھی اسکو کوئی دوسرا کام نہیں آسکتا یا اللہ میں غم کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور مجھڑ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤنگا اور اپنا ہاتھ انکے ہاتھ میں دے دوںگا اس وقت یقیناً میں انہیں بخشش کرنیوالا اور بزرگی والا پاؤنگا۔ چنانچہ یہ اس سفر سے صحیح سالم واپس آکر حاضر ہوئے اور املاہ لائے باقی ہے عبدالمد بن سعد وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلا یا تو حضرت عثمان انکو لیکر سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ عبدالمد کی بیعت لیجئے حضرت نے اپنا مبارک اٹھایا اور میں مرتبہ عبدالمد بن سعد کی بیعت دیکھا ہوا اسکے ان سے بیعت کر لی بعد اسکے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادتمند ایسا نہ تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں نے اسکی بیعت میں شامل کیا فوراً اٹھتا اور اسکی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالمد بن سعد کی بی بی ام حکیمہ جو لنگے چا چا رہی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امان کی خبر لیکر

انکے پاس میں کئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فوج مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس ام حکیمہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معاف کیا اور فرمایا کہ مرجا ہو سوار رہا ہر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان انکو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابو جہل کا بیٹا ہی یہ بات انکو ناگوار گذرتی تھی لہذا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ انکے باپ کو برا مت کہو کیونکہ مرد کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دی کہ لوگ انکو عکرمہ بن ابی جہل نہ کہیں۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و کثیر یہ خلق کیا اچھا اور کیا بڑا تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے جنت رمال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں اللہ کی راہ میں خرچ کرونگا۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بختہ الوداع کے سال میں ہوا زکے صدقہ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا تھا۔ بہن ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے انھوں نے ابو اسحاق انھوں نے مصعب بن سعد سے انھوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مرجا بالراکب المہاجر یعنی امی سوار رہا ہر کو مرجا ہی قتال مرتدین میں لے لے بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ اپنی غالب آئے پھر حضرت ابو بکر نے انکو کئی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ ہوئے حضرت ابو بکر بارادہ جہاد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام جرت میں جو مدینہ سے دو میل ہی قیام کر دیا تو حضرت ابو بکر پوشیدہ طور پر اپنے قیامگاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے چلے تو انھوں نے ایک بڑا شہہ دیکھا جسکے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عود سامان ہیا تھا حضرت ابو بکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت ابو بکر نے ان کو سلام اور انکے لئے جو اسے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم ہشت کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے کچھ حاجت مدد کی نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابو بکر نے انکو دعائے خیر دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوہ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفین میں چمن بہت ہے لوگوں نے کتابتہ ابو اناسم بن سمرقندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسیب بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سیف بن عمر نے ابو عثمان خسانی یعنی یزید بن اسد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ

بنی ابی جہل نے یرموک میں رکفار سے مخاطب ہو کر بلور رجز کے، کہا کہ میں ہر جنگ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (جیسے
اشجیہ الاشمعین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدل) سے بھاگ جاؤنگا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب
ہو کر) کہا کہ کون ہی جو مجھ سے موت کے اوپر ہمت کرے پس اس کے چاچا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع پارہ سواران
سلمین و شہسواران موہنین کے راسی شہر پر اسے ہمت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر
قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

یزید نعین راویوں نے بیان کیا کہ زمین ابوالقاسم نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن ابوعلی بن مسلیہ نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن
ابوالحسن بن حمادی نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن ابوعلی بن صواف نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن محمد بن حسن بن علی بن قطان نے
بیان کیا وہ کہتے تھے بہن اسماعیل بن عیسیٰ قطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن
محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے نہر دمی نیز محمد بن اسحاق نے بھی ابن سمان نے بھی زہری سے روایت
کر کے نہر دمی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اس دن یعنی یوم قتل (جنگ یرموک) میں بڑا کارنمایاں کیا نیز دن کے اندر گھستے ہوئے
چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ انکا سپہنہ اور چہرہ زخمی ہو گیا اسلئے کہا گیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انھوں نے جواب
دیا کہ میں اپنی جان لات و غزوی کے جہاد میں توفد کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ و رسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم
ایسا کہنی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر انکی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔
یزید نعین بہت سے لوگوں نے اجازہ نہر دمی وہ کہتے تھے بہن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ہلال ہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
بہن یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن مطالب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن زبیر ابن
موسیٰ نے مصعب بن عبد اللہ بن ابی ایہ سے انھوں نے ام سلمہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابو جہل کا ایک خوشہ جنت میں
دیکھا ہے پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کو ام سلمہ ہی (اس خواب کی تعبیر) ہی حضرت عکرمہ کی کوئی
اولاد نہ تھی ابو جہل کی نسل حضرت اسکی دختر ہی اولاد سے چلی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

بن عامر بن کثیم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصے قریشی نجدی۔ یہی ہیں جنھوں نے دار الندوہ (نامی مکان کو)
حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار مولفہ القلوب میں تھا انکا تذکرہ
ابو عکرمہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید خولانی۔ انکا ذکر بابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

باب العین واللام

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالغزالی بن غیر بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے تھے مولفۃ الطلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غزبت سے سواڑٹ دیئے تھے۔ ابو احمد عسکری نے انکے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن حضرمی حضرمی کا نام عبدالمدین جہاد بن اکرم بن ربیعہ بن مالک بن غولیف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدق تھا اور بعض لوگوں نے انکا نام عبدالمدین عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبدالمدین ضہار اور بعض نے عبدالمدین عبید بن ضہار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ مالوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبدالمدین عباد تھا اس میں تصحیف ہو گئی ہے۔ سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضر موت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہیں تھے حضرت ابو بکر نے اپنی خلافت میں انکو قائم رکھا پھر حضرت عمر نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عثمان کی خلافت میں سلسلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلسلہ میں جبکہ یہ بحرین کے عامل تھے انکے بعد حضرت عمر نے حضرت ابو ہریرہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ علاء بن حضرمی وہی ہیں جنکا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور انکا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں کا پہلا شخص تھا جسکو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو پہلے خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم نحا کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ انکی والدہ صبیحہ بنت حضرمی تھیں جسے ابوسفیان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دی تھی ابوسفیان کے طلاق لینے کے بعد اسے عبید اللہ بن عثمان تمیمی نے نکاح کیا جسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ تمیمی پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (رضی اللہ عنہ) بحاب الدعوۃ تھے ایک تہہ یہ کہہ دیا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق ہوئے) جب

بحرین میں انھوں نے مردوں سے قتال کیا تو اکسس لڑائی میں لسنے کا رہنمایان ظاہر ہوئے جنکو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے وہ واقعات انکے مشہور ہیں۔ انکا ایک بھائی میمون بن تھمری بھی تھا جسے فرمانہ جاہلیت میں مکہ کی بلندی پر ایک کنواں کھودوا تھا جو اب ہیرمیون کے نام سے مشہور ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے زمری وہ کہتے تھے ہمے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سیفان بن عیفر نے عبد الرحمن بن حمید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مروثا روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا ہمارے بعد ادا سے ارکان حج کے کہ میں تین دن رہ سکتا ہوں۔ اس حدیث کو اساماعیل بن محمد بن سعید نے حمید سے انھوں نے سائب سے انھوں نے علاء سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجمہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبد الملک بن ابی سنے روایت کی ہے وہ سب عبد الرحمن بن حرمہ سے انھوں نے عبد الملک بن یحییٰ سے انھوں نے علاء بن خارجمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نسب کو اس قدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کر سکو صلہ رحم کر نیسے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام تھرمی اور مسلم بن ابراہیم نے وہیے اسے اس طرح روایت کیا ہے۔ اور مسلم بن خالد زنگی نے اسکو عبد الملک بن یحییٰ بن علاء سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید مولای ہنث سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن ہشام اور ابولیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن نجاب کوفہ میں رہتے تھے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن بن عابس نے روایت کی ہے سناک بن حرب نے عبد اللہ بن علاء سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹا رہے تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں (وقت پر) بیدار کر دیتا مگر اسنے چاہا کہ تمہارے بس والوں کے لئے یہ کام ہو جائے۔ انکی ایک حدیث لسن کے کھا نیکی بابت بھی ہے۔ ابو عسمر نے کہا ہے کہ لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر میں نیال کرتا ہوں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ انکا نام علاء بن نجاب ہے اور بعض لوگ انکو علاء بن عبد اللہ بن نجاب کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۔ یہ واقعہ شبِ عمریں کا ہے کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے سخت ہو گئے کہ نماز نہ پڑھا ہو گئی سب بعد طلوع آفتاب بیدار ہوئے تھے کہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حالت ہوئی۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن سبع صحابی ہیں۔ مگر ان کے صحابی ہونے کا کلام کیا گیا ہے۔ اسے سائب بن یزید نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عطار بن حطی ہے۔ یہ ابو عمر کا قتل ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام عطار بن سبع ہے صحابی ہیں۔ ان دنوں نے ان کا ذکر مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد ساعدی۔ اسے اپنے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے کہ وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عطار بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی جیلے میں سے تھے سلیمان بن عمرو بن ربیع بن سالمہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن عطار سے جو قبیلہ بنی ساعدہ میں سے تھے انہوں نے اپنے والد عطار بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو وہ سن رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی مانند ہیں فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے اور آنا بھی چاہیے کیونکہ اس میں پر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ **وَإِنَّا لَنَحْنُ السَّافِرُونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسْجِرُونَ**۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ ان کا نام علائہ بیان کرتے ہیں بیٹے تھے صحار سلیمی کے قبیلہ بنی سلیمہ سے نام کلب بن حارث بن یزید سے تھا۔ یہ سلیمی تھے۔ یہ عطار خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ ابن طہان نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی نعیم نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان کا نام ابو عبید قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اور سلفی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام علائہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہے یعنی یہ وہی سلیمی ہیں جن سے حسن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن سجار کہتے ہیں اور نیز انہوں نے ابن ابی نعیم سے انہوں سے ابو عبید سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے چچا کا نام عبید اللہ بن عثمان بن عبد قیس بن زفانت تھا قبیلہ بنی حنظلہ کی خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام علائہ بن شجار تھا ابو یعلیٰ نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہے جو اور بروعی نے بھی ان کو ابن شجار بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ انہوں نے اپنے دنوں میں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لفظ و کتابت کا کام کیا ہے۔ ان کا ذکر عمر بن

سیدنا عطار (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں ابن ابی نعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حزم کی حدیث میں ہے انکو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری صحابی ہیں حضرت علی کیساتھ صفین میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح جازمی۔ عمر بن تیمم بن عویم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ میری بہن طیکہ اور ہرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عقیق بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دین جسے نہ کچھ پایا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم تو ایسی مقفے بجاتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن محمد بن وہبان بن خباب بن جمیر بن عبد بن مہیص بن عامر بن لوی فتح قادسیہ میں شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ انکو جزیرہ کا عامل بنا دو چنانچہ انھوں نے بنا دیا تھا۔ انھوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے تھے مقام رقبہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ مگر انکو ابو عمرو اور ابو علی بن سعید نے جزیرہ کی تاریخ میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزیرہ کے امام ہیں۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن انیس فہری۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اسکے فتح ہونے کے گئے تھے انکی اولاد بھی مصر ہی میں ہے۔ ابو الحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن صحار سلطی خارجہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خنیس نے ابو سعید یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے جسے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ انکے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر

بجائے جب لوگوں نے اپنے وطن جانے لگے تو انکا گذر ایک اعرابی پر ہوا جو مخنون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لوگوں نے اسے کہا کہ کپڑا اپنے پاس کوئی چیز ایسی ہو جس سے اس مخنون کی دو اکریں آپ کے بنی تو بہت فائدہ کی چیزیں لائے ہیں انھوں نے کہا پھر کہتے تھے کہ میں نے اپنی سرورہ فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کی ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ مخنون اچھا ہو گیا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے انکو نہ لیا یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اسکو خدا کا نام لیکر اپنے صرغ میں لاؤ۔ لوگ تو یہودہ جھاڑ پھونک کے عوض میں کیا تے ہیں تم نے تو ایک برحق جھاڑ پھونک کے عوض میں کیا یا۔ انکا تذکرہ مخنون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علاقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صحارہ کے متعلق صحابہ کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی یہ ابو احمد عسکری کا قتل ہے۔ اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انھوں نے ابن جبرین سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے علی بن اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ جب آپ سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھے تو تین مرتبہ کبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد للہ الذی بخر لنا ہذا و ما کنا لمرقون عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ہمسے ابو بکر بنی محمد بن ریمان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے پیرے والد نے بیان کیا ہمسے استھاؤ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فرج ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جبرین نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے علی بن اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں اونٹ پر بیٹھے تو تین بار کبیر کہتے تھے الی آخر ایسی روایت عسکری نے ان علیا کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ یہ اسدی بسکون نہیں ہیں یعنی قبیلہ ازد سے ہیں اہل عرب اکثر زے کو سین سے بدل بیٹے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے انکو اسدی لکھا ہوا دیکھا ہے سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہذا انھوں نے انکو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک شخص اسکا ہر علمائے میں سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اسنے ابن لیبہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی نعیم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ وفد بکر آئے تھے اسنے عباد بن جمہور نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ

نے ترجمہ شکر جو اسد لکھنے تابع کر دیا اس کو ہمارا ذمہ ہے اس کو قابو میں نہ لے سکتے تھے ۱۲

علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو انکی آخرت خراب ہو جائیگی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگیگا اور دین کو تنگ کر دیگا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہوگی! انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علیاء (رضی اللہ عنہ)

سلی انکا شمار اہل مدینہ میں جو ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے، عیسیٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن ثابت نے عبد الحمید بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے علیاء سلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص جس کا نام حجاب ہوگا لوگوں پر حکومت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صلی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اسی حارثی قبیلہ بنی حارث سے ہیں انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا ہے محمد بن یحییٰ نے روایت کی ہے یہ بھی بخوان لوگوں کے تھے جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین لو لواد علیہم تفضل من الذم اور عبد الحمید بن ابی عیسیٰ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علیہ بن زید نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص قیری مخلوق میں سے اسکو چاہے لے لے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علس (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود کنندی طبری نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بکر آئے تھے یہ اور ان کے صحابی سلمہ بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علس (رضی اللہ عنہ)

کلی سے کہا ہے کہ انکا نام و نسب یہ ہے علس بن لیثان بن عمرو بن غنیم بن فاطمہ بن امر القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث البرکنندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بکر آئے تھے یہ اور انکے دونوں بھائی جبر اور یزید اسی وفد میں تھے میں نہیں

سے یہ جہ جو انکے دوستے ہوتے ہوتے لوٹ گئے کہ انکے پاس راہ خرچ نہ تھا جسکو بیکر جہاد میں جاسکتے ۱۲

جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر طبری نے کیا ہے اور انکا نسب سو و تک بیان کیا ہے یا کوئی اور ہیں سمنے اسی کے موافق لکھ دیا ہے جو ہشام کلبی نے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے وراثت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں شریک تھے ان کے بیٹے ولید بن علقمہ نے اور موسیٰ بن ابی شعث نے روایت کی ہے۔ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عساکر سلمیٰ اور بعض لوگ انکو ابو علقمہ کہتے ہیں انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا ہے ابن عباس نے روایت کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی منزائیں آخر آخریں مارنا شروع کیا تھا آپ جب غزوہ تبوک میں تھے تو وقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن عساکر سلمیٰ نے نشہ کی حالت میں آ کے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ سیان بھی انہوں نے کاٹ ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم میں سے انکو لکا ہاتھ پکڑ کر انکو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو اونی۔ اسلمی ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یا اللہ ابو اونی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبد اللہ بن ابی اونی کے والد تھے صاحب بیعت الرضوان سے تھے یہیں سمار بن عمر بن شیبہ وغیرہ نے اپنی شہد کے ساتھ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شیبہ نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی اونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کیلئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابو اونی کے خاندان پر رحمت نازل کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جناد بن عبد اللہ بن قیس زدی ثم البصری صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حیرین میں حضرت معاویہ کی طاعت سے حاکم تھے ۹۰ھ میں وفات پائی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - احمد بن خلف دمشقی نے احمد بن ابی الحواری سے انھوں نے ابو سلیمان دارانی سے انھوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انھوں نے بجائے سوید بن حارث کا نام لیا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر - انکا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے۔ حجاج بن ارطاء نے عبد الجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (نماز میں) اپنی پیشانی اور ناک دونوں کے بل سجود کرتے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اسکو بہت لوگوں نے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

حضرت ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر لوٹ جاؤ و تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر اسناد رکھ کر نیکے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوشب غفاری - انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بروی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے جو کہ جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حویرث بعض لوگ انکو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری میں ہیں قیس بن محمود اصفہانی نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے فضل بن سلیمان نے محمد بن سطرف سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کی زناہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کی جائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ریشہ بلوی یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیوۃ الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے ایٹ بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس ثقفی سے انہوں نے ریر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن ریشہ بلوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بجزینہ کی طرف بھیجا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمر و پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمر و تھا اسکی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا پھر سے بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عمر و کون آپ نے فرمایا عمر و بن عاص کلیم اللہ کے بیان بہت بھلائی ہے زہیر کہتے تھے جب فتنہ پھیلنا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہوں جس کے تسلیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی بصرہ میں رہتے تھے۔ ان کے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہے یمن عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے جرودی وہ کہتے تھے۔ مجھے عبد الکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو تہذیب ائمتہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ہمارے لیے دو خیمہ نصب کرادیئے میسرہ کے مکان کے پاس ہلال ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان میں ہمیں افطار کراتے تھے۔ حالانکہ خوب روشنی پھیلی ہوتی تھی اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے علقمہ بن عبد اللہ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور زیادہ بکالی نے ابن اسحاق سے انہوں نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا! اور ضحاک بن عثمان نے عبد الکریم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انکا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اس مقام پر علما کا سخت اختلاف ہے یہ علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے ہیں انکا تذکرہ علقمہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوساک تھی! انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بغداد سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے ابو یونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں

سئل یہ ہے کہ بعد غزوة آب انساب کے سارے روزہ افطار کرتے تھے تاریخ کی شب کا انتظار کرتے تھے ۱۲۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیندرت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو کہتا ہوا آیا الی آخر اکتھ بیٹ اکتا تذکرہ ابو موسیٰ سے لکھا ہوا اور کہا ہے
 کہ یہ خطا ہو کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد بن جبر سے روایت کرتے ہیں
 اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کسی خولانی صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا
 تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ۔ علقمہ بن طلحہ کے بھائی کا نام بھی تھا۔ انکا نسب اور بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے
 یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علاشہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیع بن عامر بن صعصہ عامری کلابی۔ قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے
 بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے عظیم سے عظیم تھے گویش جیسی چاہیے انہیں نہ تھی
 یہی بن جعفر بن عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اور انکے سامنے اپنی فخریہ باتیں
 بیان کی تھیں یہ دوڑوں کلابی تھے قصہ انکا مشہور ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر
 شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فخریہ اپنے قبیلہ میں آنے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابو بکر نے لشکر انکی طرف
 روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان انکے گھر کے لوگوں کو کپڑا کر حضرت ابو بکر کی خدمت میں لے گئے
 ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف
 معلوم بھی نہ ہوئی تھی پس حضرت ابو بکر نے ان سب کو چھوڑ دیا۔ انکے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابو بکر نے انکا اسلام
 قبول کر لیا اور انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ انکو حضرت عمر نے مقام حورہ ان پر عامل مقرر کیا تھا وہیں انکی وفات ہوئی حطیبہ
 شاعر انہیں کے پاس گئے مگر قبل اسکے کہ انکے پاس پہنچیں انکی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے انکے سے بھی اپنی
 اولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیبہ نے انکی مستحان میں کچھ شعرا رکھے تھے جس میں کا ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینہ و لقیحک سالسا و بین اللیثی الالیال مستاکل

۱۶ ترجمہ اگر میں تجھے زندگی میں ملتا تو میرے اور مالدار ہی سے اور میان میں صرف چند روز باقی رہتے تھے

علقمہ کی والدہ بنی بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نضج سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام رہیہ تھا لوگ انکو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ انکی آنکھیں چھوٹی تھیں انے ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فنوا۔ بعض لوگ انکو ابن ابی فنوا کہتے ہیں فنوا بیٹے مجھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ کے خزاہی تھے۔ صحابی تھے۔ مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ عمرو بن فنوا کے بھائی تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال دیکر ابو سفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس مال کو فقرا قریش میں تقسیم کر دیں غزوہ تبوک میں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما تھے۔ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبد اللہ بن علقمہ بن فنوا سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کے لیے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ کے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ پھر اپنے گھر تشریف لیجا کر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذقتم اسے الصلوٰۃ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجزہ بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عثواریہ بن عمرو بن مدیح کنانی مدیحی۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن خالد سہمی کو کسی سر یہ (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ انکی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انھوں نے خوب آگ دہکائی بعد اسکے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے پس انھوں نے کہا تو اچھا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کودے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ میں تو صرف مذاق کرتا تھا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی سعیت میں انکی فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک ہو گیا تو علقمہ خدری نے ان کا مٹیسہ ان اشعار میں کہا تھا۔

سلا ترجمہ یہ مسلمانوں کا کیلئے کھڑے ہو لینے نہ اور ہاتھ کنینوں تک مویا کرو اور سر کو مسیح کرنا وہ پیروں کو ٹخنوں تک دہو دہو

ان السلام و حسن کل تحیتہ

تغیو علی ابن مجسز و تروح

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی تم المصطلقات۔ مدینہ کے رہنے والے تھے گزہ ہادیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی
ہیں یحییٰ بن ابی الرحمان نے اجازت اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمر بن شاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
یسقوب بن حمید نے یحییٰ بن حنفیہ بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انھوں نے اپنے دادا علقمہ سے
روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوٰۃ تحصیل
کرنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہنچ کر واپس آگئے ہم بھی انکے پیچھے ہی چلے گئے اور اپنی کچھ زکوٰۃ بھی ساتھ
لے لی ولید ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے اور انھوں نے (بھٹوٹ) کہہ کر یا کہ رسول اللہ میں جہان
کیا تھا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور زکوٰۃ ان لوگوں نے
نہیں دی اس بات کو شکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تردید فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین
آمنوا ان جارم فاسق بنافثینوا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ بن عبد الرحمن بن علقمہ۔ کنانی اور بعض لوگ انکو کنندی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے
علقمہ بن فضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کی وفات ہو گئی اور مکہ کی زمین
اس وقت تک وقف کبھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا تھا اور جب اسکی احتیاج دفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو
اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے
مگر تابعین میں نہیں۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص لہثی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقعی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا کلام
تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوہ خندق میں شریک تھا اور اس

۱۲ ترجمہ بیشک سلام اور اچھی اچھے تحفہ بہ ہر بوجہ شام ابن مجسز کے پاس آتے ہیں ۱۲

۱۲ ترجمہ بیشک سلام اور اچھی اچھے تحفہ بہ ہر بوجہ شام ابن مجسز کے پاس آتے ہیں ۱۲

وفد میں تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض مستخرمین یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاکم ابو احمد اور نیز اور لوگوں نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے انکی وفات بعد عبد الملک بن مروان مدینہ میں ہوئی۔

(سیدنا، شریف، رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عمرو بن سلمہ بن عقبہ بن ذبل بن عقیف بن عبد اللہ بن ناجیہ بن مراد۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بگڑے تھے اور پھرین واپس گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ میں عقبہ بن ابی سفیان نے انکو آسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔ اسکو ابو عقیل معافری نے روایت کیا ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علی، رضی اللہ عنہ)

ابن الحکم سلمہ حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔ کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ کتب میرے بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے آپ نے انکے پیروں پر ہاتھ پھرایا وہ اچھا ہو گیا۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم برادر معاویہ بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہوں یہ دادا تھے حاجج بن سدرہ بن علی سلمی کے جو اہل قبائس سے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے علی بن حکم کو سدرہ کا والد قرار دیا ہے اور ابو نعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے اور ان علی بن ابی علی کو جنکا ذکر آگے آئیگا سدرہ کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دفعہ ہر قرار دیئے ہیں اور ابو عمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا، علی، رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ قرظی۔ علی بن سعید عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعد سے انھوں نے علی بن رفاعہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی تھے اہل کتاب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گذران مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء اور مسخرہاں کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی اولئک یؤتون اجرہم مرتین با صبروا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر انکے والد صحابی ہونگے (مخودویہ)

لہذا ترجمہ ان لوگوں کو انکا ثواب و دوا دیا جائے گا جو اسکے کہ انھوں نے صبر کیا ۱۱

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن رکانہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ انکے بیٹے محمد بن علی بن رکانہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان بن محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یمامہ میں رہتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر گئے تھے ان سے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ ابو الفرج بن ابی الرجا نے کتاب اپنی سند کو ابو بکر بن ابی ماصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمارے ابو بکر بن ابی شیبان نے لازم بن عمرو حنفی سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے عبد الرحمن بن علی بن شیبان سے انھوں نے اپنے والد علی بن شیبان سے جو وفد میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمیں آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ حیم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع سجود میں اپنی پیٹھ کو برابر رکھتا تھا پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو جو شخص اپنی پیٹھ رکوع سجود میں برابر رکھے اسکی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبد الوارث بن سعید نے ابو عبد اللہ شمری سے انھوں نے محمد بن جابر سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے عبد الرحمن بن علی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ نہیں کہا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

امیر المؤمنین بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوج سید النساء فاطمہ زہراء

ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی ابن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو طالب کا نام بھی تھا اور ہاشم کا نام عمر تھا۔ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں کنیت انکی ابو الحسن تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رچا زاد بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدۃ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں بنی ہاشم میں سے ہوئے حضرت

علی جعفر اور عقیل اور طالب کے چھوٹے تھے۔ بقول اکثر علماء سے پہلے اسلام لائے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ہدین اور خندق میں اور بیعت الرضوان میں اور تمام مشاہدین سوا تبوک کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے تبوک میں حضرت نے انکو اپنے اہل و عیال کی نگہداشت کیلئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہدین اسلئے کارنایان ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا بجز انکے غزوہ بدر جو کرا سین اختلافت ہو اور جب غزوہ احد میں مصعب بن عمیر جنگ ہاتھ میں جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ مواخات کی ایک مرتبہ آپسے باہم باہرین میں مواخات کرائی اسکے بعد آپسے ہجرت کے بعد ہاجون و انصار میں مواخات کرائی اور دونوں مرتبہ آپسے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ
ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن ماجہ
کا اسلام سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی

جبکہ حضرت خدیجہ اسلام لاپچکین اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکین اسکے ایک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے میں نے دیکھا کہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت علی نے کہا کہ امی محمد یہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اسے اپنے لیے پسند آیا اور جسکی تبلیغ کیلئے پیغمبروں کو بھیجا میں تمہیں اللہ کی طرف اور اسکی پرستش کی طرف بلاتا ہوں اور سات و عزی کے انکار کرنے کی ترغیب دیتا ہوں حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو جینے آج سے پہلے نہ سنی تھی لہذا میں اسکے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا بہتک ابو طالب سے اس کا ذکر نہ کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اسکے کہ آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہیں افشای راز ہو جائے پس آپ نے فرمایا کہ امی علی اگر تم اسلام ہمیں لائے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے انکے دل میں اسلام کی محبت ڈالی اور وہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ امی محمد شب کو آپسے مجھے کیا فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہ ہے اور اس سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابو بکر صدیق یا کوئی اور محققین نے فیصلہ یوں کیا ہے کہ آزاد مرد نہیں ہے پہلے حضرت صدیق اور غلاموں میں سے پہلے حضرت یحییٰ بن زکریا یا علی بن ابی طالب یا ام المومنین خدیجہ بچوں میں سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی ازاد الخفایں لکھتے ہیں کہ پہلے اسلام لانا اس سبب فضیلت ہے کہ جو پہلے اسلام لایا ہوگا وہ اپنے بعد والوں کا اسلام کا ذریعہ بنا ہوگا پس اس معاملہ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ میں رہی کیونکہ انھیں نے بعد اسلام کے تبلیغ دین میں کوشش کی اور انکی کوشش سے بڑی بڑی لوگ اسلام لائے یہ کوشش نہ ہو سکتی تھی ۱۲

وہ ایک ہو کوئی اس کا شریک نہیں اور لاث و عز می کا انکار کروا اور خدا کے ساتھ شریک کرنے سے بری ہو جاؤ حضرت علی نے اس کو منظور کر لیا اور اسلام لائے حضرت ابوطالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔

حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انھوں نے قبل از اسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پرورش پائی یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن ابی نوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ جین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی بن محمد بن حمید بن ابراہیم بن مختار تک پہنچا کر خبر دی وہ شعبہ سے وہ ابو یوسف سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم نے بھی ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ابو یوسف کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس نے مسلم طائی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمنہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی سے شعبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن غنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمر بن مرہ سے انھوں نے ابو حمزہ سے جو انصاریں سے ایک شخص تھے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمر بن مرہ کہتے تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انھوں نے اس کا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابو بکر اسلام لائے تھے چچین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہاشم نفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابلح نے سلم بن کیل سے انھوں نے جبہ بن جویں سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں نے پانچ برس یا سات برس سے پہلے خدا کی پرستش کی اسکو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے سعید بن صفوان سے انھوں نے ابلح سے اسی طرح روایت کیا ہے عبد اللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد اور یاسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن کیل نے جبہ غزالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور میں ابو الطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کل اصغہانی نے کتابہ خبر دی اور نیز مجھ سے عثمان

بن ابی بکر بن جلدک موصلی نے ابو اظہر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں احمد بن عبدالمدین اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ابن عبدالاعلیٰ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلم بن کھیل
سے انھوں نے ابوصادق سے انھوں نے عکیم کندی سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی وہ
کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملیگا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنی
علی بن ابی طالب اس حدیث کو دیری نے جی عبدالرزاق سے انھوں نے ثوری سے انھوں نے قیس بن مسلم سے
روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقری نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقری علان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی
مخلد بن جعفر بن خالد باقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلیٰ
بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن اسود نے محمد بن عبیدالمدین عبدالرحمن
بن مسلم انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابویوب انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کیلئے سات برس تک دعا مانگا کئے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے
کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے قراءۃ بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے علی بن عزاب بن یوسف بن مہربک انھوں نے ابن برید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی
وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدیجہ اسلام لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابو ذر
اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابو سعید خدری وغیر ہم کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام
اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور مہر نے قراءہ سے انھوں نے حسن
وغیرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور یہ لوگ حضرت
علی کو اور لوگوں پر فضیلت دیتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ اور مہر نے قراءہ سے انھوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ
وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی
تھی۔ اور محمد بن کسب باقری سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابو بکر انھوں نے کہا سبحان اللہ
حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو قبضہ صرف اس سبب سے جو کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابوطالب سے نفعی رکھا تھا

اور حضرت ابو بکر جو اسلام لائے تو انھوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عقیقت کندی کی حدیث کہ حضرت علیؓ سے پہلے اسلام لائے انکے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اور ابوالاسود یعنی تمیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو۔ اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جنکو ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

حضرت علی مرتضیٰ
کی ہجرت

ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور آپ کو خبر کی طرف سے کہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انھیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی چادر سبز اوڑھنا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اسکے بعد لوگ پی در پی ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا اور بسنے اپنے دن میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کہ میں چھوڑ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور میں دن تک انکو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن لوگوں کے حقوق میرے اوپر ہیں وہ ادا کر دینا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے۔ ہمیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن ہبہ اللہ دمشقی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاعز قرآئین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاپین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یزید بنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا ابورافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبید اللہ بن حسن کہتے تھے مجھے محمد بن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھوں نے

۱۲ وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپکا پاس امانت اتر رکھا کرتے تھے قبل از نبوت آپکی امانت پر سب کو وثوق تھا ۱۲

اس کے دادا ابو ارفع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ آپ کے گھر والوں کو لیکر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جب قدر امانتیں اور ہمتیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دینا چاہئے حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے آئے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سوؤ اور فرمایا کہ جب تک تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کرے گی چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ کر قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اُسپر لٹایا ہوا دیکھا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور اُٹھون نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ محمدؐ اگر باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے بس اسی خیال میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش سے باز رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھے ملنا چاہئے حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لیکر چلے شب کو چلتے رہے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آپ کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور اُنکو دیکھا لٹایا لیا اور اُنکے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ درم کر گئے ہیں اور ان کے خون نیک رہا ہے تو آپ اذراہ محبت روئے گئے اور ان کے آپ نے اپنا لعاب بہا ہے اپنے ماہہ بن لیکر اُنکے پیروں پر لیا اور اُنکو عافیت کی دعا دی پس سوقت سے کبھی اُنکے پیروں میں کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے

حضرت علیؑ پر لہجہ کا | امین ابو جعفر بن یحییٰ نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن بدر وغیرہ میں شریک بنا

اسحاق سے اُن لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی انہیں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان آئے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک شریک تھے صرف وہ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے وجہ اُسکی یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اُس وقت اپنے گھر والوں کی خبر گیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سراج یافقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلونی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسیم بن یونس نے اپنے والد سے اُٹھوان نے ابو اسحاق سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے زایک شخص نے براہ بن نازب سے پوچھا میں نے کہا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے اُٹھوان نے

کہا ان خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شریک تھے ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے
 دادا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابو الفتح نے
 خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زادن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمرو نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو فاعم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معروف ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے ابو عوانہ نے عمشس سے اُفنون نے حکم سے اُفنون نے مصعب بن سعد سے اُفنون نے سعد سے
 روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے اُنکو یعنی حضرت علیؑ کو دیکھا کہ تلوار لے ہوئے مشرکوں کے سر اڑاتے تھے اور
 بطور رجز کے یہ کہتے جاتے تھے **شعاع اللیل کانی جہی +** ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰب یعنی محمد بن عبد الباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل
 احمد بن حسن بن سروان اور ابو طاہر احمد ابن حسن بن احمد باقلانی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسن
 بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبد اللہ بن
 سین بن علی بن ابی طالب کے سامنے یہ تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابو الحسین یعنی یحییٰ بن حسن بن جعفر
 تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن جواد
 نے یحییٰ بن سعید سے اُفنون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوہ اُحُد میں
 حضرت علیؑ کے سولہ زخم لگے تھے اور ہزخم اُنکو زمین پر گر ادیتا تھا پھر اُنکو حضرت جبریل علیہ السلام اُٹھاتے تھے
 پھر وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبد الوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عیاش حمصی نے یحییٰ بن سعید سے اُفنون نے ثعلبہ
 بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب نڑائی کا وقت آتا تو علیؑ ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابو الحسین بن سروان
 اور ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بنام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار
 نے بیان کیا کہ اسید بن ابی ایاس بن زینم نے حضرت علیؑ کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا
 مقصود ان اشعار میں یہ ہے کہ مشرکین قریش کو عاز و تنگ دلا کہ حضرت علیؑ کے قتل پر آمادہ کرے۔
 وہ اشعار یہ ہیں **۵**

۱۲ شرح ترمذی جلد ۱ ص ۱۲۰

تدور کم الماسکروا
ذبحا وقتلہ قصبہ لم تذبح
این الکھول واین کل عامہ
بالسيف یعمل حدہ لم یصنع

جذع ابي علی المذاکی القرح
ہذا ابن فاطمۃ الذی انا کم
فعل انزل وبعیتہ لم تویح
افناہم فوصا وضر بالیفری

فی کل مجمع غایۃ اخر کم
قد تکر الھی الکریم وستی
اعطوہ خیرجا و القوالیفری بتر
فی المعضلات این زین لایطخ

ہیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مردان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے کہنے سے انہوں نے حکم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحد میں جب لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نیا پاس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا بسبب اس حرکت کے جو ہننے کی پس اللہ نے بنی کو اٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہو کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں لہذا میں نے اپنی تلوار کی بیان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبہ اللہ مشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالشائر یعنی محمد بن نلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے کہنے سے انہوں نے اپنے والد سے

ترتیب ہر مجمع میں تھیں انہما درجہ ذلیل کیا۔ اس نوجوان سے بڑھ کر گھوڑے پر سوار ہونے کے آثار خدا اٹھا رہا تھا کہ بے کیا تلواریں ہوں بزرگ قبیلہ کو کبھی کوئی بات ناگوار گذرتی ہو مگر وہ شہر کرتا ہو یہ فاطمہ (سنت اللہ) کا بیٹا یعنی علیؑ ہے جس نے تلواریں کر دیا + اسے تلواریں کر ڈالا اور اس شکار کے طرح مارا جو جلدی میں نوج نہ ہو سکے + اچھا اب اسکو خراج دوا اور اسکی مارتے پھر + ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لو جس میں کچھ بھلائی نہ ہوگی۔ کمان میں وہ پختہ نہ ہوئے قوم نے جو مشکلات میں کام آتے تھے اور اللہ کی نیت تھی + سب کو فاطمہ کے بیٹے کو دیا اور خوب ماری + اس میں تلوار سے مارا جسکی بارگاہ میں مڑی ۱۲

غزوہ اُحد میں ابلیس بسین نے یہ شہور کر دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں آگے آکر صحابہ اس مصلحت سے دل سے ہٹ آئے کہ اپنی قوم کو تمنا ہم کر کے خیر آئیں غرض جان سے ہر شے جانوں کی ہی نیت خیر تھی ۱۲

روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابو بکر نے جھنڈا لیا پھر جب دو سپرادن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا ہر کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو بغیر فتح نہ لوٹے گا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا انکی آنکھوں میں درد تھا آپ نے انکی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اسکے جھنڈا اٹھین دیدیا اللہ نے انکے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ مر حب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے خریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اُسکی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جنکو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے

حضرت علی مرتضیٰ کا عالم | حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں روایت کی ہیں ان سے انکے صاحبزادوں حسن اور حسین اور محمد اور عمر

نے اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن زبیر اور ابو موسیٰ اشعری اور ابو سعید خدری اور ابو رافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبد اللہ اور ابو امامہ اور ابو سہرکھ یعنی جلیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور سفینہ اور ابو جحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حدیث اور ابو لہیٰ اور برار بن عازب اور عمارہ بن رویہ اور بشر بن سیم اور ابو الطفیل اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن صفیر اور جریر بن عبد اللہ اور عبد الرحمن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسعد بن یزید اور عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ اور احنف ابن قیس اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ اور ابو الاسود دہلی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور انکے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

ہمیں یہی بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید یعنی محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے عیش سے اٹھون تے عمرو بن قرہ سے اٹھون نے ابو البختری سے اٹھون نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھیجا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے میں بھیجتے ہیں

اور لوگ مجھے مقدمات کا فیصلہ کرائیں گے حالانکہ مجھے اسکا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اسکے فرمایا کہ اے اسد ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اُسکی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو سید کیا اسکے بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں

ہیں زید بن حسن بن زید یعنی ابوالیمان وغیرہ نے کتابہ خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی زرارہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عسلی بن ثابت نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن رزق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن عبد الرحمن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُفنون نے مجاہد سے اُفنون نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اُسکے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اُسکے دروازہ سے آئے اس حدیث کو ابو معاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ابو معاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے ابو اسحاق سے اُفنون نے عبد الرحمن بن یزید سے اُفنون نے علقمہ سے اُفنون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمدہ قصا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہ مجھے سوالات کروا دیکھی بن معین نے عمدہ بن سلیمان سے اُفنون نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطار سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھا عطار نے کہا خد کی قسم میں نہیں جانتا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ علی کو نو حصہ علم کے دئے گئے تھے اور دسواں حصہ جو اور لوگوں کو ملا تھا اُس میں بھی وہ شریک تھے اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی رہبہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے اُفنون نے کہا امیر سے پیچھے علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں دلیری اور نفع عام کی ایشیا میں سخاوت انکی طبیعت میں تھی اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے اُفنون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس مشرک سے پناہ

مانگا کرتے تھے جبکہ (حل کر نیکی) لئے ابوالحسن نہون۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک حضرت علی سے ثابت ہو جاتی ہے تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور بیزید بن مارون نے قطر سے اٹھون نے ابولطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کے ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جو اُن سے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد و عدل ہمیں ابوالحسن یعنی عبد الوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبہ اللہ بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن عیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسحاق یعنی ابراہیم بن محمد مزنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے لئے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتوں کے ساتھ احتلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عباس اُلما بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صقیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ہشام غسانی نے علی بن جزیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابومریم سلوی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عماد بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ امی علی اللہ عزوجل نے تمکو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خبری کیا ہے دنیا کی طرف سے زاہد (یعنی بے رغبت) رہنا تمکو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تمکو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے۔ وہ تمکو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم انکو اپنا پیر و بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اُسکو جو تم سے محبت رکھے اور تم پر سچ بولے اور خرابی ہو اُسکو جو تم سے علی سے اور تم پر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور تم پر سچ بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پردی اور تمہارے کے رفیق ہونگے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم پر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے

کہ انکو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے ہمیں عمر بن محمد بن عمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنائے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی عبید اللہ بن عبد الرحمن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیر المؤمنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبد اللہ نے عاصم بن کلیب سے انھوں نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں اپنے شکم پر مائے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور یہ حالت بھی دکھتا ہوں کہ آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے۔ اس حدیث کو حجاج اصفہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا اور ان دونوں نے (بجای چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے بھی چالیس بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصود یہ ہے کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا کہ دفعہ دفعہ کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اسکی انکے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کے شہادت کے بیان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صرت چھ سو دو سو چھوڑ گئے تھے جس سے انھوں نے ایک غلام مول لیا تھا مجھے فقیر ابو محمد یعنی بیتہ الشہینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو المعانی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ نون کہتے تھے ہم سے حافظ ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو قتیبہ یعنی سالم بن فضل آدمی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو نعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے آئے لے غلہ گٹھریوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابو الفتح یعنی حیدر بن محمد بن زہد علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن جعفر دورستی نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر ابو عبد اللہ احمد بن عسلی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسین بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں عبدالسبن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے سے
 ذکیج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مشعر نے ابی بجر سے انھوں نے اپنے کسی استاد سے وایت کر کے بیان کیا
 وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جسکی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ میں پانچ درم میں
 خریدا اور جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم لفعہ دیکھائے اس کے ہاتھ اسے بجا لوں گا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی
 کے پاس کچھ درہم تھیلی میں دیکھے جنکی بہت انھوں نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہیں جو صاحب
 ضرورت ہو وہ انکو لے لیتا۔ اور تم سے عبدالسبن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو ہریرہ
 پانچہ فردش نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور انکے ہمراہ انکا ایک غلام بھی تھا
 انھوں نے دو کرتے کپڑے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان میں سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اُس نے
 لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور میں لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر اس میں میرے ہاتھ سے
 بری ہے اُسکو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس انھوں نے اس کرتے کو میں لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبدالسبن
 بن احمد خشیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو احسین بن طلحہ نعال نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احسین
 بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن زیاد احمر نے عبد الملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قبیلہ ثقیف
 کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابی طالب نے مقام شاپور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی
 شخص کو ایک درم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ جاڑے یا گرمی کا کپڑا مانگنا
 نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہووے
 میں نے کہا یا امیر المؤمنین اگر ایسا ہوگا تو میں جسیا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا لوٹ آؤ (کچھ پرواہ نہیں)
 تیری خرابی ہونے میں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال انکی حاجت سے زائد ہو اسکو میں حضرت علی مرتضیٰ نے خبر دی
 دو اقامت اس قدر ہیں کہ انکا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہو لہذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کے فضائل

ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی دزداری نے اپنی سند کیساتھ
 استاد ابواسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کر کے خبر دی
 وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا قرض ادا کرنے کے لئے اور ان امانتوں کے واپس کرنے کے لئے
حضرت کے پاس نہیں چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کیطرنا پہلے ہیں اور مشر کون نے آپ کا لہو گھیر لیا ہوا ہے
شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ سیرے بستر پر سو اور اسے فرمایا کہ میری حضرمی چادر سبز رنگ کی اور وہ لپٹا انشاء اللہ تعالیٰ
کوئی تکلیف نہ ہو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکیگی چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا ہیں اسٹونے جبریل و میکائیل صلی اللہ علیہما
پر وحی بھیجی کہ میں تم دونوں کے درمیان میں مواخات کرادے اور ایک کی عمر نسبت دوسرے کے طول کر دی ہے
اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دیدے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی ہے
اللہ عزوجل نے انہیں بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو مینے اُنکے اور اپنے نبی محمد کے درمیان
میں مواخات کرانی ہو (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علی محمد کے بستر پر لیٹے ہیں اور ابی جان محمد پر فدا کرتے ہیں اور اُنکی زندگی کو
اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے اُنکی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت
جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے
ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہو اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے تمہارا ذکر کرتا ہے پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر حکم دیا
میریہ کی طرف جا ہے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی کہ من الناس من لیسری نفسہ بتغار مضات اللہ
ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سویدہ مکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی احمد بن ابی الخیر ہمیں نے
اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بکری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن جان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الوہاب بن مجاہد نے
اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرًا وعلاناً
کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی اُنکے پاس چار درم تھے یا انھوں
نے شب کو راہ خدا میں دیا اور ایک دنگو اور ایک چھپا کر اور ایک علانیہ طور پر اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہ سب
سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے ہمیں
اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سواد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے بکیر بن مسمار سے انھوں نے عامر بن سعد
بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ سے پوچھا کہ ابو تراب

کی بدگوئی سے نکلے کون چیز مانع ہو حضرت سعد نے کہا آگاہ ہو جب تک وہ بین باتین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں مجھے یاد رہے گی اس وقت تک میں ہرگز انکو برا نہ کہوں گا۔ اگر مجھے ان تین باتوں میں سے ایک بھی مل جائے تو سچ اونٹوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب اپنے انکو کسی غزوہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور انھوں نے آپ سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہمکو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جائے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جو ہارون کو موسیٰ کی طرف سے تھا فرق یہ ہو گا کہ میرے بعد نبوت نہیں ہو اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خیر کے دن فرماتے تھے کہ اے شک میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہو گا اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہوں گے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور انکی آنکھ میں درد تھا پس آپ نے اپنا لعاب انکی آنکھ میں لگا دیا اور جھنڈا انکو دیدیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر نسخ دی اور (میرسی بات یہ ہو کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی قل تعالوا فاعبوا بنائنا وانا نراکم ونا بنائنا ونا نراکم وانا نراکم ونا نراکم وانا نراکم وانا نراکم اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربیع بن خراش سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رجب میں بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جن میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکوں کے سردار تھے اور انھوں نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے ہیں وہ دین کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے وہ صرف ہمارے مال و اسباب کے کاروبار سے (گہرا کر) بھاگ آئے ہیں انکو آپ بہن واپس دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی گروہ قریش ان باتوں سے باز آؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو دین کے لئے تلوار سے تمھاری گردنیں مارے گا اللہ نے اسکے قلب کو ایمان کے لئے جانچ لیا ہو گا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہو گا جو بگڑنے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہو گا عمر نے بھی پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہو گا فرمایا یہ جو تہ سینے والا اور اسوقت حضرت نے اپنا جوتہ علی کو سینے کے لئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۰ ہرگز نہ کہی کہ وہ کہے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپس والوں کو تم اپنے آپس والوں کو۔

فرمایا ہے کہ جو کوئی عدا میر سے اوپر بھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھے۔ تیز اسما عیسیٰ بن علی کہتے تھے کہ
 ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 اعمش نے عدی بن ثابت سے انھوں نے زبن حبیش سے انھوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے
 تھے مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا
 جو منافق ہوگا نیز اسما عیسیٰ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یسار اور یعقوب بن ابراہیم
 وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے ابو جراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن صبح
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام ثمر اجل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی تھے تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا
 کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تا وقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ کیسا تھ آپ کی محبت
 کس حد تک پہنچ چکی تھی رضی اللہ عنہ) ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات
 بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن مزہبی نے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن
 یعقوب ماجشون نے ابو المنذر سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے حضرت سعد سے
 روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رعلی سے فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے
 اس مرتبہ پہنچو چہرہ بارون موسیٰ کی طرف سے تمہارے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی
 خواہش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں اسے لا اور میں نے اسے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے
 خود ہی کہی تو انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہے) ورنہ یہ دونوں ہری
 ہو جاتے۔ ہمیں ابو بکر یعنی مسار بن عامر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنی احمد بن غالب
 بن طلحہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین المناطی نے خبر دی وہ کہتے
 تھے ہمیں ابو طاہر خلیص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابو حامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابو ہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اس
 ابو الزبیر سے انھوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب غزوہ طائف پیش آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے علی کو بلا یا اور اسے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچا زاد بھائی نے

بہت دیر تک سرگوشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اسے سرگوشی کی دین
 اہم بن محمد و غیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیثم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید بن شکاک سے انہوں نے مطرف بن عبد اللہ سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین سے
 نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا
 چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لوٹتی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگوں کو
 بری معلوم ہوئی تو چار آدمیوں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے لیں گے تو آپ کو اطلاع دینگے اس فعل سے جو علی نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے
 تھے تو سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے
 تھے چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کو گئے تو ان چار میں سے ایک
 شخص کھڑا ہوا اور اسے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کو مال یا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اسے بھی ایسا ہی کہا اپنے اسکو بھی مال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اسے بھی ایسا ہی کہا
 اپنے اسکو بھی مال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اسے بھی ایسا ہی کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ
 ہوئے اور غصہ کے آثار آپ کے چہرہ سے ظاہر ہوئے تھے اور اپنے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم
 علی سے کیا چاہتے ہو علی میرا بھائی اور میں علی کا بھائی ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے تمہیں ابو جعفر یعنی علی بن عبد اللہ نے
 اپنی سند کے ساتھ پونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے بھی بن عبد اللہ نے
 ابی عمر نے یزید بن طلحہ بن یزید بن - کا ز سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو میں میں آپ کے ہمراہ تھا
 اس وجہ سے آپ ناراض ہوئے آپ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کر نیکی لے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس حاضر ہوئیں جلد ہی ان کی اس شخص نے کہا کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا جب لشکر کے لوگ
 (میں سے) تمہیں آئے تو حضرت علی ان کے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا
 کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے قائم مقام نے یہ لباس پہن دیا ہو حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیوں کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب کے اتروائے یہ بات
 سب کو ناگوار گذری تو جب وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انہوں نے حضرت
 علی کی شکایت کی۔ اہل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر چکے تھے حضرت علی کو اپنے صرف مقررہ جزیہ وصول

کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تین ابوالفرج یعنی محمد بن عبد الرحمن بن ابی السلا واسطی اور ابو عبد اللہ یعنی حسین بن ابی صلح بن فتاح
 زبیدی تکریتی نے خبر دی وہ محمد بن اسمعیل سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے قیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 یعقوب بن عبد الرحمن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح سے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا
 ہو اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہوں پس سب لوگ رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے
 ر صبح کو حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں درد ہے آپ نے
 فرمایا انکو بلو اوچنا چہ و آئے اپنے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور لٹکے لئے دعا کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ درد تھا ہی
 نہیں پھر آپ نے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ان سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہمارے مثل
 ہو جائیں اپنے فرمایا ٹھہر جب تم انکے مقابل پہنچنا تو انکو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا اس حق کی جو اللہ تعالیٰ پر ہے
 اللہ کی قسم اگر اللہ تمھارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دی تو تمھارے لئے سب سے بہتر ہے۔ بین عقبہ ابو الغفصل
 بن ابی عبید اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں تو اریری نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت
 کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رجبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہ تم میں اللہ کی قسم
 دلاتا ہوں اس شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاه فعلی مولاه کہتے سنا ہو کہ وہ کھڑا
 ہو جائے عبد الرحمن کہتے تھے پس بار دعجابی بدری کھڑے ہو گئے انہیں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے
 وہ پانچامہ پہنے ہوئے تھے ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم میں یہ فرماتے ہوے
 سنا ہے کہ کیا میں سب مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں ہم سب
 لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو میں جس کا مولیٰ (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اسکے مولیٰ (یعنی محبوب) ہیں
 یا اللہ نبوت کر اس سے جو نبوت کرے علی سے اور دشمنی کر اس سے جو دشمنی کرے علی سے۔ اسی قسم کی روایت ہمارے
 ہمارے بھی مروی ہے انھوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب
 ہو گئے۔ حسین بن محمد بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو امشاڑ یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو العلاء یعنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم
 بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

ہم سے سفیان نے منہ ورسے انھوں نے ہلال بن یساف سے انھوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہے پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپ نے دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن مالک اور عبداللہ بن مسعود۔ قیروہ کہتے تھے ہم سے خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیضہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک یا شخص آنے چاہتا ہے جو اہل جنت میں سے ہے پس ابو بکر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص آنے چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت میں سے آنے چاہتا ہے اسوقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما ہے تھے کہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی۔ بہن ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حنی نے حکیم بن جبیر سے انھوں نے جمیع بن عمیر بنی سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اپنے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ نے کسی سے نہیں کرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں بہن ابوالفضل فقیہ خزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زید سے انھوں نے شہر بن حوشب سے انھوں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کلمی ارطھالی بن اسکے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہیں یا اللہ انہیں ناپاکی کو دور کر اور انکو خوب پاک کرام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں سے ہوں آپ نے فرمایا تم ان سے (اچھی حالت میں ہو اور بہن کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرت سعد بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ سجاد بن عبد اللہ بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہے اور سعد بن یہ کا نام ہے ابن کثیر

غلاو بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لضر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عون نے عبد اللہ بن عمرو بن ہند علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھے ابتدا سے کلام کرتے تھے۔ نیز ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لضر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انھوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکیر تیرہ حسن حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ان سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیثبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہریرہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کو یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ بہن فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عمر نے سدھی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رکھنا ہوا پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت اپنے یہ دعائی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابو بکر آئے آپ نے انکو واپس کر دیا پھر عثمان آئے آپ نے انکو واپس کر دیا پھر علی آئے تو آپ نے انکو اجازت دی۔ ابو بکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب ہے یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے

بہن ابوالفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن حسن بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہوازمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن

۱۱ اس قسم کے کلمات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص نبی سے لوگوں کے ہر مثل جسد کو بھی احادیث میں انفسل الایام فرمایا ہے اور غرض کہ جس اگر یہ مطلب لیا

۱۲ اسے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائیگا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲

۱۳ غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۳

سمیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ابی ایوب نے شعیب بن اسحاق سے انھوں نے (امام اعظم) ابو حنیفہ سے انھوں نے مسعر سے انھوں نے حماد سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرند کسی نے دیکھا بھیجا آپ نے فرمایا یا اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں مجھے زیادہ محبوب ہو پس علیؑ آئے اور انھوں نے اس پرند کو آپ کے ساتھ ٹھیک ہو کر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں شعیب امام ابو حنیفہ سے منقول ہیں۔ بہمن محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو روح یعنی عبد المعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر حامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہمن ابو سعید کجوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہمن حاکم ابو احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر سعری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے یمن حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے یمن انس بن مالک نے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پرند بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور اللہ کا رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علیؑ آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علیؑ نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر سہ بارہ انھوں نے ایسا ہی کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علیؑ سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ ان سے (محبت کر یا اللہ ان سے) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے حمید طویل اور ابو الہندی اور یحییٰ بن سالم نے بھی بیان کیا۔

حضرت علیؑ مرتضیٰ
کی خلافت

ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد کے ساتھ نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد الحمید بن ابی جعفر یعنی فرار نے اسرائیل سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے زید بن تیج سے انھوں نے حسرت علیؑ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو بکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو انکو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو انکو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو انکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ

پاؤ گے وہ تمہیں راہِ راست پر چلا میں گے بہن عبداللہ بن احمد بن عبدالقباہر نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو غالب یعنی محمد
 بن حسن باقلانی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن عبدالباقی بن
 قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے ٹہریکے
 انھوں نے سلمہ سے انھوں نے صنابحی سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ای علی) تم کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اسکے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس
 اگر قوم تمہارے پاس آئے اور خلافت تمہارے حوالہ کرے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمہاریے پاس نہ آئیں تو تم اسکے
 پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود تمہارے پاس آئینگے۔ بہن یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن حسن بن احمد نے
 خبر دی انکے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے بہن ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو علی یعنی محمد بن
 احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد صیرفی نے یحییٰ بن عمرو سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے بہن
 علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ خلافت کا
 مستحق میں ہوں مگر جب مسلمانوں کا اتفاق ابو بکر پر ہو گیا تو میں نے انکے احکام کو سنا اور اطاعت کی پھر میں نے
 خیال کیا کہ ابو بکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دینگے مگر انھوں نے عمر کو دیدی پس میں نے انکے احکام کو سنا اور اطاعت کی
 پھر عمر جب زخمی ہوئے میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کریں گے مگر انھوں نے خلافت کو چھ آدمیوں میں
 بانٹ کر دیا جن میں سے ایک میں ہی تھا پس لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو میں نے انکے احکام کو بھی سنا اور اطاعت کی
 پھر جب عثمان شہید ہوئے تو لوگ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھ سے بیعت کی خوشی سے کوئی جہر نہ تھا پھر انھوں نے
 میری بیعت توڑ دی تو خدا کی قسم میں نے کچھ چارہ کار نہ دیکھا سوا اسکے کہ تلوار ہاتھ میں لی جائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ
 عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ بہن ذاکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازت خبر دی وہ
 کہتے تھے بہن ابو غالب بن ہبائے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابی بکر بن محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن
 کہتے تھے بہن ابوالقاسم یعنی عبید اللہ بن عثمان بن یحییٰ بن خیقانے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو محمد یعنی اسماعیل بن علی
 بن اسماعیل خطمی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ درہمہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

اس روایت سے بہت عرصہ پہلے میں نے جملہ ایک ایک فیض کی طرح حضرت علی کو کیا سن ظن تھا کہ انکی طرف خیال کیا کہ وہ کسی عزیز کو خدا دیا جائے حضرت علی کا ہے کہ
 زیادہ تم کو تمہارا سوجہ سے تمہارا خدا و خلافت شایع کی طرف سے ہیں جو تمہارا اور جماعت آدمی کو اس قسم کے خیالات میں نہ جلا کر دیا کرتی ہو۔

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد پچیسویں ہجری میں خلیفہ کے لئے اور اسی بیعت کی گئی نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن
عبدالرحمن بن ابی ذر پہنچا زہری سے انھوں نے ابن مسیب نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ
دوڑتے ہوئے علی کے پاس گئے جنہیں اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے اور اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے
تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی بن ابی طالب کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ
بڑھائیے کیونکہ آپ سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے
اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (درحق) ہے پس سب لوگ علی کے پاس آگئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم
خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں مانتے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور
زبیر کہاں ہیں پس سب پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ زبیر بن ابی
وقاص تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جسکو کرنا ہو بیعت کرے)
پس سب پہلے جس نے منبر کے پاس جا کر ایسے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی المدان سب سے راضی ہوئے۔ یہ ہیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازت نہروئی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے
نہروئی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن ابی ابراہیم بن عثمان بن عقیف نے نہروئی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن حارث نے اپنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کو فہ گئے تو ایک شخص حکماء
عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا والد یا امیر المؤمنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں
ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ سے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت
اسکے کہ آپ کو اسکی ضرورت ہو یہیں ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمد بن احمد سے نقل کر کے نہروئی وہ کہتے
تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیلہ نے ابو بکر بن عیاش سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے
ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی
بیعت کس طرح کی عبدالرحمن بن عوف نے کہا میں نے میرا کچھ قصور نہیں دیکھا تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور پھر کہا تھا کہ
ہم آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرت اہل بدر و عمر پر عمل کریں تو انھوں نے
کہا جتنا شک مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کرونگا) پھر میں نے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انھوں نے اسکو بغیر کسی شرط کے منظور
کر لیا چونکہ اس وقت ایک سالہ بچہ تھا اور مالک بن اسلم کے الفاظ شک دلاتے ہیں اس واسطے حضرت عثمان کو مرجع دی گئی ۱۲

کر لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجھانکے ابن عمر اور سعید اور اسامہ وغیرہ تھے تخلص کیا تو حضرت علی نے انکو
 مجبور نہ کیا بلکہ ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ سے بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے
 بیٹھے اور باطل کی بھی مدد کی اور اہل غلام نے معاویہ کے ساتھ ہو کر اسے تخلص کیا اور بیعت نہ کی بلکہ ان سے لڑے۔ بہن ابوالہکم
 یعنی محمد بن سعد بن یحییٰ بن بوش نے کہا: خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابوطالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف نے
 خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابوالحسین یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ نے خبر دی وہ
 کہتے تھے بہن محمد بن حسن بن طازاد موسلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص سے زین العابدین بن سالم سے
 انھوں نے قطر بن خلیفہ سے انھوں نے ابو لطفیل سے انھوں نے ابو سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
 ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا اسکو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح
 میں اسکی تفریل پر لڑا اس فضیلت کے سبب منتظر تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے جو جوتی ٹانگ
 رہا ہی پھر علی آئے تو ہم نے انکو اسکی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ ہوئے گویا وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سن چکے تھے۔ بہن ارسلان ابن بجان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفضل یعنی اسمہ بن طاہر بن سعید بن ابی
 سعید مہنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن ابو بکر یعنی احمد بن خلف نیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن حاکم یعنی حافظ
 ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو جعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شہبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم
 حسین بن حکم حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم
 ازدی نے ابو ہارون عبدی سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ناکشیں اور قاسطین اور راقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے
 لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار
 بن یاسر شہید ہو گئے۔ نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابوالحسن یعنی علی بن مثنیٰ عدل نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیرک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن خطار نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیر سے انھوں نے ابو صادق سے انھوں نے مخنف بن سلیم سے روایت
 کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو ہم ابو یوب انصاری کے
 پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں

انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکشین اور قاسطین اور راقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن عبید سے انھوں نے علی بن رہبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو تمھارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ناکشین اور قاسطین اور راقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہیں۔ بہن ابو غانم یعنی محمد بن بہتہ المدنی محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابو الجعد یعنی عبدالمدنی محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو الحسن یعنی علی بن عبدالمدنی محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفتح یعنی عبدالمدنی اسماعیل بن احمد بن اسمعیل بن سعید نے حلب میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاد ابو البتر یعنی حارث بن عبدالسلام بن زغبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبدالمدنی حسن بن موسیٰ کو فی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمدنی حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبدالمدنی) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرے دل میں نیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہیں ہو سوا اسکے کہ میں نے علی کے ساتھ ہو کر گروہ باغی سے جہاد کیوں نہ کیا اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ بہت ساروں سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت کے حسرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ کسی بات کی مجھے حسرت نہیں ہو سوا اسکے کہ میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو کر گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا اور شبلی نے کہا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہوئی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

سنت علی رضی اللہ عنہ سے قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم اپنی کتاب تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت اور انکا اپنی شہادت کی خبر دینا

بہن نصر المدنی سلامہ بن سالم ہتھی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں تھی
ابو الفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن
ابوالغنام یعنی عبدالمدنی علی نامون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حلفہ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبدالمدنی یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ یزیدی نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھے
احمد بن محمد بن زیاد قطان راہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمدنی زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے

مجھے میرے والد نے اعمش سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے ابوسنان دہلی سے انھوں نے حضرت علی سے
 روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تم نہ مرو گے یہاں تک کہ ایک
 ضرب تمھاری اسپر اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا۔ مار جائے گی اور اس امت کا عشق عزیم کو قتل کرے گا جیسا قبیلہ
 ثمود کے فلان فستق نے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے۔ علی بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن
 اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہو سکی روایت میں عبدالعزیز بن زہرا سے والد سے منفرد ہیں گر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو
 عبدالعزیز بن جعفر نے زید سے انھوں نے ابوسنان سے بہ نسبت اسکے زیادہ کامل روایت کیا ہے۔ بہین ابوالفضل مخزومی نے اپنی
 سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرائیل نے سنان سے انھوں نے
 عبدالملک بن اعین سے انھوں نے ابو حرب بن ابی الاسود سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت علی سے روایت
 کر کے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبدالعزیز بن سلام میرے پاس اس وقت آئے جب میں اپنا پیر رکاب میں (وہ عزم سفر کو نہ)
 رکھ چکا تھا انھوں نے مجھے کہا کہ آپ عراق نہ جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہاں تلوار آپ کے لگی ہوئی حضرت علی سے کہا خدا کی قسم
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسکی خبر دی ہے ابوالاسود کہتے تھے میں نے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی روز نے
 نہیں دیکھا کہ وہ اپنے متعلق میں خبر بیان کرنے تیز وہ کہتے تھے بہین احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں دو ہفتے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انھوں نے سلمہ بن کیل سے انھوں نے سالم بن ابی احمد سے انھوں نے
 عبدالعزیز بن سبیح سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت علی بن ابی طالب نے اپنے کھڑے
 ہوئے اور اس میں بیان کیا کہ قسم اسکی جسے دانہ کو پھاڑا اور اس میں سے رخت نکالا اور جان پیدا کی کہ میری یہ راز تھی اس
 یعنی سر کے خون سے رنگین کیا گئے گی ایک شخص نے کہا واللہ بوجھتے ہم میں سے ایسی حرکت کریں ہم اسکی نسل مٹا دیں گے
 حضرت علی نے فرمایا میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ میرے عوض میں سوا میرے قاتل کے اور کوئی
 قتل نہ کیا جائے۔ بہین ابوالفرج اپنی عبدالمنعم بن عبد الوہاب بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین ابوالعزیز بن مبارک
 بن حسین بن احمد عسالی مسری شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد خلائ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابوالطیب یعنی محمد بن حسین نکاس نے کوئی بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے عبدالعزیز بن یسب مروزمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبدالملک بن کیسانی نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے مجھے میرے والد نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے خبر دی ہے اور میں سب سے شہادت انیسب نمودی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے

فرمایا تھا کہ شہادت تو تمہارے پیچھے ہی پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی تمہارے خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہ اگر میری یہی حالت قائم رہی جو اب ہے تو وہ وقت صبر کرنے کا نہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہوگا۔

ہمیں ابو المنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے راشد بن سعد نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عثمان بن صہیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جسے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کے پیر کاٹنے سے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہوئے گا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمہارے داغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (زناہیت شوق کچا لیتے ہیں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اٹھے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہمیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسن زان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبد اللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے قطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبد الرحمن بن بجم مرادی (انکا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اسکے فرمایا کہ اس امت کے فتنی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہے خدا کی قسم یہ ڈاڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اسکے انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

فان الموت لا قبیح

الشد و حیا زبک للموت

اذا حصل لواء یک

ولا تجزع من القتل

ہمیں ابو یاسر نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن جیو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی

لہ ترجمہ اور دل موت کے لئے لہجہ سامان سے کرے کہ موت مجھے ملنے والی ہے اور قتل سے ہراسان نہ ہو

جب وہ ہرے سے آجائے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سرجع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضیٰ) کہتے تھے ابن بجم حمام میں بیمار سے پاس آیا اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسین اس سے سخت کمد ہوئے اور دونوں نے کہا کہ بھلو کس نے جرات دلائی کہ پاس سے پاس چلا آئیے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجیے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اسکو آپ کی طرف نہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضیٰ) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اسکو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہر اسکی جہانی اچھی طرح کرو اور اسکی خوب عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہو خواہ قتل کر دوں یا معاف کر دوں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اسپر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

بہن ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازت خردی وہ کہتے تھے بہن ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالبنی بن احمد بن سلیمان نے خردی وہ کہتے تھے بہن ابوالفضل بن خیرون نے اور ابو طاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازت خردی وہ کہتے تھے بہن ابو علی بن شاذان نے خردی وہ کہتے تھے یہ روایت ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن علی المدین حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے دادا ابو الحسین یعنی یحییٰ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن زوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک ٹھب کو حسن کے یہاں ایک ٹھب عبد اللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین لقون سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرف ایک ٹھب یا دو ٹھب ہائی ہیں نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لیے نکلے تو بطین انکے سامنے بیٹھے لیکن ہم لوگ انکو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا انکو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ باہر چلے گئے اور زنی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ ٹھب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہون گئے واللہ اعلم۔

بہین خطیب ابو الفضل یعنی عبدالمدین احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین نقیب طراد بن محمد نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے
 بہین ابواسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین عبدالمدین ابی الدین
 نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن باشم حیدری نے حکا سکا انہوں نے
 ابو عمرو ثقفی سے انہوں نے ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت
 علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی
 امت سے میں نے بہت تکلیف اور رحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لیے بد دعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے
 عوض میں ایسے لوگ دے جو اسے بہتر ہوں اور انکو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھے بہتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے
 تو انکو اس شخص نے مازا اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہی حالانکہ صحیح حسن ہی بہین عبدالواہب بن ہبہ المدین عبدالواہب
 نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے بہین ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے
 بہین ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین حسین بن قہم نے خبر دی
 وہ کہتے تھے بہین محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے حماد بن سین سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبدالرحمن بن بلجم مرادی
 جو قبیلہ ہبیر کا ہے اور ہتی مراد میں انکا شمار ہوئی جبکہ کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہے اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر بن
 بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی کہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو ضرور قتل کرنا چاہیے علی بن ابی طالب کو
 اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور ہندکان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہیے ابن بلجم نے کہا میں علی کو قتل کر دوں گا
 برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کر دوں گا عمرو بن بکیر نے کہا عمرو بن عاص کے لیے کافی ہوں اور خوب مضبوطی کے ساتھ
 سب سے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نامبروہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھویں رمضان کی شب کو
 ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے نامبروہ کے شہر کی طرف چلا عبدالرحمن ابن بلجم کو فہ آیا اور اپنے خارجی
 دوستوں سے ملا گرانے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (طلعون) ارادہ سے آیا ہوں یہ ہر اہل ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اسکی
 ملاقات کو آتے تھے ایک روز ہنی تیم رباب کی کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہ ان سے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام
 نظام بنت سنجہ بن عدی بن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے
 باپ اور بھائی کو لہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن بلجم کو پسند آئی اور ابن بلجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ
 کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تا وقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن بلجم نے کہا تو جو مانگی گے میں دوں گا اس عورت
 نے ہزار روپیہ اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اسوقت) ابن بلجم نے کہا کہ میں تو ہسان علی بن

ابنی طالب ہی کے قتل کے لیے آیا ہوں اپنا جو تو مانگتی ہو بیٹہ تجھتے دیا پھر ابن بطیم شیب بن بجرہ سے ملا اور اسکو اپنے ارادے سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بخت نے اسکو منظر کر لیا جس شب کی صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل کا ارادہ تھا اس شب کو رات بھر ابن بطیم شیب بن بجرہ نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہو گئی پس ابن بطیم اور شیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی تلواریں لے لے ہوئے اور شیب بن بجرہ نے اس کے مقابل آکر بیٹھ گئے جس سے حضرت علیؑ نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علیؑ فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت تڑپے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما کے حضور میں گیا اور انکے پاس بیٹھ گیا مجھے فرمایا کہ آج رات بھر میں لپٹنے گھر والوں کو جو تار پا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے پند آگئی بیت دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت سے یہ یہ تظیفین اتھائیں حضرت نے مجھے فرمایا کہ تم انکے لیے بدعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے انکے عوض میں ایسے لوگ دے جو اتنے بہتر ہوں اور انکو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو انکے حق میں مجھے بہتر ہو اس حالت میں ابن علیؑ مباح موزن آگئے اور انھوں نے کہا نماز تیار ہو پس ابن علیؑ (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلے گئے اور میں انکے پیچھے چلے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکا سننے لگا اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اپنا درہ بیکار نکلا کرتے تھے لوگوں کو جگہ سے جاتے تھے پس اثنائے راہ میں دو شخص ملے اور تلوار کی چمک معلوم ہوئی اور کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر علیؑ پیر اسلام نہیں جو بلکہ حکم اللہ ہی کا ہے اسکے بعد میں دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں باہر نکالیں گراہن بطیم کی تلوار انکی پیشانی پر لگی جو ابروی مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچا پھر شیب کی تلوار سے کسی خراب پر پڑی پھر حضرت علیؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبر دار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شیب بھاگ گیا اور ابن بطیم کرا کر حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اسکو عمدہ کھانا دے اور نرم فرشل پر سلاؤ اگر مین زندہ رہے ہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہو چاہو ننگا مساف کر دنگا چاہو ننگا انصاف لو ننگا ادا گر مین مر گیا تو اسکی بھی مجھے ملا دینا میں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑا ننگا ام کلثوم بنت علیؑ کہنے لگیں کہ امیر دشمن خدا تو نے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا وہ (بذخنت) ہوا نہیں میں نے تو تمہارے باپ کو قتل کیا جو ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں ایسا رکھتی ہوں کہ لایو مین (کو) اس زخم سے (کوئی) نقصان نہ پہنچے گا اس (بخت) نے کہا پھر تم کیوں آتی ہو پھر اسے کہا خدا کی قسم میں اس تلوار کو ایک میدان تک زہر میں بکھلایا جو اگر اس بھی یہ بھلکوا ہو کہ دیکھیں تو اللہ اس کو نجات کرے اور شیب بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن شیب کو اسی دن جب حضرت علیؑ زخمی ہوئے بھیجا کہ اسے دیکھ آو

۱۲ خوارج کا مذہب ہرگز خدا کے سوا کسی کا ہے خدا جانتا نہیں

امیر المؤمنین کی کیا حالت ہو چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا انکی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں انھوں نے کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ ہو چکا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہا اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان تک زندہ رہا اس کے بعد وفات پائی المدنی رضی اللہ عنہ کی اپنی نازل ہو۔ انکو حسن اور حسین اور عبدالمدین جعفر نے غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں بیٹھے گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ملجم قید میں تھا جب حضرت علی کی وفات ہو گئی اور انکو دفن کر کے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لیے نکلوا یا پس سب لوگ جمع ہو گئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اسکو جلایں گے عبدالمدین جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن جعفر نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دلون کو ٹھنڈا کر لیں چنانچہ عبدالمدین جعفر نے اسکے دونوں ہاتھ اور دونوں پر کاٹ ڈالے مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انھوں نے اسکی آنکھوں میں گرم سلائییاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو پھر چاکی یعنی میری آنکھوں میں آسلائییاں پھیرنا اور قرآن مجید کے آیتیں پڑھنے لگا اخیر تک پڑھ گیا اور اسکی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اسکے عبدالمدین جعفر نے حکم دیا تو اسکی زبان پکڑ لی گئی تاکہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ امی دشمن خدا ہنسی ترے ہاتھ اور پر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو چلانے لگا اسے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس حال میں رہوں کہ اللہ کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اسکی زبان کاٹ ڈالی اور اسکو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس بن علی اسوقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن بطریق نے رنگ تھا اسکی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انھوں نے کہا کہ قسم ربا کعبہ کی میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکیون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن نیردن نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسامی بن ابان ازدی نے

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فضیل بن زبیر نے عمر دی مر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اس زمانہ کی (ضرب زخمی ہوئے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا انکے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھائیے چنانچہ انھوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہو نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو چھوڑنا چاہتا ہوں پس ام کلثوم پر وہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے انے فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دکھتیں جو میں دیکھ رہا ہوں تو ہرگز نہ رو تیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیاء ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ امی علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے بہتر ہے حسین تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

ہمیں خطیب عبدالمدین احمد بن عبدالقادر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید مطرز نے اور ابو علی حداد نے اجماعاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابولیم یعنی احمد بن عبدالمدین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمدین محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالمدین احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر بن ابی خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابو مخنف سے انھوں نے عبدالرحمن بن حبیب بن عبدالمدین سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت نعت کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکے سو لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یا شاہک کہ اللہ نے انکی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اسکا رضوان اُن پر ہو۔

حضرت علی کو غسل انکے دو وزن صاحبزادوں یعنی حسین رضی اللہ عنہما اور عبدالمدین جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز میں چار تہبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیے جن میں تیس نہ تھا اور سویر سے صبح کے وقت دفن کے لئے گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنوط سے بیچ رہا تھا انھوں نے وصیت کی تھی کہ وہی مشک انکے جنوط میں دیا جائے

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہے محمد بن شیبہ نے سنہ حجاب یعنی سنہ ۱۰ میں بیان کیا کہ اب میری عمر پندرہ برس کی تھی اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ تھی میرے والد کی عمر چھ ماہ وہ شہید ہوئے تو پندرہ برس کی تھی زائد تین نے کہا ہے کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہے اور اگر رقی نے کہا ہے کہ سنہ ۱۰ میں حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سنہ ۱۰ میں دن گم ہونے سے سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نو ماہ اور پندرہ دن اور بقول بعض تین دن محمد بن علی رضی اللہ عنہم باقر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا انھیں بڑی اور کثافت تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ تھے

خضاب نہ لگاتے تھے ابواسحاق سلیمی نے بیان کیا ہے کہ سینہ حضرت علی کو دیکھا ہوا ہے کہ سر اور وارٹھی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی وارٹھی میں خضاب لگایا کرتے تھے۔ ابوہریرہ عطار رومی نے کہا ہے کہ سینہ حضرت علی کو دیکھا ان کا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا وارٹھی بڑی تھی کہ اسے ان کے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا محمد بن سعد نے ابو نعیم یعنی فضل بن دکین سے انھوں نے زلام بن سعدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حیلہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قدامت میانہ سے کچھ زیادہ تھا وہ لون شامی پر گوشت تھے وارٹھی لمبی تھی جب انکو تم (وور سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہو انکے من رنگ تھا اور اگر فریب سے دیکھو تو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ زیادہ ہو انکے سر اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوانہ نے میزہ سے انھوں نے قدامت بن عتاب سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شامی پر گوشت تھے اور کہناں پر گوشت تھیں پنڈلیاں بھی پر گوشت تھیں یہ انکو جاڑ سے کے زمانے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک تمیض اور ایک قطری پہنے ہوئے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تمھارے یہاں بنا جاتا ہے عوامہ باندھتے ہوئے تھے ابن ابی الدنیاس نے کہا ہے کہ مجھے ابوہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمدین داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مردک بنی ابوالخجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا وہ جہالت میں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکی صورت خوب گروہ گروہ کے بنالی گئی ہے سفید بالوں کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت لمبی چال چلتے تھے وانوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔

المختصر کے مناقب بہت بڑے بڑے ہیں ہم یہاں اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں جسکو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک جامع کتاب میں ان کے مناقب بیان کر دیئے ہیں و الحمد للہ رب العالمین۔

لوگوں نے اس کے مرتبہ بہت کچھ کہا ہے وہ جو ابو الاسود ولی نے کہا ہے اور بعض لوگ اسکو ام ہشیم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ یہ ہے۔

الایا عین و یحکب اسعدینا	الاتبسکے امیر المؤمنیننا	تبسکے ام کلثوم علیہ	بعبرتہا و قدرات الیقینا
الاقبل للخوارج حیث کانوا	فمداقرت بیون الشاقینا	انی الشہرا سلم فجمعتمونا	بیتر الناس طرا جمیعنا
تلمتہم خیر من ركب المطایا	فذلہما ومن ركب السفینا	ومن لبس النعال ومن حذایا	ومن قر المثنانی والبعینا

سہ مرتبہ امیر المؤمنین کے لیے کیوں نہیں روتی ہے ام کلثوم اس کے لیے روتی ہیں اپنی آنکھوں سے وہ یقین کر دیتے ہیں کہ وہ جو باوجود عوارض سے کہ وہ وہاں وہ ہوں ہے جو تو کی آنکھ میں ٹھنڈک نہ پڑے ہے کہ تم نے ماہ حرام میں عین داغ دیا ہے اس شخص کی (مخافتت) کا جو سب سے بہتر ہے قتل کر دیا اس شخص کو جو نام سوار ہو نہ سوا اس کے بہتر تھا اور جو کشتی میں رہتا ہے وہاں بہتر تھا جو تہی ہے والوین (یعنی تمام آدمیوں سے افضل تھا) اور جو تہی ہے (یعنی سزا اور قزاقی) پر تھیں

<p>وکل منا قسدا خیرات فیہ اذا استقبلت وجہ ابی حسین یقیم الحق لا یرتاب فیہ کان الناس اذ فقدوا علیا</p>	<p>وحب رسول رب العالمین رایت البدر راق الناظرینا وبعذل فی العدا ولا قریننا نعم حارس فی بلد سینا</p>	<p>لقد علمت قریش من حیث كانوا وکنا قبل مقلد بخیرہ ولیس بکاتم علمنا لریہ فلا تسمت معاویہ بن حرب</p>	<p>باکس خیر باحسابا و دینا زنی سولی رسول اللہ فینا ولم یخلع من المتجربینا فان اقیة اختلفت فینا</p>
<p>فضل بن عباس بن عقبہ بن ابی لہب نے بھی انکا مشیہ کہا ہے وہ یہ ہے۔</p>			
<p>ما كنت احب ان الامر منک فاخر الناس عمدا بالبني ومن</p>	<p>عن ہاشم ثم منها عن ابی حسن جبریل عون له فی الغسل والکفن</p>	<p>البر اهل من مسلمة لتقبلتہ من فیہ انہم لا یتمرون ہ</p>	<p>واعلم الناس بالقرآن والسنن ولیس فی القوم بافیہ من الحسن</p>
<p>اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔</p>			
<p>سائل قریشا ہ ان کنت ذمہ من وحد اللہ اذ کانت مکذبة من کان اعدا لہا حکما ولسطہا</p>	<p>من کان اثبتہا فی الدین او تاد تدعو من اللہ او ثمانا واندادا کفا واعد قہا وعدا وایعادا ان امت لم تلن اقواما ذوی صلہا</p>	<p>من کان اقدم اسرا واکثرہا من کان یتیم فی النہار ان نکاد ان یصد قومک فلن یجد باسن وذا عباد یحمن اللہ محسدا</p>	<p>علما والہر با ابل واولاد اہ عنہا وان یبنوا فی ازمہ جادا ان انت لم تلن للابرار حسا و وذا عباد یحمن اللہ محسدا</p>
<p>۲۔ تمام نیکیاں اس میں جمع تھیں ہے اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔ لای علی مرتضیٰ تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو سب میں بھی دین میں بھی ہے (اور مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کجاں ہے جو کہ کئی نذر تو ختم کر رہا ہے ہم انکی شہادت سے پہلے تھی مائیں ہے۔ رسول اللہ کے محبوب کو پہنے میں موجود دیکھتے تھے۔ جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اسکو شکشہ نہ ہوتا تھا۔ اور اپنے پہلے سب سے حق میں نیکان تھا اور ہوشیار تھا۔ اس کا ہر چہ چاہتا تھا۔ اور ضرور کو گنہگار نہ تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا پاد تو انکی حالت مثل ان شتر مرغ کی تھی جو کہ مقام پر سالہا سال سرگردان رہیں۔ (اور شخص) اب میں دین میں حرب کے لئے کہہ دیتا ہے (کیونکہ وہی ہم میں نیکانکی بارگاہ رہیں۔) (انکا سابقہ بھی دشوار ہے) میں نہیں خیال کرتا تھا کہ امر نکال جائیگا۔ خانان ہاشم سے اور ہاشم بن ابی اسد بن علی مرتضیٰ سے جو نیکو کا بھی اور جنوں سے سب سے قبل کھڑے تھے۔ اور جو قرآن و حدیث کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ اور جو نبی کے سب سے آخری دیکھنے والے تھے۔ اور رضی اللہ عنہم و انہم بنی ہاشم کے تھے۔ انکی ہر ایک چیز کو جو نیکو اور نیکو دین میں بھی تھے۔ تم میں شریک نہیں کر سکتے۔ اگر جو خوبیاں ان میں تھیں وہ اور زمین تھیں (اور شخص) اگر کچھ خود نصیرت نہ تو قریش سے پوچھو۔ کہ دین میں سب سے زیادہ نیکو کون تھا۔ اسلام میں سب سے قديم کون تھا۔ انہم میں سے زیادہ اور نبی پر سب سے زیادہ پاکیزہ کسے تھے۔ خدا کو ایک کسے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے۔ اور انکی ایسا تو کو نہ کر سکتے تھے۔ اور ان میں کون سے جانتا تھا کہ لوگ راست ہو جاتے تھے۔ اور جب لے گئے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا۔ حکومت کس نے۔ یا ذائقہ والی اور سخاوت کس نے۔ نبی اور عدا و حید کا سب سے زیادہ پڑاؤن تھا۔ اور وہ سب سے بولیں گے تو وہ ابوالحسن بن علی مرتضیٰ کے کسی کو ان اوصاف کا نہ جاسکیں گے۔ بدترین تم ایسے لوگ کون سے نہ ملو جو نہ کون کے حاسد ہوں۔ یا نیت نہ ہوں۔ نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔</p>			

حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور ان کے مرثیٰ بہت ہیں اللہ نے راضی ہو ہم بیان اسی (قدر قلیل) پر اختصار کرتے ہیں راہل ایمان کیلئے یہی کافی ہو اللہ کا شکر ہو اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جنکو اس نے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم عفا اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سی حدیثیں مروی ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں بعض ان میں سے ان احادیث سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی ہی مستحقِ خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہو سکتی اور جتنی غلافیتیں اسے پہلے ہوئیں وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقہ گراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ لفضیلی کے نام سے موسوم ہیں۔ لہذا اس مقام پر ایک مختصر تقریر ان شبہات کے ازالہ کے لیے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہو اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہو لوگوں کے طبائع فطریہ اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک عام قاعدہ ہے جس کے نظائر کثرت موجود ہیں لہذا چونکہ شارع علیہ السلام معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ علی مرتضیٰ سے مخالفت کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان میں آئے اور جب انکی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہو گیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی اشاعت میں کوشش کی تو دین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتوں کا قومی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے جنی ان کے فضائل خوب جمع کئے اور انکی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ علاج پر مال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

اسی لئے ان فضائل کے راویوں پر چند ان التفات لیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے منفری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل میں جو بیخ کے درج کر نیکی بڑے کوشاں تھے نتیجہ میں نکلا کہ حدیثیں فضائل کی بہت جمع ہو گئیں مگر تنقید کے وقت ان میں صحیح بہت کم نکلیں۔ حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا ایسی سنت کا مسلمہ ہے بلکہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں شمار کی جاتی ہے اور سچ پر چھوڑنا ان کذابوں نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علماء اہل سنت کی کوششوں کا حق تو اسے اچھا بدلا ہے یہ بعض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایک معقول ذخیرہ جو ہر طرح قابل ایمان ہے نہایت محفوظ طریقہ سے ملتا ہے۔ مزید جو دستہ کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کہ حکم بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے تھے اور فتنہ کے فضائل بیان کرنے کی اسوقت ایسی ضرورت تھی کیونکہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نشتر تھے اور کوئی مسلمان انکا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل شیعہ میں سے زیادہ نہیں ملے فرقہ استدر ہو کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتیں باسانید کثیرہ مروی ہیں اور ان میں سے اکثرین ضعف ہے اور شیخین کے

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۴۵)

فضائل میں جو روایتیں ہیں انکے اسانید میں گو وہ اکثر نہیں ہو مگر صحت و قوت کا وصف غالب ہے۔

انہا اہل سنت کا سلف سے لیکر آج تک اسپر اجتماع ہو کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابو بکر صدیق ہیں انکے بعد عمر فاروق انکے بعد عثمان ذوالنورین انکے بعد علی مرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور انہا ہم جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہونے یا غلطی ہونے کی علامت ہے کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اسکے خلاف ہو اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے اسکے بڑے صوفیہ نے اپنے کلمات میں اسکی تشریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امر باریفیت ہو سکتے ہیں وہ جسب علی مرتبہ کیساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضیٰ کی ذات میں نہیں ارشاد ہو سکتا۔ **مشکل ایک صفت علم** ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا کہ شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہو ابو بکر صدیق کی نسبت سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے میرے سینے میں ڈالا تھا وہ میرے ابو بکر کے سینے میں ڈالا گیا اس سے معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق بجائے خود شہر علم تھے یا حضرت عمرؓ جب خواب میں اپنے نبیؐ کو دیکھا جو ہر طرف ہلکتی تھی تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ علم ہے معلوم ہوا کہ وہ سزا یا علمت بہریت تھے! اور مشکل حضرت علی کو محبت محبوب خدا ہونے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ ہوئی تھی اور بالفصل خلیل بنانے کا یہ غدر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا مگر جو ابو بکر صدیق کی محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس مرتبہ جاگزیں تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی۔ اور مشکل حضرت خدیجہ بنت ابی لہب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب الحبتہ ہونا ان کے مولیٰ بنے محبت میں ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کہ انہوں نے حضرت صدیق کا واجب الحبتہ ہونا انکے ارحم الامت ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یا مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضیٰ میں مرتبہ ہارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت و عظمت کی اقتداد بیان فرمائی گئی کہ لو کہان بعدی بنی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوتے ہیں انکے فعال و اعمال سے جو تہذیب انکا ظاہر ہوتا ہے اس میں کسی اور کو انکے ساتھ نسبت ہی نہیں دیا جاسکتی۔ یہ بحث بہت طویل ہو اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازانہ آنکسے و قرۃ العینین دیکھے۔

تیسرا نکتہ احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو بالانفراد حضرت علی مرتضیٰ کے مستحق شرافت ہونے پر دلالت کرے بان مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفائے راشدین بلکہ انکے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحقاق کا مطلب یہ ہے کہ انہی حضرات فیض بنائے جائیں تو انکی شرافت حقہ و راشدہ ہوگی۔ بشرط اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن طلح بن یزید بن قیس بن عمرو بن عبد اللہ بن عبد العزی بن سہم بن مرہ بن ودل حنفی اسے مسلم بن سلام نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں انس بن مال بن علی بن بلید وغیرہ سے خبر دی وہ اپنی سند محمد بن یحییٰ بن یحییٰ تک پہنچا کر خبر دیتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ایوب اور نبار سے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عامر احمول سے انہوں نے نبی بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے طلح بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اسکی ریح خارج ہو جاتی ہے یعنی وہ غمگین ہے جانا ہے اور اپنی اسبغہ پاس کم ہوتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور غور توں کے ساتھ خلافت وضع فطرت بہتری کے کیا کرنا اور صحیح بات سے شرم نہیں کرنا اور اگر تم میں سے لکھا ہے

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عیشی ان علی کی والدہ زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں یہ بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز گود میں اٹھالیا تھا انہوں نے قبیلہ بنی عامرہ میں دودھ پیا تھا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی کفالت میں لے لیا اور اونکے پاس اس زمانہ میں مشرک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مشرک ہو میری اولاد میں تو بھگا اور سپر اس سے زیادہ شیخ پر یعنی میری ذمہ داری اولاد پر اونکے والدین سے زیادہ بھگوا اختیار ہے اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں مشرک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ اس کا حقدار ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو اپنے پیچھے اپنی سواری پر بیٹھا لیا تھا انہوں نے سن بلوغ کو پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیانت ہی میں وفات پائی اسکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن حارث بن رضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عیص بن عامر بن لوی عامری قریشی ان علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے ابو عمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکر نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے علی بن عبید اللہ بن حارث بن رضہ بن عامر بن رواحہ

سے غالباً اسوقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی

بن حجر بن عسیر بن عاصم بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے زبیر نے ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ملنا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شرک نہیں کہ قریش کے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی واللہ اعلم

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان سے اپنی نیا امت کے زمانہ میں ان کو
 کہہ کا حاکم کیا تھا جنگ جمل میں شہید ہوئے ان کا ذکر ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ میری نزدیک ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی روایت ہے جو اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ
 اپنے شہر لری ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مکہ یا مدینہ میں مسلمان
 والدین سے پیدا ہوئے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن ابی علی سلمی انکی کنیت ابو سدرہ ہے عبد اللہ بن کثیر نے بدیع بن سدر بن علی سے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے
 انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ قبا میں جس کا نام اب سقیاء ہے اور سے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو
 بنی غفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قبا سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور بنی سلمی اللہ علیہ وسلم وادی کے بیچ میں
 اوس درہ میں جس میں مسجد ہے اور سے اور (تفکر کی حالت میں) کنگرولوں کو ہاتھ سے کریدنے لگے اوس میں تری نماز ہوئی
 پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ بیٹھ کر پانی کا پشہ نکل آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پانی پیا اور بتسام
 اپنے ہمراہیوں کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیاء ہے بیان اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہے اسی وقت سے اس مقام کا
 نام سقیاء رکھا گیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی اسناد کے ساتھ عائد بن ربیعہ بن قیس نیرمی سے انھوں نے علی بن فلان نیرمی سے
 روایت کی انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرمایا کہ سنا کہ بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان
 اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو پاب ہے کہ اس سے ہرگز جواب دے اور باخون کو نہ منع کرے نہ کہہے
 کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اور لہ اور پانی اور مثل اسکے اور چیزیں

سیدنا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)

سنیان بن عینیہ نے علی بن ابی طالب سے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بیماری کی حالتیں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے تھیں وہ رونے لگیں تھے کہ اونکی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کر فرمایا امی میری بیماری فاطمہ کیوں روتی ہو انھوں نے عرض کیا اسیلئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا امی میری بیماری کیا تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں سے تیری باپ کو پسند کیا پھر دوسری بار متوجہ ہوا تو تیرے شوہر کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح اون سے کروں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اسکو ذکر کیا ہے

سیدنا علی (رضی اللہ عنہ)

بن ہبار۔ انکی اسناد میں نظر ہے، مشیم نے ابی معشر سے اونھوں نے یہ بھی بن عبد الملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گزرے تو وہ بان وقت کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا نکاح ہے نہ کہ زنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبید اللہ غزالی نے عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ہبار بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

باب العین وایم

سیدنا عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید ابو زبیر ثقفی۔ ابو بکر بن ابی زبیر کے والد ہیں۔ انکی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکا نام معاذ ہے۔ حاکم یسنی ابو احمد میثاق پوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

سیدنا عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد قرظ موذن۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ان سے ابو امامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود انکے بیٹے تھے روایت کی ہے۔ عبد الرحمن بن سند نے عمار بن حفص بن عمار بن سعد سے انھوں نے اپنے

والد سے انھوں نے انکے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انھوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہے اسکو بہت لوگوں نے ابن کاسب کے نقل کر کے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے اور عمر بن سعد کو ان سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پینچ برس کی حالت میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن عبید غنمی اور بعض لوگ انکو عمارہ کہتے ہیں شمار انکا اہل شام میں ہوان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنہ ہونگے اس حدیث کو حبان ابن ہلال سے سلیمان ابن کثیر سے انھوں نے داؤد سے روایت کیا ہے (عمار کا نام چھوڑ دیا ہے) حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو محمد بن سلمہ نے اور جراح بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہے اور انھوں نے عمار سے روایت کی ہے جو اہل شام میں سے ایک شخص اور قبیلہ خثعم سے ایک بزرگ تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن غیلانی بن سلمہ ثقفی یہ اور انکے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمار اس میں وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن کعب بن ابی ایسر النصاری۔ انکا ذکر حاتمہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہوان سے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن علی بن حارث بن مرہ بن ظفر النصاری اوسی ظفری کینت انکی ابو نملہ تھی غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ابن ابی داؤد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ یہ اپنی کینت سے مشہور ہیں عنقریب کینت کے باب میں انکا ذکر کیا جائے گا۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے

۱۲ حنیفہ کے نزدیک یہ حدیث متروک السند ہے لیکن نزدیک سمار زلفہ اور عمار کے کسی ایسے تمام اذقتین میں دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا ہمارے نہیں ہے دلائل انکا کتب فقہ میں مذکور ہیں ۱۲

بیان کریں اور سکی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا نام عمارہ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کریں گے۔ انکا تذکرہ تیون سے لکھا ہے۔

رسید نام عمار رضی اللہ عنہما

بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر بن یام بن عس بن مالک بن اود بن زید بن شیبہ مذحجی کنسی کینت انکی ابو الیقظان تھی۔ یہ اول لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی طرف ہمت کی تھی قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انکی والدہ ہمیشہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ عزوجل کی راہ میں شہید کی گئیں۔ اور انکے والدہ انکی والدہ سہ سابقین میں سے تھے حضرت عمار میں سے کچھ زمانہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اول لوگوں میں سے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں بے حد شہدائے گئے۔ واقعہ یہی وغیرہ علماء نسب و تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کے والد یاسر عربی نبطانی تھے جو قبیلہ کنسی کی ایک شاخ ہو کر حضرت عمار بنی مخزوم کے غلام تھے وجہ اسکی یہ تھی کہ اسکے والد نے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا ہوئے تھے لہذا اس لوٹدی کے مالکے انکو بھی اپنا غلام بنا لیا حضرت یاسر کے کہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور اون کے دو بھائی جنکا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے تلاش کرنے کے بعد حارث اور مالک تو میں لوٹ گئے مگر یاسر کہہ ہی میں رہ گئے اور انھوں نے ابو حذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے سفین کی دوستی کر لی اور انسی کی لوٹدی سے نکاح کر لیا جنکا نام نامی تھی۔ تھیں حضرت عمار انسی سے پیدا ہوئے ان کے پیدا ہونے کے بعد ابو حذیفہ نے انکو آزاد کر دیا اسلوجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام کے جاتے ہیں مگر اصل انکے والد قبیلہ خزیمہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔ حضرت عمار اسوقت اسلام لائے تھے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں پوشیدہ تھے یہ اور صحیب بن سنان دونوں ایک ہی وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں صحیب بن سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تھے میں صحیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو صحیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہ پتا ہوتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور انکی باتیں سنوں صحیب نے کہا میں بھی یہی پتا ہوتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سرداروں عالم کے حضور میں گئے آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ اہل و نون بزرگوں کا اسلام میں سے کچھ زمانہ ہونے کے بعد ہوا تھا یحییٰ بن یحییٰ نے اسمعیل بن خالد سے اور انھوں نے بحالیہ سے اور انھوں نے بیان سے اور انھوں نے دبرہ سے اور انھوں نے ہام سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام لانے کے بعد دیکھا تو

آپ کے ساتھ صرف پنج غلام اور دو عورتیں اور ابو بکر صدیق تھے۔ جہاں سے بیان آیا ہے کہ حبیب بن مہزیار نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق صحابہ صحیبت صحابہ کی رہنمائی تھا اب (والدہ سمیٹہ انکی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے ہیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ مکریتی نے اپنی سند کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول میں کفر باللہ من بعد ایاتہ الامن اکروہ قلبہ مطمئن بالایمان کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ انکو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھائی بیان کی اور انکے مہبودوں کی تعریف کی اور سوقت کا فروغ نے انکو چھوڑ دیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیت ہی بڑی خبر ہے میں اس سوقت اس سبب زندہ پکڑ آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور امن کے مہبودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انھوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر کچھ منفا لکھ نہیں اگر اب وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔ ہیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیٹہ کو نبی میزہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے انکو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار اور انکی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ کہہ کے مقام رمضان میں مارے جا رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ احوال یا سر صبر کرو تمھاریسے آرام کی جگہ جنت ہے نیز ابو جعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ دوڑتے تھے اور اپنی آنکھیں مل رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا حال ہے تو کیا کا فروغ نے تمھیں پکڑا کر لے فیہ مسئلہ تقیہ میں ایسے گہرا گئے ہیں اور اس مسئلہ کی شناخت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر انکو نظر نہ آتی تھی جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاپارہہ ہو کر گئے کہ تقیہ خود دینیوں کے یہاں بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت میں آیہ کریمہ الامن اکروہ اور ابو جعفر صحابہ کا فعل مثل حضرت عمار بن یاسر وغیرہ کے پیکر کرتے ہیں مگر یہ دشمنان عقل و دین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور انکا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہاں تقیہ نصحت ہے اور انکے یہاں نہ نصحت اور عزیمت ہے اس وجہ کی کہ تمام فرائض سے اسکا درجہ بڑھتا ہوا ہو اسکی تارک پر خروج از ایمان کی وعید دوسرے یہ کہ یہاں نصحت کے موضوع تبیین اور تفسیر کے یہاں مواضع تفسیر ہیں بلکہ بتلاہ کے رائی مفروض نصحت اور عزیمت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ نصحت کے فاعل تو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا بلکہ خلاف عزیمت کے نصحت پر عمل کرنا پشیمان دین اور ایمان شریعتوں کے لیے قلعاً نا جائز ہے جیسے معصومین ایسہم النلوۃ والسلام کما تذبذب بہ الزنادتہ ۱۳۰۲

پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو تم پھر ایسی کہدینا نیز ابو جعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستائے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انہوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکھا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اڈھکڑ بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اور سکو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزی ہمارے محبوب ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانیکے لئے اسکا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

جسید الصدوق نے اپنے استاد کے ساتھ ہجو خردی انہوں نے یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے اون لوگوں کے ناموں کی بابت روایت کی جو نبی مخزوم سے بد میں شہید ہوئے کہ اون میں عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ عین اب البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خردی وہ کہتے تھے عین ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خردی وہ کہتے تھے عین فقیہ ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خردی وہ کہتے تھے عین ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خردی وہ کہتے تھے عین ابوالحسن یعنی خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قنسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے ثریانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع بن خراش کے غلام سے انہوں نے حضرت حذیفہ بن یان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ امی لوگو میرے بعد ابو بکر و عمری قتا کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد اللہ یعنی عبداللہ بن مسعود کے حکم پر عمل کرو۔ عین ابویاسر بن ابی حبیب نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہنچا کہ خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن جوشبہ سلمہ بن کہیل سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی میں نے انکو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اسکے بعد میں بھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اسوقت میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں نے انکو کچھ سخت باتیں کہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار روئے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی

حالت نہیں دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائے چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا اور ان سے مسافری مانگی، پس وہ راضی ہو گئے۔

ہیں عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابواسحق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے اونھون نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنی اجازت مانگی حضرت نے ان کو یہ الفاظ لکرا جارت دی مرحبا بالطيب لطيب (ترجمہ جگہ بہت کشادہ ہو اس پاک اور پاکیزہ کے لیے) ہیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کو فیہ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے عبد العزیز بن سیاہ سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے عائشہ صدیقہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جن میں رشذ زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اسی عمار خوش ہوتم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبد اللہ بن عمر بن عاص سے اور حذلیہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اسی کنگلے شلام؟ حضرت عمار نے کہا میرے کان کی زہر اسقدر مشہور ہو گئی ہے شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یسار میں (بعد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنھوں نے مسجد بنائی ہیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ سے وہ حکم بن یثیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینہ تشریف لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمار نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی جگہ ایسی بنا دیں جہاں آپ دوپہر کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند پتھر جمع کئے اور مسجد قبائلی بنیاد ڈالی پس یہ سب پہلی مسجد ہی جو بنائی گئی اور حضرت عمار نے اسکو بنایا۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن یحییٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی نے وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قناد سے اور انھوں نے نروہ سے اور انھوں نے سعید بن عبد الرحمن بن ابزہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو حکم دیا تھا کہ تم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہیے۔

حضرت عمار میلہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ میں ایک بلند پتھر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانو! کیا جنت سے بھاگتے ہو یہاں آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسر ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمر کہتے تھے میں اس کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت مازھکنا ہوا تک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمار کے مناقب بہت مروی ہیں مگر آہم بیان اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔

انکو حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ اما بعد فانی قد بشت الیکم عمار امیر و عبد اللہ بن مسعود وزیر و مسلما و ہما من نجبارا صحابہ ثم فاقموا ہما ثم جمہ بعد ہدولت کے معلوم ہو کہ میں نے عمار کو تمہارا حاکم بنا کر اور عبد اللہ بن مسعود کو اونکا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ صحابہ میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو جب حضرت عمر نے حضرت عمار کو اس عہدہ سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انھوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے ناخوش ہوئے تھے معزول ہوئے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اوسکے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور انکے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جن میں انھوں نے بڑے کار نمایاں کئے ابو عبد الرحمن سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے ہتے دیکھا کہ جس طرف عمار تھکتے تھے تمام صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یا عمار! ان سب کے رہنا میں ہم نے اوسدن عمار سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عقیبہ بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم! تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی بازو کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا اور انکے دوستوں (یعنی ابو ہریرہ و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم سے) ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہکوار میں

اور مقام ہجرت تک بارہ تھے ہوئے پہلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابو انختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے آؤ چنانچہ لوگ دودھ لے گئے حضرت عمار نے لگے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرما گئے ہیں کہ تمہارا آخری شہرت دنیا میں دودھ ہوگا بعد اسکے انہوں نے لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اسوقت انکی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزمیہ بن ثابت نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ خزمیہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے گزاز انہوں نے تدار میان سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں۔ گئے ہیں لڑو لڑو گئے لوگوں کو قتل کرتا ہے کیونکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار اگر گردہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہو گئے تو خزمیہ نے کہا کہ اب بھٹکو گمراہی (مخالفتیں کی) ظاہر ہو گئی اسکی بعد وہ آگے بڑھے اور لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ بھٹکو انہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤنگا انکے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکو ابو العادہ مزنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ دار تھا جس سے یہ گئے گئے جب یہ گئے تو ایک دوسرے شخص نے آکر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمر بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لیے لڑتے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) اللہ میں اسوقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے میں برس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خیالی اور شریک بن سلمہ مرادی نے لڑا انکو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۵ھ میں یہ واقعہ پیش آیا حضرت علی نے انکو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے انکی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ انکی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اسکو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گون تھا کچھ لانا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ انکا رنگ بدلتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکے سر میں بال نہ تھے صرف چند بال اونٹنہ سر کے آگے واسے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابو موسیٰ نے اور رجا نے اور ابو اباس نے اور ابو الطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور صحابہ کرام نے انکی بیٹی محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اللہ ابو بکر بن عبدالرحمن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابو دائل نے اور علقمہ نے اور زہرا بن جہش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی

روایت کی ہوا نکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عمارہ بن احمد مازنی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے۔ قبیلہ بنت جمیع کے یزید بن حنفیہ سے اولاد انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہوا انھوں نے کہا سیدنا عمارہ بن احمد مازنی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں نے بچھڑ سلہ کیا اور اونٹ ہانک لے گئے تقسیم کرنے کے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر کیا ہے اور ترمذی قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہے اور یہ کافی ہیں زیادہ بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو الفضل محضومی فقیہ نے اپنی اپنا ابی یعلیٰ موصلی تک پہنچا کر بکھر خردی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انھوں نے زیادہ بن علاقہ سے انھوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی۔ اور انھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے انھوں نے کہا میں اپنے مقام میں تھا کہ بیت سنا ایک منادی دروازہ پر زنگ رہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ تہلیل کرو یا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی مساز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری۔ بھائی بن خزیمہ بن ثابت کے انکا نسب انکے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے۔ یونس نے نہری سے اور انھوں نے ابن خزیمہ سے اور انھوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لو پس انھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابویہان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اون کے چچا نے جو اسخا بنی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے اس کو اسی طرح اور اسے بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزم بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن نعم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی پھرتی بنجامی سے بھائی بن عمر و من حزم کے اور انکی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوزان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک اون ستر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عوز بن نفلہ کے درمیان اخوت کرادی تھی۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں لڑانے بھائی عمر و نہیں شریک ہوئے اور نیز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں نبی مالک بن نجار کا علم انکے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یمامہ میں فہید ہوئے ابن ایسہ نے بزیں بن محمد سے روایت کی اولھوں نے زیاد بن نعیم سے اولھوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانا چار باتیں ہیں جو شخص اوپر عمل کریگا مسلمانوں میں سے ہوگا اور جو شخص ایک بات بھی اون میں سے چھوڑ دیگا تو تین باتیں اوکو نفع نہ کریگی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون چار باتیں ہیں اولھوں نے کہا نماز کو تو رمضان کے روزے اور حج انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزن بن سیطان جاہلی۔ انھوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے انکے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابو بکر اسماعیلی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث، و نار الحدیثان روایت کرتے تھے انکی روایت سے اس حدیث کو ابو سعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ اور ابو احمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ یہ صحابی اور عقبی برمی ہیں ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو ذکر کیا ہے اور او میں نظر ہے اور ابو عمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادان بن عمرو بن زکی مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہیں اور انکی روایت ہے اور انکے باپ ابو حسن عقبی برمی تھے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں انکی ماں خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی

کویت اور نیکے بیٹے یعلیٰ کے ساتھ تھی حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلیٰ کے بھائی بھی تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی ولایت بھلا معلوم نہیں ہو۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن راشد بن مسلم جعفر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور انکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن رویہ ثقفی قبیلہ نبی حشیم بن ثقیف سے ہیں کوئی ہیں اون سے انکے بیٹے ابو بکر اور ابو اسحاق سیسی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابو سیسی سلمیٰ تک پہنچا کر بکو نجرودی دے دیتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے جبکہ بشر بن مردان نے خطبہ پڑھتے وقت دعائیں پڑھاؤں گے۔ تو عمارہ کو فہمی کہتے ہیں کہ بیٹے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں کوتاہ ہاتھوں کا ہر اکرے بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے۔ اور ہشیم نے سہابہ سے اس بارہ کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن زبیر کنہی۔ انکا شمار شامیوں میں ہے انکی کنیت ابو عدی ہے اسے عبدالرحمن بن عائد وغیرہ نے روایت کی ہے ابو اسحاق بن محمد نے اپنی اسناد مجاہد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بکو نجرودی دے دیتے تھے ہم سے ابو الولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیض بن سعدان نے بیان کیا انھوں نے ابو دوس کعبی کو بیان کرتے سنا انھوں نے ابن عائد کعبی سے انھوں نے عمارہ بن زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے۔ اسی میرے غلام میرا غلام وہ ہے جو مجھکو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ انکا نسب انکے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا۔ یہ جنگ احد میں شہید ہوئے

ابو ہریرہ بن سہین نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے بھگو خبر دسی اور انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور انھوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہو جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمار بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لڑ رہے تھے سب سے آخر میں زیاد بن عمار بن زیاد نے مقابلہ کیا جسے کہ رومی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے آکر ان کو کفاروں سے چھڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ لوگ ان کو آپ کے پاس لے گئے اپنے اپنے قدم سے اس کے تکیہ لگا دیا پس ان کی وفات ہو گئی اور ان کا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر تھا۔ ان کا ذکر شہیدان جدمین نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمار بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں والد اعظم ان کا تذکرہ تہذیب نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ ان کا ذکر تہذیب نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور رشک کے کیا ہے اور یہاں ان کا تذکرہ نہیں کیا اور ابو موسیٰ نے ان کو ابن مسعود سے معلوم کیا اور ہم ان کا ذکر صرف سین میں کر چکے ہیں۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

بن شیبہ سہانی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہمارے ابو عبدالرحمن جبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں مجھے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابویسی سلمیٰ تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا اور انھوں نے جراح ابی بکر سے انھوں نے ابو عبدالرحمن جبلی سے انھوں نے عمارہ بن شیبہ سہانی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بالالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ اھم بھجی ولیمیت وہو علی کل فشی قدیر مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھتا ہے جو جنت میں لیجانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ ہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شیبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا بھگو معلوم نہیں ہے۔ سہانی سین مہلہ اور بار موحده کے ساتھ منسوب ہے سہانی طرف۔

رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن عامر بن شیبہ بن اعد بن قشیر قشیری خیلالی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی مامر کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیرین سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن شیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہے۔ شیخ یسیر کے ضد اور شیبہ بن یسیر کے فتوح اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابو نضر بن ماکولانے کہا ہے۔

رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ نخعی اور بعضوں نے کہا عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں ہو چکا لیکن عمارہ ہا کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ پنج لغزوں کا ذکر کر کے فرماتے تھے جہاں لو چار فتنے گزر چکے اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اور اہل شام۔ اور وہ عبد الرحمن بن محمد بن اشعث کی ہزیمت کے وقت ہوا۔ اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اور داؤد کے درمیان میں شام کا ایک شخص اور ہے۔

رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن عقبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی عفارہ بن لیل الدنانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ لونس بن بکر سے روایت کر کے بھگو نجرمی اور لھون نے ابن اسحق سے روایت کی اور لھون نے شہداء خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے انکی وفات ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن عقبہ بن ابی سید ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی بھائی بن ولید بن عقبہ کے ان سے انکی بیٹے مرک نے روایت کی اور لھون نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیر سے ہاتھ میں ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور آسکر دھو کر پھر آئے اور بیعت کی۔ عمارہ اور اون کے دونوں بھائی ولید اور خالد مسلمہ فتح سے پہلے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے مگر ابو عمر نے اونکی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

رسیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ

بن قیس رضی۔ ان سے ابو یزید نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور انکا ذکر عمرو بن عمیر کے بیان میں

کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جاسے گا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمیرہ رضی اللہ عنہ

ابو خراب۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا انکا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور اونکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ
حیرین سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیرہ رضی اللہ عنہ

بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابو موسیٰ بن عقیلی نے ابن
شہاب سے روایت کر کے بیان کیا۔ اور یہ انصار میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیرہ رضی اللہ عنہ

بن معاذ بن زرارہ انصاری ابو نملہ۔ بعضوں نے کہا یہ اونکا نام ہے صحابی تھے۔ یہ ذکر ابو حاتم بستی نے کیا۔ اور ابن ابی
نخیمہ نے کہا کہ انکا نام عامر ہے۔ اور انکا ذکر ہم کر چکے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیرہ رضی اللہ عنہ

ابو مسک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی حسین یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ اونھوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھو ڈالے انکا شمار ابن
بصرہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو عمر کو اوسین وہم ہو گیا ہے اسلئے کہ مرک بیٹے ہیں عمارہ
بن عقبہ بن ابی معیط کے۔ اور نیز انکا تذکرہ ابو عمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ اونھوں سے یہاں کوئی حدیث
اون سے نہیں روایت کی اور نہ اون کے بیٹے مرک کا ذکر کیا تاکہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ
دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث اون کی لکھی ہے اس سے
خاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمیرہ سلمیٰ رضی اللہ عنہ

در بعضوں نے کہا ہمیشہ بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرت نے و حمد ان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے
چچا قاسم سے روایت کی اونھوں نے و کعب سے انھوں نے اپنے چچا مبارک سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے
یزید بن نعیم سے اونھوں نے زینبہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لائے بعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جسے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو بچانا تو اسکے

معاوضہ میں ایک غلام ہو ایک غلام دیکراوس کو چھڑا لے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے ہاتھ اپنے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اسکی لونڈی سے رنایا وہ حاملہ ہوئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ کے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک تجھے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑا لے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور اسکے مولا کو ایک غلام دیدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اس کا معاوضہ ایک غلام ہو ایک غلام دیکراوس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(رضی اللہ عنہم) سیدنا عمر

جمعی۔ انکا نام ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام انکا عمرو بن حنق ہے۔ بقیہ بن ولید نے بھرا بن سعد سے اونھوں نے خالد بن معدان سے اونھوں نے جبیر بن نیر سے اونھوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے کچھ کام پتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اسکے کہ وہ مرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو علی حسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام انکا عمر جمعی ہے۔ اور ابو علی نے مالک بن سلیمان السانی سے اونھوں نے بقیہ سے اونھوں نے ابن ثوبان سے اونھوں نے کول سے اونھوں نے جبیر بن نیر سے اونھوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسکو مرے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے: ہمیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن فریح نے اور یزید بن عبد ربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے اونھوں نے جبیر بن نیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرے سے پہلے اس سے کچھ کام لینا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب وہ اس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں اسکی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ نامی راوی کی وجہ سے ہے۔

(رضی اللہ عنہم) سیدنا عمر

ابن حکم سلمیٰ امام مالک بن انس نے ہلال ابن اسامہ سے اونھوں نے عطا ابن یسار سے اونھوں نے عمر بن حکم سلمیٰ سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی میری بکریوں پر یا کرتی تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری میں نے کم پائی اوس سے پوچھا تو اسے کہا کہ اوسے بھیر دیا ہے کیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اوس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائیگی)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ اللہ کمان ہی لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں ہوں ہوں اوسے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اسکے بعد پھر لڑائی کے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات ۳۷۰ھ میں ہوئی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں امام مالک سے غلطی ہو گئی صحیح نام انکا معاویہ ابن حکم ہے۔ ابن مندہ نے اور بخاری وغیرہا کا بھی یہی قول ہے۔

رسیدنا عمر رضی اللہ عنہ

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

بن خطاب بن لیث بن عبد العزی بن ربیع بن عبد اللہ بن قرظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی - قرظی عدوی نسبت اور کنی ابو حفص تھی والدہ انکی خنتم بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ خنتم بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابو جہل کی حقیقی بہن ہو جائیگی اور پہلی روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچا زاد بہن ہونگی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے خنتم کو بنت ہشام لکھا ہے اوسے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابو جہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیگی حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابو جہل اور حارث کی چچا زاد بہن ہیں ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم خنتم کے والد تھے اور ہشام ابو جہل اور حارث کے والد تھے۔ ہشام کو جد عمر ذوالرحمن کہتے ہیں۔ اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابو جہل کی بہن کا بیٹا تھا یعنی ابو جہل ہشام کا مومن تھا ابو نعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے جو ہشام نے بیان کیا ہے کہ خنتم ہاشم کی بیٹی تھیں اسلئے ابو جہل کی چچا زاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب لسلین نہیں چلے۔

۱۲ دو الرحمین کے معنی دو نیرہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیرہ لپٹے پاس رکھتے ہوں ۱۲

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کا سب لقیل میں جا کر ملتا ہے حضرت عمر کی ولادت واقعہ قبل کے ۱۳- برس بعد ہوئی خود حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے واقعہ فجر اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر اثرات قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ اٹھی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب اون میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ درپیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاخرت کے مضامین بیان کرنا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیجا کرتے تھے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ ہلال بن سیاف نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مرد اور ۲۳ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہو گئی۔ ہم کو ابو محمد عبد اللہ بن علی بن سویدہ تکرینی نے اپنی اسناد ابو الحسن علی بن احمد بن سوہب تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اسفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہشام رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا آپ کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ قول لیکر نازل ہوئے یا ایہا النبی جبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (ترجمہ می نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ مومنین کافی ہیں جنہوں نے تیری پیروی کی) اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن سفیر نے کہا کہ حضرت عمر ۵۵ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد کہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور سعید بن مسیب نے کہا کہ ارتم کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس سے کچھ زیادہ مردوں اور عورتوں کے مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمر نے اسلام قبول کیا۔ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ امی خیرا و شخص عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام یعنی ابو جہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو طلب کرے ہم کو ابو یاسر بن ابی جہب نے اپنی اسناد عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شرح بن سبد نے بیان کیا

وہ کہتے تھے عمر بن خطابؓ کہا کہ اسلام لانے کے قبل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعرض کر نیکی کے لئے نکلا تو پتے آپ کو
 مسجد میں پایا میں آپ کے پیچھے گھرا ہو گیا آپ نے سورہ انا قہ پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر
 ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپ نے پڑھا انہ لفظوں رسول کریم و ما ہو بقول شاعر قلیلا ما تو متون (ترجمہ: یہ بزرگ رسول کا قول ہے اور
 شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپ نے پڑھا و بقول کاہن قلیلا ما تذکرون تنزیل
 من رب العالمین و لو تقول علینا بعض الاقاویل لاناخذنامنہ بالیین ثم لقطعنا منہ الوتین فاما منکم من احد عنہ حاجزین اخیسر و ذک
 ترجمہ اور وہ کاہن کا کلام ہے تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہے اور اگر تم پر کوئی
 بات افترا کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اوسکی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی اوس کا بچا بیوالا
 نہ ہو سکتا) پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عبد ابوالقاسم حسین بن ہبہ المدین محفوظ بن مصری ثعلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابوطالب علی
 بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ اونسے حدیث پڑھی جاتی تھی اور
 میں سن رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیر ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصعبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو
 ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو
 سفیان ثانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں اسحق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی اونہوں نے کہا اسامہ
 بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا اونہوں نے اونسے داوا اسلام سے روایت کی وہ کہتے تھے
 ہم سے عمر بن خطابؓ کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیوں ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت
 عمر نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کرنے والا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں
 دوپہر کے وقت کہ کی ایک کلی میں جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھے لگا اور پوچھنے لگا اے ابن خطاب کہاں جاتے ہو
 تم اپنے کو ایسا یعنی سخت مخالف اسلام خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) جو وہ تمہارے گھر میں آچکا ہے کہا ہے کیا
 اوسے کہا کہ تمہاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا یعنی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا) میں غضبناک ہو کر لوٹا اور سوچتا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو در مطلق (آدمیوں کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی لیے شخص
 کی کفالت میں کر دیتے تھے جس کو قوت ہو وہ اوسکی کفالت میں رہتے اور اوسکے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ
 میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیئے تھے پینے وہاں آکر وہ واژہ کھٹکھٹایا (اندھے) کسی نے پوچھا
 کون ہے یہ؟ لہذا ابن الخطاب اور مکان کے اندر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری

آواز سن کر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گھبراہٹ میں) وہ صحیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھولا یا
 میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اونٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون
 دیکھا تو رونے لگی اور کہا ای ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک
 تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون کتاب ہے مجھ کو دے اس نے کہا میں
 تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ظاہر ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک
 لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھوس سکتا میں اون سے جھگڑتا رہتا رہتا کہ اونھوں نے مجھ کو وہ کتاب دیدی۔ اوسین بسم اللہ الرحمن
 الرحیم میں پڑھی تو بخود ہو گیا اور کہتے اب ہاتھ سے پھینک دی جب میرا دل قابو میں آیا تو اوسین آیہ سبح للہ ما فی السموات
 والارض و ہوالعزیز الحکیم دیکھی اور جب میں المد عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پوچھتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں
 آتا یہاں تک کہ آیہ آمنو باللہ ورسولہ و النفقوا ما جعلکم مستخلفین فیہ انکمتم مومنین تک پہنچا پس میں نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہد
 ان محمد رسول اللہ پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سن کر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور المد عزوجل کی حمد کی پھر کہا ای ابن خطاب
 تم کو بشارت ہو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبیلہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ ای اللہ و شخصوں میں سے ایک سے یعنی
 عمرو بن ہشام سے یا عمرو بن خطاب سے اسلام کو قبلہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمھارے ہی لیے تھی
 پس ہم تم کو بشارت دیتے ہیں جب ان لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام
 بتا دو ان لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکٹایا کسی نے
 پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن خطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی اونکو
 جہز تھی اسوجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرات نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھولو و اگر اللہ تعالیٰ اونکو
 ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اونکو ہدایت کر دیا لوگوں نے دروازہ کھول دیا اور آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قریب آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو اونھوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف لھینچا اور فرمایا ای ابن خطاب سلام ہے آؤ ای اللہ انکو ہدایت دے میں نے کہا اشہدان لا الہ
 الا اللہ و انک رسول اللہ پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی ہو کہ کی گلیوں میں سنی گئی یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہے کہ کہہ کی تمام
 گلیاں گونج اٹھیں۔ حالانکہ اسکے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اسکے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو دکھاروں کے
 ہاتھوں مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو پھر یہی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس
 میں اپنے ناموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکٹایا اونھوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن خطاب وہ

میرے پاس آئے میں نے اون سے کہا تم کو معلوم ہو کہ میں اسلام میں داخل ہو گیا اونھوں نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے کہا ہاں اونھوں نے کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا اونھوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھکو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا میں نے کہا کچھ نہیں اور وسا، قریش میں سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اسے پوچھا کون ہے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا ہے کہا تم کو خبر ہو کہ میں اسلام لے آیا اسے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے کہا ہاں اسے کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا اسے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اونھکر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا جب میں یہ دیکھا تو میں لوٹ آیا مجھے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں اسے کہا جب لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوں تو تم فلاں شخص کے پاس جو راز کو نہیں چھپاتا ہو جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہدو وہ غل مچا دینگا اور تمھارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دینگا پس جب لوگ کعبہ میں جمع ہوئے تو میں اسی شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کیا تم کو معلوم ہو کہ میں مسلمان ہو گیا اسے بتاوا زبند پکار کر کہنا شروع کیا کہ لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام میں داخل ہو گئے پس لوگ جھکوا مارنے لگے اور میں بھی اونکو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستین سے اشارہ کر کے کہا میرے لوگو میں اپنے بھائی کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھے الگ ہو گئے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں گے دیکھتا ہوتا تھا اور میں دمارا جاتا تھا میں نے کہا یہ کچھ نہیں ہے کہ مجھکو بھی وہی تکلیف ہوئے جو مسلمان پر ہے میں خاموش رہا جب کہ لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوئے میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا میں نے ایسا کیا سنو میں نے کہا آپ کی پناہ کو میں واپس کر رہا ہوں اونھوں نے کہا اور میرے بھائی ایسا نہ کرو میں نے کہا نہیں ایسا ہی ہوگا اونھوں نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد میں باڑا اور مار کھاتا مارا یہاں تک کہ اسلام کو خدانیے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے ساتھ یونس بن کثیر سے روایت کر کے خبر دی اونھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جبکہ وہ مشرک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتار کرنے سے پہلے لے بیٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے نیچے ایک گھر میں تھے۔ عمر کو (استہ من) ختم ہو چکا پہلے اسلام لایا چکے تھے اس لیے یہ صحیح بن عبد اللہ بن اسید بن اور اسید بھائی بن بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکانے ہوئے تھے تمام نے پوچھا میری عمر کا نکالنا بارہ روز کے عمر نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے جاتا ہوں جسے قریش کے دشمنوں کو بے عقل بتایا اور ان کے مہبودوں کو گالیوں دیں اور اونکی جماعت کی مخالفت کی تمام نے کہا میری عمر قسم ہے خدا کی تم بہت سارے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔

آج کل کو عمر نے کہا میں حال کر رہا ہوں کہ تو بھی اسلام میں داخل ہو گیا اور اگر تمھیں یقیناً یہ مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو میں تمھیں سے اہل کفر سے لے کر قتل کر دوں (تمام نے جب دیکھا کہ عمر باز آئیوں نے نہیں تو کہہ میں

تم کو خبر دیتا ہوں کہ تمھارے اعتراف مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمھارے طریقہ ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون لوگ ہیں تمھارے کہا کہ تمھاری بہن اور ان کے نسوہ اور تمھارے چچا کے بیٹے عمرو بنان سے چھلے اور اپنی بہن کے یہاں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے وصحت والوں کو حاجت مندوں کا متکفل کر دیتے تھے اور جناب بن اربث کو عمر لی بہن کے نسوہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت میں کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ظہر ما انزلنا علیک لقرآن لتشتقی نازل کی تھی اسکے بعد راوی نے اسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اس میں کچھ زیادتی اور سی ہی ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمر نے اسلام لاکر کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت میں کفر کا اظہار کرتے تھے اوس سے زیادہ اب اسلام کی حالت میں ہم اسلام کے اظہار کا حق ہی پھر اگر ہماری قوم ہم پر ظلم و تعدی کرنا چاہے گی تو ہم اوس سے لڑینگے اور اگر ہماری قوم انصاف کرے گی تو ہم قبول کرینگے پھر حضرت عمر اور ان کے ساتھی مسجد میں آکر بیٹھے اور جب قریش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحاق نے کہا مجھے نفع نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو لوگوں سے پوچھا کہ اہل مکہ میں سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے والا ہے لوگوں نے کہا جمیل بن عمر حضرت عمر پہلے اور میں ہی ان کے پیچھے پیچھے چلا اور میں (اوس وقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ دیکھتا اوس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن عمر کے پاس آئے اور کہا جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور کچھ نہ کہنے پائے تھے نہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر پھیلتے ہوئے چلا حضرت عمر بھی اوس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی اپنے باپ (یعنی عمر) کے ساتھ تھا جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور لیندا اور ان سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر زین ہو گیا حضرت عمر نے اوس سے کہا تو جھوٹھ کہتا ہے میں تو اسلام قبول کیا پھر لوگوں سے حضرت عمر پر تموروش کی اور او کو مارنے لگے اور حضرت عمر بھی لوگوں کو مارنے لگے حتیٰ کہ آفتاب سردن پر آگیا (یعنی دوپہر ہو گئی) حضرت عمر تھک گئے اور لوگوں نے اوپر حملہ کیا حضرت عمر کہنے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کہو قسم ہی خدا کی اگر ہم میں سوہنے تو کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چھڑا دیتے یا ہم تمھارے لئے

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جسے حضرت عمر کو پناہ دی وہ عاص بن زائل ابو عمرو بن عاص بھی ہیں اور حضرت عمر نے او کو پناہ مومن اسوجہ سے کہا کہ عمر کی ما ختمہ ہاشم بن میسرہ کی بیٹی ہیں اور ختمہ کی ما شفا بنت عبدیس بن سعد بن تم سکیمہ ہیں اور ما کی طرف سے لوگ سب مامون ہوتے ہیں سی یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا تھا کہ یہ میرے مامون ہیں کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی زہری تھیں اس لیے حضرت عمر کے دوسرے مامون کی نسبت بہت حضرت عمر کو باہر لگا کر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابو جہل تھا پس اون لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی بہن ہیں ابو جہل حضرت عمر کا قبیلہ مامون ہو گا اور ان لوگوں کے قول کی بنا پر

جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی والدہ ابو جہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابو جہل حضرت عمرؓ کا وپسا ہی مامون ہو گا جیسا اوپر بیان ہوا ہے یعنی مکینہ کے سب مامون ہوتے ہیں حضرت محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمرؓ کا اسلام لانا کشتہ میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجازت خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خردی وہ کہتے تھے ہکو حسن ابن علی نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حزرہ یعقوب ابن مجاہد نے بیان کیا انھوں نے محمد بن ابیہم سے انھوں نے ابی عمر و ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے سے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کا نام فاروق کسے رکھا عائشہؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خردی۔ حاتمہ کوزیر اور زوارہ معجمہ ساکن اس کے بعد راہ مطہ پھر تھا۔

ہکو محمد بن سعد نے خردی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن محمد الرقی کی نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن حسن نے ابوب بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی۔ ابن شہاب نے کہا ہکو خیر ہوئی ہے کہ سب سے پہلے اہل کتاب نے حضرت عمرؓ کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم سین بن ہبہ السدین محفوظ بن مصری دمشقی نے خردی وہ کہتے تھے ہکو شریف ابوطالب علی بن حیدر بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین ابن حسن بن محمد اسدی نے خردی وہ کہتے تھے ہکو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء معیصی نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خنیمہ بن سلیمان بن حیدر نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ بن انہی ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے یزید ابیہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے ہکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو ہریرہ شہید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابوسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مرویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالسہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یحییٰ بن عبدیور فضل بن دکن نے بیان کیا یہ سب کہتے تھے ہم سے مسر نے قاسم بن عبدالرحمن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے

عبدالمدین سے سونے کہا کہ تم کا اسلام لانا ایک نسخہ تھا اور انکی ہجرت ایک نصرت تھی اور انکا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافروں سے لڑتے تب کافروں نے ہکو چھوڑا اور ہم کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مزدویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن علی حمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہریر نے عمر بن سعید سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے مسروق سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربیع سے انھوں نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آئینہ کے شخص کے تھا کہ اس سے قوت ہی زیادہ ہوتی جاتی تھی پھر جب حضرت عمر شہید ہو گئے تو اسلام مثل ایک جانے والے شخص کے ہو گیا کہ اس سے دوزخ زیادہ ہوتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہکو عبدالوہاب بن ہبہ المدد قاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بطور اذکار کے بیان کی ہجرت

وہ کہتے تھے ہم کو ابو احسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو روق احمد بن محمد ابن بکر ہزانی نے مصر میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمدین قاسم املی نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عقیل بن خالد سے انھوں نے عمر بن علی بن عبدالمدین عباس سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے عبدالمدین عباس سے روایت کی ہے کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ ہاجرین میں سے کسی نے چھیکر ہجرت نہ کی ہو مگر عمر بن خطاب نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار لے گئے میں لٹکانی اور کمان و دوش پر لگائی اور تیر ہاتھ میں لئے اور نیزہ بند کئے ہوئے کعبہ کے پاس گئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گرداگرد موجود تھا مگر حضرت عمر نے تلکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آکر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ایک سے دو وارتہ پڑھے اور ایک ایک دروازہ پر پڑھے ہو کر لوگوں سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسکی ما اوس کو روئے اور اوس کا بیٹا تم کرے اور اسکی زوجہ بیوہ ہو جائے تو اوس کو چاہیے کہ اس وادی کے اوس پار ہم سے ملے۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے ساتھ صرف وہی لوگ ہوئے جو ضعیف اور کمزور تھے اور انکو اپنے تعلیم اور ہدایت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہکو سعید بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع نے عبدالمدین عمر سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ عمر بن خطاب سے روایت کی انھوں نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو ہم نے اور عیاش

بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ نبی غفار کے چشمہ کے پاس ہم سب میں اور جو شخص ہان
 آوے تو اس کے ساتھی اور چھوڑ دین پس ہم اور عیاش بن ربیعہ وہاں آئے اور ہشام تک پہنچے جو ثمانہ بن جریس
 اور ہم لوگ مدینہ چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن سراقہ اور عثمان بن حذافہ
 اور سعید بن زید بن عمرو بن نضیل اور واقد بن عبد اللہ اور نعولی بن ابی نعولی اور ہلال بن ابی نعولی اور عیاش بن ابی ربیعہ
 اور خالد بن بکیر اور ایاس بن بکیر اور عاقل بن بکیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن رفاعہ بن حذافہ کے یہاں اترے
 بلکہ ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن ہان نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہم کو ابو محمد حسن بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر قطیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن احمد نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عمرو بن محمد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے
 باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل بن ابی اسحاق سے
 روایت کر کے بیان کیا انھوں نے براہین عازب سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہماجر بن مین سے سب سے پہلے ہمارے
 پاس مصعب بن عمیر بنی عبد المطلب کے بھائی آئے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی نضر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب مغازی رفتے
 ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا انھوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ
 جہاد و زمین شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر۔ احد
 خندق۔ بیعت الرضوان۔ پیسہ فتح۔ حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کفاروں پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل کر کے
 پاس بھیجا چاہا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ساتھ جو سنت عداوت جھکوبی وہ قریش کو
 معلوم ہوا سوائے اگر وہ موقع پائیں گے تو جھکوکو قتل کر ڈالیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا
 بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

بلکہ ابو جعفر بن سعید نے اپنی اسناد یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بار تشریف لیجانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی نزار کی طرف پہلے
 تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آج کو خبر ہوئی کہ قریش اپنے قافلہ کو چانے کیلئے آ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کرنا اور

حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا جس کا قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر اہل باب میر نے کہا ہے کہ
بنی عدی بن کعب میں سے جو نوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے بنجر اوٹے عمر بن خطاب بن نفیل بھی بنی اسد میں کچھ اختلاف
ہیں کیا گیا اور حضرت عمر جنگ احد میں بھی شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہکوی علیہ السلام نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن کثیر سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی
وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا
ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہوگی اسی پہل عالی ہو یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے فرمایا اسی عمر اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (سفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ
سب سے بزرگ اور برتر ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں۔ ہماری طرف کے مقتول سنت میں ہیں اور تمہاری طرف کے مقتول دوزخ
میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر ہاتھ پائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے
فرمایا جاؤ دیکھو کیا کتا ہے حضرت عمر اس کے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اسی عمر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد کو
مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ تیری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قیس سے زیادہ
پہلے ہو کیونکہ ابن قیس نے اون لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم اہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن

احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے ابو بکر بن مردیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت
کر کے بیان کیا اور انھوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے
ایک پل میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پل میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہوگا یعنی اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انھوں
نے کہا خدا کی قسم عبداللہ نے اس سے بڑھ کر کہا ہے میں نے پوچھا کیا کہا جو انھوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو علم کے
دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے۔ ہکوی اسماعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے
تھے ہم سے یقیناً نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا اور انھوں نے زہری سے اور انھوں نے
حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا
کہ میں نے روایا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دو دھاک بچھو دیا گیا۔ میں نے اس میں سے پیالہ اور باقی عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ اسکی کیا تاویل ہو چکی ہے فرمایا علم ہو کہ ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے اجازت نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن محمد بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر احمد بن عبدالعزیز جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوساب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبد الملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتا تھا اونھوں نے فیصد بن جاہر سے روایت کی وہ کہتے تھے نہ اکی قسم سے ابو بکر صدیق سے زیادہ کسی کو بعیت پر حیم اور دم دل نہیں دیکھا اور نہ عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الہی میں فقیہ اور حدود الیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا اور نہ عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو با حیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازت نہرومی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر بن مرزوقی نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن بن ہندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حربی نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید ماتم بن حسن شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے قیس بن ابی ہازم سے روایت کی اونھوں نے کہا طلحہ بن علیہ المعنی سے کہ عمر بن خطاب نے اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنا لیکن وہ ہم سے زیادہ ہستے دنیا میں اور ہم سے زیادہ زاعب تھے آخرت کے۔ کہا اور ابو جہر دی ہمارے سے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی مرقی سے کہتا ہے بیان کیا اور ابوسعود صہبانی نے اون سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابویسحاق حافظ نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن حریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن مغزو سی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے وہم ہی خدا کی حضرت عمرؓ ہم یہاں ہجرت میں مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے اون کو ہم پر فضیلت تھی وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زیادہ تھے ہم کو ابن ابی جبہ نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن نبیہ نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن جوہری نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن حبیبہ اور ابو بکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے نہرومی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن بنیرہ نے ثابت سے روایت کر کے نہرومی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پنی لوڑ کا تو اسکی رعادت تو جاتی رہی مگر اسکی پا داہن باقی رہی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہید ایک شخص کو پیدا دے اور اسکو پی لیا۔

ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم نے نبی کو ہمارے باپ نے خبر دی دیکھتے تھے کہو ہمارے باپ نے خبر دی دیکھتے تھے کہو اسمعیل بن احمد ابوالقاسم نے خبر دی دیکھتے تھے کہو ابوالحسن بن بن قنور نے خبر دی وہ کہتے تھے کہو ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہو عبداللہ بن محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن ابی نعیم نے خبر دی یہ یحییٰ بن عبدالملک بن سلامہ ابن یحییٰ بن ابی انہوان نے کہا انہوں نے کہا انہوں نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ تھا آپ کو ایک شخص ملا اسے کہا کہ میرے امیر المؤمنین میرے ساتھ چلے اور فلان شخص پر میرا انصاف کیوں نہ ہو کہ اسے مجھ پر ظلم کیا ہے حضرت عمر نے درہاؤٹھایا اور اس کے سر پر مار دیا اور کہا تم لوگ امیر المؤمنین کو بلاتے ہو حالانکہ وہ خود بخود اسے کاموں کے لئے استدعت ہیں سنتے کہ جب وہ مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول ہوتے ہیں تب بھی اس کے پاس آکر فریاد کرتے ہو۔ وہ شخص ملامت کرتا ہوا لوٹ کر چلا حضرت عمر نے اسکو دہرا کر وہ اس کے سامنے ڈال دیا اور فرمایا تو اپنا قصاص لے لے اسے کہا نہیں میں خدا کے واسطے اور تیرے واسطے درگزر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا ایسا نہیں ہو بلکہ خدا کے پاس اجر پانے کے لئے خدا کی واسطے درگزر کر اسے کہا میں خدا کے واسطے چھوٹے دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر بعد پھر آیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھا اور کہنے لگا امیر ابن خطاب تو پست تھا خلیفے نے چھکوں بنا گیا اور سگڑا تھا خلیفے نے چھکوں ہریت کی اور دلیل تھا خلیفے نے تجکو عزت دی پھر تجکو لوگوں پر حاکم بنا یا لیکن ایک شخص تیرے پاس داؤد خواہی کے لئے آیا اور تیرے پاس کو مارا کل کو جب تو خدا کے پاس جاسے گا تو خدا کو کیا جواب دے گا۔ انہیں کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں حضرت عمر اپنے کو استقدر ملامت کرتے تھے کہ ہوں یقین ہو گیا کہ تمام زمین والوں سے آپ بہتر ہیں۔

کہا اور ہمارے باپ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر محمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن بن ہندی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہو عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن ورد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر نے اپنے ساتھیوں کو کھانا کھانے کے لئے رکھا تھا کہ غلام نے آکر کہا عقبہ ابی فرقد دروازہ پر کھڑے ہیں حضرت عمر نے انکو آنے کی اجازت دی جب وہ آئے تو حضرت عمر کے آگے روٹی اور زیت دیکھا حضرت عمر نے فرمایا امی عقبہ غریب آؤ وہ قریب گئے حضرت عمر نے اس کھانے میں سے کچھ انکو دیا عقبہ اسکو کھانے لگے تو وہ ایسا بدمزہ تھا کہ عقبہ اسکو نکل نہ سکے اور کہنے لگے امیر المؤمنین کیا آپ کے لئے مائدہ نہیں ہی اپنے کہا کیا تمام مسلمانوں کے لیے یہ ہو سکتا ہے عقبہ نے کہا نہیں خدا کی قسم اپنے فرمایا اشوس ہو تمہاری عقبہ کیا تم پر چاہتے ہو کہ میں دنیاوی زندگی میں مزد دار کھانا کھاؤں۔

محمد بن سعد نے کہا کہو ولید بن اعرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب ایک مرتبہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آئے حفصہ نے آپ کے سامنے شور مچایا اور اس میں زمین

والدی حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اسکو ہرگز نہ کھاؤنگا یہاں تک کہ خدا کے پاس چڑھاؤن (یعنی مرتے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر کے دونوں مونڈھے کے درمیان کرتے ہیں چارہ پوند دیکھے۔ اور ہکو کئی آدمیوں نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الفضل بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبد الرحمن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جری سے روایت کر کے بیان کیا اور انھوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا رومی جبرہ کرتے اور ایک ازار پہنتے تھے جس میں چہرے کا پونڈھا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ہکو ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن سراہ بن علی نقیہ اور ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العزا اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صالح بن ثنا خسر و کلثوم وغیرہ سے اپنی اسناد محمد بن اسمعیل بن جعفر بن محمد بن ابو سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل بن ابی شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو ہریرہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے کوچہ میں دیکھا ناگہا دیکھا ہوں کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف وضو کر رہی ہو میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے اور سے کہا عمر کی واسطے میں عمر کی غیرت یاد کی اور چپے لوہا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کرؤنگا۔

کہا اور ہم سے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا اور انھوں نے ابی سلمہ سے اور انھوں نے صالح سے اور انھوں نے کیسان سے اور انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے ابی امامہ بن سہل سے روایت کی اور انھوں نے ابو سعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کے جاتے ہیں وہ لوگ پیرا ہن پہنے ہوئے ہیں کسی کا پیرا ہن سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے کہ اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کے گئے اور لگا پیرا ہن اس قدر لمبا تھا کہ زمین پر ٹوٹنا تھا سنا ہونے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہے اس کی کیا خبر ہے آپ نے فرمایا پیرا ہن سے مراد دل ہی

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکمو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطار دی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم حریف نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے علیہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دینگے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہے اور بیشک ابو بکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

ہم کو ابو البرقات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکمو ابو العشاء عمر بن خلیل ابن فارس قمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکمو نقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مہیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکمو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکمو ابو الحسن خلیفہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو قلادہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن زکریا نے نصرانی عمر خراہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عمرہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرا سے جب وہ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ کچھ نبی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعید اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہکمو ابو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابو یحییٰ بن ابی ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلیٰ بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عباس نے بیان کیا انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہکمو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکمو ابراہیم بن ابی غیس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ ابن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے بھی سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابو بکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے سوا ہر نامہ اولیں اور آخرین میں سے پیران اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو اسکی خبر نہ کرنا

ہم کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بخیر ہی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن
بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خاربہ بن عبد اللہ نے مانع سے روایت کر کے
بیان کیا انھوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے
حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کر دیا۔ اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اوہین و گون نے مشورہ
دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر یہ کہ اوہین حضرت عمر کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ قیران بدر کی سبت جب
عمر نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا اور اوہین نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل کی **لَا تَأْتِيكُم مِّنَ السُّعُوطِ لَكُم فِيمَا أَخَذْتُم مِّنْهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ**۔ اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمر کی رائے
کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہجو ابوعیسیٰ نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن شہابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حارث نے روایت
کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے ابو بکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ (یعنی از بہترین انسان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)
ابو بکر نے فرمایا تم پہنچتے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہیں طلوع ہوا
(یعنی عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)۔

کہا اور ہجو ابوعیسیٰ نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیو بن شریح سے
روایت کر کے بیان کیا انھوں نے بکر بن عمرو سے انھوں نے مسدد بن عمار سے انھوں نے غنیم بن عامر سے روایت
کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوگا تو میرا خطاب ہوگا۔

کہا اور ہجو ابوعیسیٰ نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے
روایت کر کے بیان کیا انھوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (و دیا ہے) جنت
جنت میں داخل ہونا ناگاہ میں ایک محل سونے کا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا ہے
نیاں کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہونگا پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب۔

کہا اور ہجو ابوعیسیٰ نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن حسین بن داؤد نے خردی
وہ کہتے تھے ہم سے ہارث سے ہارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن بربد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہرید کوستا

۱۰ ترجمہ اگر خدا کی طرف سے کتاب نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہوا وہین تمہارے لئے نذاب عظیم ہے۔

وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک جیشیہ لوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجا دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر کی تھی تو بجا لے ورنہ نہیں اس لوٹھی نے دف بجانا شروع کیا اتنے میں ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے تو اس لوٹھی نے دف نیچے رکھ لیا اور اسی پر بٹھ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہو میں بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمر جب تم آئے تو اسے دف کو چھپا لیا۔

کہا اور ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگلی امتوں میں محدث ہو کر تھے اور میری امت میں اگر محدث ہو گا تو عمر بن خطاب بن - ہکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جاشع بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہم بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح کا پیغام بھیجا دن لوگوں نے نامنظور کیا اور مغیرہ بن شعبہ نے جو اس قوم میں نکاح کا پیغام دیا تو ان کے ساتھ نکاح کر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کو نامنظور کیا جس سے بہترین پر کوئی نہیں ہو۔

کہا اور ہکو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبدالرحمن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ابن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بفر بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر کا ذکر بہت کیا کر و کیونکہ جب ان کا ذکر کرو گے تو عدل کا ذکر کرو گے اور جب عدل کا ذکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گے۔

کہا اور ہم کو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمدین اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر صالح نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حراث بن سائب نے میمون بن مهران سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے ابن عمر سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن والی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے خطبہ میں پلا کر کہا ساریہ بن حصن اجبل اجبل من استری الذب ظلم ایسے پھاڑ کی طرف آجاو جسے بھیرنے سے نگہبانی چاہی اوستے ظلم کیا یہ سکر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف منہ دیکھنے لگے حضرت علی نے کنائمہ کا کلام سچا ہوتا ہوا خدا کی قسم جو کچھ عمر نے کہا ہوا اس سے کچھ نہ کچھ ضرور توجہ نکلیگا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو اپنے کیا تھا یا ساریہ اجبل اجبل من استری الذب ظلم حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا میں نے یہ کہا تھا حضرت علی نے کہا ہاں کہا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا جو حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھڑکتے دیکھ کر پس پھسے وہ کلام نکل پڑا جو میں نے اس واقعہ کے ایک ماہی فتح کی بشارت لیکر قاصدا آیا اوستے بیان کیا کہ اسی جمعہ کو اسی وقت ایسا آواز سنی جیسے حضرت عمرؓ نے سنا۔ ربین یا ساریہ بن حصن اجبل اجبل من استری الذب ظلم کیا یہ آواز سکر پہلوگ پھاڑ کی طرف پھیر گئے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابو بکر بن علی بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا اور وہ کہتے تھے ہم سے ابو عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن مانع نے ابی حسان یحییٰ سے روایت کر کے بیان کیا اور وہ کہتے تھے اپنے باپ سے روایت کی اونھوں نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ رحم کر کے اونھوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ہم سے کر دیا اور ہجو دار الحجۃ میں لائے اور ابی مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطابؓ پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کسی تلخ معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمعیل ترذبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید زشتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے روح سے اونھوں نے ابی سلمہ سے اونھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر سوار ہو گیا بیل (بکرم انہی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری سکے۔ یہ نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کھیتوں سے لینے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں نے بیل کے بوسنے پر تعجب کر کے کہا یہ جان اللہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر شہادت دیتا ہوں اور ابو بکرؓ کو ابھی نیت ہیں حالانکہ جس وقت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبدالرحمن صنعانی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عطا سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن تمام لوگوں پر عموماً نازل کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً نازل کرتا ہے۔

ہکو ابو الفضل عبدالمدین احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد جعفر بن حسین برہج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برہجانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نضر مسعودی نے ابو نضل سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبدالمدین مسعودی نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اول کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے اونکے قن کا مشورہ دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من الصدیق لم سکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوسرے حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر وہ میں رہیں اسپر زینب نے کہا اور ابن خطاب تم ہم پر حکم کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی واذا سالتموهن من متاعا فاسالوهن وراہن حجاب (ترجمہ جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پر وہ کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی اللہم اید الی السلام بعمر الامیر اللہم سے اسلام کی تائید کر اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابو بکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہکو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو طالب علی بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن کاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علانی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمار سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے منہال سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے سوید بن غفل سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گزرا وہ لوگ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور اونکی منقصدت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا امیر المؤمنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گزرا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو گالیان دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابو بکر اور عمر کی برائی ہے تو ہرگز اونکو یہ جرات نہوسکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذ اللہ میرے دل میں ابو بکر اور عمر کی سوا چھائی کے ذرا بھی برائی نہیں ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابو بکر درابھی برائیوں میں رکھے اسکے بعد حضرت علی روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے

اور آپ کے استفسار سو جباری تھے کہ آپ کی داڑھی تر تھی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلوغ خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور ہزار ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اور ہر سزا دینے کو تیار ہوں قسم ہی خدا کی ابو بکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی و دوست رکھتا ہوں اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو ناجرا اور بدکار ہوگا ابو بکر اور عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو پار سے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الحسن حلی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر خلیفہ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زرق سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبد الجبار بن خیر و ابو اسحاق بن عبد الجبار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عباد نے عونت سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کرو اور سنی جزا جنت ملیگی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کرو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کرینگے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہوگا اعرابی نے کہا انہی کی قسم میں اسی طرح گزار دوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہوگا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہوگا اور جس سے سوال کیا جائیگا وہ یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے فلام سے کہا کہ اسکو میرا کر تا دیدے اور فرمایا قسم ہی خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر ابن خطاب ایک رات کو گشت کرنے کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اسکے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ایک ہانڈی میں پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے اللہ کی بندی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوکہ سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ یہ ہانڈی میں آگ پر کیوں رکھی ہے اور اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھرا کر جوش دیتی ہوں اور ان لڑکوں سے یہ حیلہ کرتی ہوں کہ اسپن آٹا اور روغن ہو لیٹھی کھانا پک رہا ہے یہاں تک کہ یہ لڑکے سو جاتے ہیں حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دارالصدقہ میں آئے اور ایک بوری لیکر اوس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ دوسرے چیزیں بھر کر کہا اے اللہ کی قسم مجھ کو اٹھا دے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین میں اسکو اٹھا کر لپٹاؤنگا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اے اللہ کی قسم میں ہی لپٹاؤنگا کیونکہ آخرت میں بھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اسکو اپنے کندھے پر اٹھا کر اوس عورت کے گھر میں لائے اور اوس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر رکھنے لگے اور اسکو ہاتھ سے چلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ بھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی

یہ دیکھا کہ آگ چوٹ میں دسوان اپنی وارسی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے اون لڑکوں کو کھلایا یا شاٹک کہ آسودہ ہو گئے پھر آپ اون لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب دوڑ کے کھینے اور خشنے لگے تو آپ دربان سے پتے اور مجھے پوچھا اور اسلم تم جانتے ہو کہ میں کیوں اون لڑکوں کے سامنے لیٹ گیا ہے کیا نہیں آپ فرمایا میں اون لڑکوں کو روکنا ہوا دیکھا تھا پس میں نے نہیں پسند کیا کہ اون لڑکوں کو ہشتا ہوتے یعنی بغیر چھوڑ کر چاہا ہوں اسوجہ سے یہ ایسا کیا اور جب وہ خشنے لگے تو میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما صلوات اللہ علیہما
 ہجو محمد بن محمد بن سرا یا وغیرہ نے اپنی اساتذہ کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالمہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن سالم سے۔ روایت کر کے بیان کیا ابو بکر نے عبدالمہدی سے روایت کی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک چاہ پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہے کھینچ رہا ہوں پھر ابو بکر نے اس ڈول سے کھینچا اور خدا کی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور ڈول بہت بڑا ہو گیا اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ اس میں کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کناہہ بیٹھ گئے یہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی خلافت میں شہر و ن پر فتح دی اور مسلمانوں کو کفاروں سے استغناء بکثرت مال نعمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناو گے تو انکو امر الہی اور نیز امر دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہجو ابو رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید سلیمان نے خبر دی اور ہجو ابو بکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مردہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو صالح فرانس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق فراری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کیل سے روایت کر کے بیان کیا ابو بکر نے ابی زرعہ یا زید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غنفلہ جعفی حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں اوکے پاس آئے اور کہا امیر المؤمنین میں کچھ لوگوں کے پاس گئے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ادنیٰ شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ وفات قریب آیا تو اپنے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جنہر ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود نے وفات دی تو پچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دینگے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابو بکر صدیق نے انکار کیا اور

تہا اپنی راہی کو نب صحابہ کی راہ پر ترجیح دی اور کہا خدا کی قسم اگر وہ لوگ خدا اور رسول کی مقرر کردہ زکوٰۃ سے ایک سہی بھی نہ دینگے تو میں اونسے اوسی طرح لڑوں گا جس طرح نماز کے چھوڑنے پر پھر سب مسلمانوں نے بخوشی بیعت کی اور عبداللہ شہاب کی اولاد میں سے سب سے پہلے میں سہنت کی حضرت ابو بکر صدیق دنیا سے بالکل بے تعلق تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سیرتیں آپ میں موجود تھیں، ہم لوگ آپ کے کسی حکم سے انکار نہیں کرتے تھے جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمر خلافت کے زیادہ لائق ہیں اور اگر خلافت کے بارہ میں یگانگت کا خیال ہوتا تو حضرت ابو بکر اپنے بیٹے کو خلیفہ بناتے پھر آپ نے حضرت عمر کو خلیفہ بنانے کے بارہ میں مسلمانوں سے مشورہ لیا بعض مسلمان راضی ہوئے اور بعض مسلمانوں نے کہا کہ آپ پہلو گون پر ایسے کو امیر بناتے ہیں جو آپ کی زندگی میں ہم پر نہایت سختی کرتے ہیں آپ خدا کو کیا جواب دینگے حضرت ابو بکر نے کہا کہ جب میں خدا کے پاس جاؤں گا تو کوئی کہے گا کہ امیر سے پروردگار نے مسلمانوں پر ایسے شخص کو امیر بنایا جو سب سے بہتر تھا انگریزوں نے حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو امیر بنایا پھر حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کے تمام احکام ہم پر قائم رکھے اور ہم لوگوں نے اونسے کوئی خرابی نہیں دیکھی آپ سے ہر روز دین و دنیا کی ترقی ہوتی رہی خدا نے آپ کو زمین پر فتوحات دیں اور آپ کی وجہ سے شہر آباد ہوئے آپ خباکی باتوں میں کسی کی ملامت کا خیال نہ کرتے تھے حق اور عدل میں آپ کے نزدیک دور اور نزدیک واسطے سب برابر تھے خلیفہ اپنے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا تھا حتیٰ کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی زبان پر روح القدس کی آواز تھی اور بلاشبہ آپ کی اجابت کرتے تھے۔

کہا اور یوں کہ وہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن قاسم بزار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عبدالرحمن ہاشمی نے عبدشیرت روایت کر کے بیان کیا انھوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی حسرت بن نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر اور عمر کو امتیاست تک کے بادشاہوں کے لیے اجت بنایا جو خدا کی قسم وہ دونوں بہت سارے گئے اور اپنے بعد انوں کو سخت مشقت میں ڈال گئے اور انکی یاد امت کو غمگین کرتی ہو اور سر ریز کر لے موجب طعن۔

ابو عبد اللہ ابان بن مہبہ اللہ نے بطور افن کے خبر دی وہ کہتے تھے بکرو ابو بکر محمد بن عبدالہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے بکرو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے بکرو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے بکرو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے بکرو حسین بن نعم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر عبداللہ بن ابی سہرہ نے عبد الجید بن سہیل سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی ہاشم بن عبدالرحمن سے روایت کی وہ خبری سند محمد نے

کہا اور تم کو عمر بن عبد السلام نے ابی نصر سے روایت کر کے خبر دی اور انہوں نے عبد السلام سے روایت کی کہ جب ابو بکر
 صدیقؓ پہنچا رہے تو عید پر انہیں یعنی ابن عوف کو بلایا اور ان سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبد الرحمن نے کہا آپ ہم سے
 وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابو بکر صدیق نے عثمان بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کا حال
 پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہے
 اور ہمیں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابو بکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن جابر وغیرہ کو بلا کر مشورہ لیا اس پر انہوں نے کہا
 کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سب سے بہتر جانتا ہوں اور ان کا باطن اس کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر وہاں دیگر صحابہ نے عبد الرحمن
 اور عثمان کا ابو بکر صدیق کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابو بکر کے پاس آئے اور ان میں سے کسی نے کہا ای ابو بکر جب
 خدا سے تعالیٰ تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کر لگا تو کیا جواب دے گا کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابو بکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر
 بیٹھا اور لوگوں سے آپ کو بیٹھا یا تو اپنے فرمایا کہ لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلائے ہر میں خدا سے کہو گا کہ اس پر دروغا رہنے ایسے شخص کو
 خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہ حضرت ابو بکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا کہ بسم اللہ عبد الرحمن الزہم یہ وہ عہد ہے جو ابو بکر بن
 ابراہیم نے دینا سے دارا آخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک پیٹنے کے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ
 ان کا حکم سنا اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو ان کے ساتھ میرا ہی خیال ہو اور اگر بے جا دین تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کری
 اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں رکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور دعا کی رحمت ہو یہ لکھ کر حضرت ابو بکر نے
 وہ سپر فرم کر وہی حضرت عثمان وہ نہری تحریر لیکر باہر آئے اور ان کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسید بن سعید قرظی بھی تھے حضرت عثمان
 کے لوگوں سے کہا کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ
 بھی کہا کہ میں نے اس شخص کو جان لیا اب میں نے اس کے لئے سے کہا کہ وہ عمر بن الخطاب کو سب لوگوں نے اقرار کیا اور
 راضی ہو گئے اور سبہوں نے بیعت کر لی ان کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور جو کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی
 پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابو بکر باٹھا اٹھا کر یہ دعا کہنے لگے اے میرے بھائی یہ کام مجھ کو لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے لکھو
 لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا ایسے میں ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے تو سب لکھ کر لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا
 جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صلح بن کیسان نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے پہلے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس
 مرض موت میں آئے اور سو وقت آپ کو کچھ افاقہ تھا عبد الرحمن نے کہا بھائی اس قدر کہو صحت ہو ابو بکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انہوں نے
 کہا ان ابو بکر نے فرمایا اس حالت میں بھی مجھ کو نہایت شدید درد ہے اور اگر وہ مہاجرین جو صدر مدینہ لوگوں سے مجھ کو پوچھا ہے وہ اس

میرے در سے بھی زیادہ سخت ہو کیونکہ تمہارا ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہے لیکن تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور دشمنانگ ہو اور یہ چاہتا ہے کہ خلافت میں اوسے کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آ رہی ہے لیکن وہ آتی رہے گی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنا کر شروع کر دو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہوگی جیسے بھول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہے۔

ہکو ابو محمد بن ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی عینیہ نے صلت بن بہرام سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیار ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا اے لوگو میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اوپر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اوس وقت راضی ہوئے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہکو ابوالقاسم حسین بن ہبہ البدین محفوظ بن مصری ثعلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان ابن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبدالحمید ہمرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبدالنثار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن بن عبدالقادی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے انھوں نے اپنی وادی ثمنا سے روایت کی۔ یہ ثمنا اول ہجرت کر نیوالیوں میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آئے تو انکے پاس ضرور جاتے تھے ابی خثیمہ نے کہا کہ میں نے اپنی وادی ثمنا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیر المؤمنین کب سے لکھا گیا انھوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دشمن اور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تاکہ میں ان سے لوگوں کے حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس ٹھہلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المؤمنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اہمادت طلب کرو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا

خدا کی قسم تم نے حضرت عمرؓ کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر بن اور ہم لوگ مومنین بن پھر بن حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنین جب حضرت عمرؓ نے اسکے بابت دریافت کیا تو میں نے کہا یا امیر المومنین عراق کے عامل نے عدی بن حاتم اور لبید بن رباح کو یہاں بھیجا وہ دونوں جب یہاں پہنچے تو اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس تھلا کر میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ چار سے واسطے امیر المومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو میں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ حضرت عمرؓ امیر بن اور ہم سب لوگ مومنین بن۔ اسکے پہلے (فرمان و نامہ وغیرہ میں) یہ لکھا جاتا تھا میں عمر خلیفہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیر المومنین۔ بعضوں نے کہا ہرگز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ کو یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا تھا اور مجھ کو یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے مگر اس میں طوالت ہی تم سب لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (ابن امیر المومنین کسا تھا یہی مناسب ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئیں اور آپ نے بہت تمسخر آباد کئے عراق شام مصر جزیرہ۔ دیار بکر۔ آرمینیا۔ آذربایجان۔ آرائیہ۔ ہندوستان۔ بلخ فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپ ہی نے فتح کئے خراسان کی بابت اختلاف ہی بعض کا قول ہے کہ اسکو بھی حضرت عمرؓ ہی نے فتح کیا تھا مگر آپ نے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمان نے فتح کیا اور بعضوں کا قول ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسکو نہیں فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر عطا و بخشش کرتے اور اپنی کو بیت المال میں شل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اس کے درجہ کے موافق تہہ دیا پس اہل بیت کو آپ کے پاس جانے میں سب لوگوں پر اولیت تھی اور اہل بدر میں سے حضرت علیؓ کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطا میں بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم اور بنو ہاشم کے پہلے درج کے تھے پھر ان کے بعد ان لوگوں کے نام تھے جو یہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے و علی بن ابی القیس۔

ہجو قاسم بن علی بن حسن نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضالویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہجو ابو بکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ابو بکر حیرى نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ابو العباس الصہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہجو ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے شافعی نے کہا ہجو ہمارے ہم نوا بن علی بن شافع نے کسی نفع یعنی محمد بن علی بن حسن یا کسی دوسرے سے روایت کر کے خبر دی وہوں نے

عثمان بن عفان کے شمار سے روایت کی دو کتب تھے جو ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمان کے پاس ونگ
مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دوپٹے بانٹنے جا رہا ہے اور پیش کیوجہ سے زمین پر اس کے پیر جے
جاتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص جو سیتا دیکھا ہوش کیا ایک شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے
دوپٹے سے جا رہا ہے پھر جب وہ شخص او قریب آیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اب دیکھو کون شخص جو سیتا دیکھا تو حضرت عمر
بن خطاب تھے یہ حضرت عثمان سے عرض کیا کہ تو امیر المؤمنین ہیں حضرت عثمان کھڑے ہو گئے اور دیکھنے کے لیے دروازے
سے سر نکال کر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمر سائے آئے تو حضرت عثمان نے اون سے پوچھا کہ آپ
اس وقت کیوں نکلے حضرت عمر نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرائی کے لیے یہ آگے چلے گئے اور اون کے یہ دوپٹے پیچھے
پھوٹ گئے یہ پتا ہوا کہ انکو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پہنچا دوں کیونکہ ٹھکڑے ہوئے ہوں کہ اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو
مجھے اللہ تعالیٰ باز پرس کریگا حضرت عثمان نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ سایہ میں ٹھہریں ہم آپکا کام کرینگے حضرت
عثمان نے کہا یا امیر المؤمنین آپ پانی کے قریب سایہ میں آکر ٹھہریں ہم آپکا کام کرینگے حضرت عمر نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے رہو
اور اسکے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قومی این کو دیکھنا چاہتا ہو وہ انکو دیکھے۔

سری بن جی نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن منصور کلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابو بکر عدیسی سے
روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت
آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علی ان کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں اون سے کہتے جاتے جو حضرت عمر کہتے
تھے اور حضرت عمر نے باوجود سخت گرمی کے دن پونیکے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں
ایک کی تہہ باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹ مانہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور
اونکی عمر میں کہتے تھے حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ میں تین حضرت شعیب علیہ السلام کی بڑی کا یہ
قول سنا جزان فیہ من استبرقتہ الخیر المیزان یعنی بیشک بہتر مزدور قومی این جو پھر حضرت علی نے حضرت عمر کی
طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قومی این ہیں۔

جھکاؤنی آدمیوں سے اجازت ابو غالب بن ہاشم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جہا ابو علی حسن بن محمد بن محمد بن خلف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو حسین
محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہا محمد بن یحییٰ نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی
بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ منہم اجمعین سے اور اون سے دونوں میں محمد بن یحییٰ نے روایت کی اور حضرت علی نے فرمایا کہ

کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ اولھون نے ہمارے مسجد میں روشن کر دین۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی اولھون نے نبی اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے گئے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں لگا سب کر لیا بلکہ چھبیا اترتے تھے تو کسی درخت پر چادر یا چرسہ تان دیا جاتا اوس کے سایہ میں ٹھہرتے تھے۔

سوی بن ابیہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے اولھون سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب سے ایک مہر بھیج کیا اور اوس میں دینہ سے مکہ تک ایک سو تین سو درہم خرچ کئے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اپنے خلیفہ نہیں بنائے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں امرات کرین۔

ہم کو محمد بن ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہارس باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن نبائے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہکو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابن المبارک نے الیٰک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ اپنے نفسوں کا خاسبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہے اور اپنے نفسوں کو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیا جاوے اور قیامت کے لئے سامان مہیا کر لو اوس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمھارا کوئی راز مخفی نہ رہیگا حضرت عمر کی سیرت میں نہایت ہی عجیب باتیں ہیں جنکی احادیث اوس شخص کو ہو سکتی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اللہ تعالیٰ اذن سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے اونکو راضی کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہکو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو العتاش محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو القاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الحسن حلیہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد پہلے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاسے مبارک اوپر مارا اور فرمایا امی احد شہہ جایو کہ چھ پریش اور صدیق اور دو شہید و ن کے سوا کوئی اور نہیں ہکو محمد بن علی بن حسن سے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہارس باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو قاسم

بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن طاووس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہکو بسند عالی ابو الفضل عبدالسد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو طراد بن محمد نے بطور اجازہ کے اگر سماع نہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو اسحاق ابن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو علی بن سفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر بن ابی دینار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید بن سب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام منیٰ) سے لوٹے تو بطنی میں ٹھہرے اور وہاں کنکریوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ پتھا دیا اور اسپر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ امی السدین بوزھا ہو اور میری قوت ضعیف اور میری عقل سُست ہو گئی پس کو السد تو بھکو اپنے پاس اٹھائے اسکے بعد ذی الحجہ کا بیٹہ بھی نہیں گذرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپنی وفات ہو گئی۔

ہکو ابو محمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن انکانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو تمام بن محمد اور عبدالرحمن بن عثمان اور عقیل بن عبدالسد نے خبر دی کہا اور بھکو ابو محمد بن الکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو عبد اللہ محمد بن عقیل بن کریمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن ابی نصر سمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو ریحان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو شیب زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ہمراہ اوس حج میں تھا جو اپنے آخر میں کہا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے روست چا کر پھا لیندہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لبہ کا جو قبیلہ از د ثنوفہ کی ایک شاخ ہو کہنے لگا بھکو کیا ہو گیا ہو خدایمیری آواز قطع کرے خدایکی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ کبھی نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں اوس پہی سے لڑنے لگا اور سینہ اوسکو گالیاں دیں دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جا رہے تھے کہ ناگاہ ایک کنکری آپکے سر میں آکر لگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم ہو رب کہہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمر کبھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ سینہ بنا کر جو اوس کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی پہی شخص تھا جسے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدایکی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد کبھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہریں گے۔

ہکو ابو الفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلیٰ سے روایت کر کے خبر کی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نمبا بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قنادہ سے روایت کر کے بیان کیا اور فھون نے سالم بن ابی جعد سے اور فھون نے معدان بن ابی طلحہ بکری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر نے

خطہ چڑھا اور یہ فرمایا کہ بیٹے خواب میں دیکھا کہ ایک ماہی نے ایک دوپہ نوج ماہی اور میں اسکی تعبیر ہی کچھتا ہوں کہ میری موت قریب ہو پس اگر میری موت پہلے آ جاوے تو غلامتہ اور چھ آدمیوں میں بطور شوری کہہ بیٹا چاہیئے ہیں نہ تو عمل علی السریعہ وسلم وفات کے وقت تک داخل گئے۔

ہکوا محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو حشیرہ عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو بکر بن مردہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوبان بن جم سمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا محمد بن بشر نے مسز بن کدام سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے عبد المکارم بن عمیر سے انھوں نے عسقر بن عبد اللہ سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے عایشہ سے روایت کی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت عمر کی وفات کے تین دن قبل جن روایت تھے پھر حضرت عایشہ نے یہ اشعار پڑھے۔

العقيل بالمدينة صحبت له الاض تهنر العضا و باسوق : جزئی المدخیر من ایہ روایت ہدیہ المدنی ذاک المادیم المذوق :
فمن یسع او یکب جناحی نعامة بدت فضیت امور اثم غارت بعدا : بوانق فی الکماہ المقتن بدت غاکت انشے ان کیوں ممساة :
بکفے شتر انضرا العین مطرق : کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شہسار کے یا اس کے بھائی مزد کے ہیں۔

ہکوا مساد بن عمر بن عویس نیار نے اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صلح بن قناسہ رضی اللہ عنہ نے اپنی استاد محمد بن اسمعین تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا ابو عوانہ نے حصین سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے عمر بن یحییٰ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو اونکے مجروح ہونے کے چند روز پہلے مدینہ میں دیکھا کہ انھوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن عفیف سے فرمایا کہ تم نے کیسا کیا تم کو کیا اس بات کا خوف ہے کہ میں زمین پر ایسا بار ڈالاجکی او سکوطاقت نہیں ہے اور ان دونوں نے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالاجکی او سکوطاقت ہی ہے حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی طرف حاجت نہ لیجاوین اسکے بعد چوتھا دن نہیں گزرا تھا کہ آپ زخمی گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور

لہ ترجمہ کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہو جسکے نم بن زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام مٹی کو پون میں شامین لیتی ہیں خدا تعالیٰ امیر المؤمنین کو جزا دیر سے اور خدا کا ہاتھ اس شوق شہدین پر بہت بابرکت ہے اور امیر المؤمنین ہجو کھا آپ کل کر چکے ہیں اسکے حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی شخص بی پایہ یا سواری پر بھی دڑے تو پیچھے رہ جائیگا (یعنی آپ کے ترہ پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) امیر المؤمنین آپ نے یہت کام انجام دیئے پھر اسکے بعد آپ گئے ان بہتے فتنے (آپ کے سامنے اٹھا ہو سکے ہیں محکو یہ خوف نہ تھا کہ ادنیٰ وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو روز بروز آنکھ والا سست نظر ہوگا۔

میرے اور آپ کے درمیان میں عبدالرحمن عباس تھے جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر کر لو جب صف برابر ہو جائی تو آپ آگے جاتے اور بکیر کتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورہ یوسف یا نخل یا اسکے مثل پڑھا کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ بیت آپ کو یہ کہتے سنا کہ جھکو ایک بدخصلت نے یا مجھ کو کسی رشتہ خوب نے زخمی کر دیا پھر ایک غلام چودہ لوگوں والا خنجر لے ہوئے تھا چپ و راست لوگوں کو زخمی کرنے لگا یہاں تک کہ تیڑو۔ آدمیوں کو زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اوپر لبا دہ ڈال دیا اور اوستے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائیگا تو اوستے خود کشتی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے اونھوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا سوائے اسکے کہ جب اون لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ بخان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمن نے اونکو جلدی جلدی نماز پڑھالی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے فرمایا امیر ابن عباس دیکھو کسے جھکو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر کے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا کہ میز بن شہبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کارگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہاں حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ و سکو ہلاک کرے میں تو اوسکو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہے کہ اوستے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر نہیں کی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو امیر ابن عباس تم اور تمھارے والد دونوں کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی کثرت ہو جاوے چنانچہ ایک مرتبہ جب اونھوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ایک غلام مجھے قتل کریگا تو اونھوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمھاری زبان بولنے لگے اور تمھارے قتل کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمھاری طرح حج کرنے لگے تو قتل کرنا چاہے معنی اسکے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم سب لوگ اون کے ساتھ چلے لوگوں کی کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے اون پر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج (امیر المؤمنین اچھے ہو جائینگے) کوئی کہتا تھا کہ بُھے اندیشہ ہی (غرض کہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبی (وہ پانی حسین کچھ بزرگی گئی ہو) لائی گئی اور حضرت عمر نے اوسکو پیٹتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی اونھوں نے پیادہ بھی پیٹ کے زخم سے نکل گیا اوسوقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہو ہم سب لوگ اون کے قریب گئے اور لوگوں نے اونکی تعریف کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اوستے کہا کہ امیر المؤمنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ بہت انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر برابر اور جہاؤں نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ جھکو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اوسکی ازار زمین سے

مس کر رہی ہو حضرت عمر نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا امیر میرے کھتیجے ازارا ونچی پہنا کر واسمین صفائی
 بھی ہو اور پرہیزگاری بھی ہو بعد اسکے اپنے تمام جزاؤں سے فرمایا کہ امیر عبد اللہ حساب کرو میرے اوپر کس قدر قرض ہو چنانچہ
 حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیا سی ہزار روپیہ قرض ہو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میرا مال اسکے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض
 میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ نبی عری سے سوال کرنا اگر وہ نکال مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور
 کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا ادا کر دو اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور اون سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہے
 میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت
 مانگتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے پناچہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہے
 اور اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں اپنے واسطے رہی
 تھی مگر میں اوند کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ خوشخبری لیکر حضرت ابن عمر جب اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا
 دیکھئے عبد اللہ بن عمر آگے حضرت عمر نے فرمایا بھلاؤ ٹھکانا چنانچہ ایک شخص نے اوند کو اپنا سہارا دیکر اٹھایا حضرت عمر نے پوچھا کیا
 خبر لائے ہو ابن عمر نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دیدی حضرت عمر نے کہا الحمد للہ اس وقت مجھے
 کوئی آئے نہ ہو آگ سے زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھے لیجانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور
 کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دیدیں تو مجھے راوس بروضہ مقدسہ میں
 داخل کر دینا ورنہ جہان اور مسلمانوں کی قبروں میں وہاں مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حضرت حفصہ مع حسن
 عورتوں کے آگئیں ہلوگ اٹھو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آگے اور
 اور اوندھوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہلوگ اوند کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ
 امیر المومنین کچھ وسیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جائے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق اون لوگوں سے زیادہ کسی کو
 نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی گئے اسکے بعد اوندھوں نے علی کا اور عثمان کا اور ہر کا اور طلحہ کا اور
 سعد کا اور عبد الرحمن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر بھی تمھاری خدمت میں حاضر رہا کریگا مگر خلافت میں اسکا
 کچھ حق نہیں ہو اگر سعد خلیفہ بنائے تو نہ ہو المراد ورنہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اسکو چاہیے کہ سعد سے مدد لے کیونکہ میں نے
 سہارنا ثابت یا ثبوت کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان بن عفان کے تذکرہ میں
 ہو چکی ہے

ساک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے نساہنزا سے عبداللہ سے کہا کہ میرا ترکہ سے
 اوتار کر زمین پر رکھ دو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمر کی خرابی اور عمر کی الہ کی خرابی اگر اللہ عزوجل اوپر رحم نہ کرے جب میں
 مرجاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے بتو سدا درجہ کا کفن دینا اگر اللہ سے یہاں میرے لیے کچھ بھلائی ہو تو مجھ سے
 بہتر لباس عنایت کر لے اور اگر کوئی دوسری حالت ہوتی تو یہی چھن جائیگا اسکے بصر یہ شعر پڑھنے لگے۔

فلم ینفخ غیرانی مسلم
 اسیلہ الصلوۃ کما و اعموم

بہن ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے عین المحدثی علویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے عین کہ میرے
 سائے ابراہیم بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن ابو محمد بن مقرئ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو یعلیٰ نے خبر دی
 وہ کہتے تھے بہن ابو ہبہ قطن ابن بشیر حضرت عمرؓ نے خبر دی وہ کہتے تھے عین جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
 ثابت نے ابو زافع سے نقل کیا ہے کہ بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابولولؤ بن سعید کا غلام تھا اور چکیان بنایا کرتا تھا پھر ہر روز
 اس سے چار درہم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابولولؤ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین میں نے بچپن سے بھاری
 روزینہ باندھ دیا ہے آپ ان سے کہتے کہ کچھ تھپیف کر دین حضرت عمرؓ نے اس سے کہا خدا سے ڈرا اور اپنے آقا کے ساتھ
 نیک سلوک کر مگر حضرت عمرؓ کا ارادہ یہ تھا کہ میری دست بکرا دے کہ بارہ دین اسے چار شکرین لیکن اس بدبخت کو غصہ آ گیا اور
 کہنے لگا کہ عمرؓ کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سوا میری دست اور یہ وقت سے اس کے دل میں امیر المؤمنین کے قتل کا ارادہ پیدا
 ہو گیا اس نے اپنے لئے ایک بچہ بنایا جس میں دو نوکین تھیں اور اس کو خوب تیز کیا اور ہر ہفت روز ہر ہفت روز اس کے ہر مزان کے
 پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھو یہ بچہ کیسا ہے ہر مزان سے کہا کہ میرے نزدیک یہ بچہ کیسا ہے کہ جس کو مارو گے مر جائے گا پس
 ابولولؤ حضرت عمرؓ کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز میں حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اور حضرت عمرؓ کے پیشین
 کھڑا ہو گیا حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ صفین برابر کرو عمارت کے سوانح اور ہون
 نے اوس روز بھی کہا بعد اسکے کہ میری تحریر کسی تکبیر کو تھی ہی ابولولؤ نے وہ سننا اس کے ہلویں مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ پھر
 زخم اوست لگائے حضرت عمرؓ گر گئے اس بدبخت نے اپنے بچہ سے تیرہ آدمیوں کو اور زخمی کیا جن میں سے سات مر گئے اور
 چھ اچھے ہو گئے بعد اسکے حضرت عمرؓ اٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابولولؤ سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اسے جواب دیا کہ
 بہت خوب ہیں آپ کے لئے ایسی چکی بنا دوں گا کہ تمام شہروں میں اوسکا پڑ جا ہوگا حضرت عمرؓ اسکی اس بات سے چونک

۱۲

اوتھے اور حضرت علی بھی اونکے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا امیر المومنین وہ آپکو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہکو ہا سے ہا پ نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد جو ہری نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو عمر بن حیو یہ نے خردی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن معروف نے خردی وہ کہتے تھے ہکو حسن بن محمد نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خردی اونھوں نے کثیر النوا سے اونھوں نے ابو عبید مولیٰ ابن عباس سے اونھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکا یک "ہائے عمر کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی اونکے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اوس گھر میں آئے حسین حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طیب نے حضرت عمر کو بنید پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طیب نے یہ کہا کہ مجھے آپکے لئے شام کی بھی امید نہیں ہو لہذا جو کچھ کرنا ہو کر لے لے یہ سنکر ام کلثوم و اعمر (ہاے عمر) کھڑے ہوئے لیکن اونکے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی رونے لگیں اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اٹھا حضرت عمر فرماتے لگے کہ خدا کی قسم اس وقت اگر مجھے تمام روے زمین کی چیزیں بلجائیں تو میں اوس ہولناک منظر پر جو پیش آئیوا لا ہوں یہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا سولے اُس مقدار کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان مکم الاوارد ہا جانشک ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے ابن عباس کہتے ہیں کہ میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ امیر ابن عباس کیا تم میرے لئے اسکی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اسکو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے اونکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور جنازہ جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

ہکو عبد الباقی بن ہبہ اللہ بن ابی حبیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو علی ابن اسحاق نے خردی وہ کہتے تھے ہکو عبد اللہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو

سے فرمایا ہے اسے کر کے رد نامنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں سلوب القتل ہو جاتا ہے اور تکلیف فرج اس سے مرتفع ہو جاتی ہے

حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے سلوب القتل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کہیں ۱۲ منہ۔

سے ترجمہ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہو جسکو جہنم پر عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پہلے صراط کا عبور نہ ہو ۱۲ منہ۔

علی ابن سعید ابن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے
 سنا کہ جب حضرت عمر کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے اونکو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی اون لوگوں میں تھا ایک ایک
 ایک شخص نے آکر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے اور انھوں نے حضرت عمر کیلئے دعائے رحمت
 کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اوسکے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک میں اکثر
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں کہ گویا میں اور ابو بکر اور عمر اور انکھایں اور ابو بکر اور عمر اور ایما میں اور ابو بکر اور عمر رخص
 ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی اون دونوں کے پاس ہی
 بجائے استراحت عنایت فرماے گا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چار پائی پر حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ گیا تھا اسی پر اونکا جنازہ بھی گیا اور غسل اونکے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور اونکی قبو میں اونکے
 بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبدالرحمن بن عوف اور سے تھے ابو بکر بن اسمعیل بن محمد بن سعد نے روایت
 کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۳۲ھ کو چار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کئے گئے اور حرم کی
 پہلی تاریخ ۳۲ھ کو یکشنبہ کے روز دفن کئے گئے حضرت عمر کی خلافت کی مدت دس سال پانچ مہینہ اور اکیس دن تھے عثمان
 بن محمد انہسی نے کہا یہ غلط ہے حضرت عمر کی وفات چھبیس ذی الحجہ کو ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر انہسی ذی الحجہ
 کو دو شنبہ کے دن بیعت کی گئی اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابو لولون نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دو شنبہ کے دن زخمی کیا
 تھا اسکے بعد دو تین روز زندہ رہے پھر وفات ہو گئی اور حضرت صہیب نے اسکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے پاس دفن کئے گئے انکی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات انکی عمر
 ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اونکی عمر پچپن سال تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔
 بجا احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحنا بن اتویہ بن نعمان بادر دی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد
 بن عبدالواحد بن عبدالرحمن بن ابی صہبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے
 تھے ہم کو ابو القاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید شمیم بن کلیب بن شریح بن معقل شامی نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم کو ابو عیسیٰ مرندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے
 شیبہ سے روایت کر کے بیان کیا اور انھوں نے ابی اسحاق سے اور انھوں نے عباس بن سعد سے اور انھوں نے جریر سے انھوں نے
 معاویہ سے روایت کی کہ میں نے امیر معاویہ کو خلیفہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۶۳ برس کی
 عمر میں ہوئی اور ابو بکر اور عمر اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر چار شنبہ کو زخمی ہوئے اور

پنشنہ کو اونکی وفات ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے کیساں کام کرتے تھے اسی طرح ہاتھوں سے بھی کام کرتے تھے اور اونکی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد استقدیر لایا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسے بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری

پر ہیں۔ واقعہ یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر عمری غالب تھی اور وہ اپنی داڑھی میں زرورنگ کا خضاب لگا یا کرتے تھے اونکا رنگ عام الزمان نام قحط سالی کا (بین سیاد ہو گیا تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ اونھوں نے نام زمانہ قحط سالی کے لیے لکھی اور وہ کواپنے اہم پر نام کر لیا تھا اور صرف زرورنگ پر قناعت کرتی تھی اور سب کے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت اونکی قبیلہ بنی سعد سے ملتی تھی۔ ریبن حبش نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے کیساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید اونکو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اوسے اونکو گندمی رنگ بیان کیا ہے) ابو عمر نے لکھا ہے کہ ریبن حبش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خالص منہدی کا خضاب لگا یا کرتے تھے حضرت عمر سے پہلے شخص بن جنین نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص بن جنین نے نماز تراویح کی ترویج کی اور وہ پہلے شخص بن جوایر المومنین کے لقب ملقب ہوئے شہر اسے اونکے مرثیہ بہت موزون کے منجملہ اون کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے

ثلاث ہر روا بنفسہم	نفسہم رہم اذا نشر و	فیس من مومن لہ بصر
منک نفسہم اذا ذکر و	عاشوا بل نفسہم اتو شلت تہم	واجتمعوا فی الثبات اذ قبر و
اور عائکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے	لاک عیت الامم الخبیب	جمعتہ للنون بالفارس
عین جو دے بعیرۃ وخب	عصمتہ الناس والمین علی	الدھر ویت الثناب المہرب

۱۰۶ ترجمہ میں آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ترو تارہ رکھا اونکو اونکے پروردگار نے جبکہ وہ ظاہر ہوئے۔ کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں کے فضائل کا منکر ہو۔ یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر لگے ۱۰۷ ای آنکہ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا امام برگزیدہ کیلئے رخصتے میں تاخیر نہ کر دے اور کسی شخص تو نے جو تکو ادس کی ہر عمر ہستانی جس کی تلوار ملک فارس میں چکتی تھی اور میدان کا رزار کا وہ معلم تھا۔ لوگوں کے لیے جاسے پناہ اور

مسابیہ ہر یہ لوگوں کی اعانت کرنا والا اور آفتور سے ہون کا فریاد رس تھا۔ ۱۲

سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم خزاعی اور بعض لوگ انکا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن علی نے تقسیم سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر ابن سالم خزاعی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

لاہلکم انی ناشد محمداً ۛ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم اوکو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہو گئی ہے۔

سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرقلہ بن عمران بن قریظی غازی غزوہ بدر میں یہ اور اس کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعب کے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمر بن سراقہ ہے انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ انکا نام عمر بیان کیا ہے اور صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عمر ہی کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے۔

سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد انباری کہتا ہے انی ابو نعیم نے انکا شمار ابن شام میں ہو گیا نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمرو اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ آنکے اس سے زیادہ لکھیں گے۔ انکا تذکرہ پینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد نے انکا تذکرہ وہ ان میں لکھا ہے اور اس میں اعتراض ہے یہ ابو نعیم نے کہا ہے۔ ہکوا ابو موسیٰ حافظ ابن سعد ساتھ خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سنہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہما سے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا اور ان کے ہمنظرین زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے زیاد بن عمرو بن سعد سلمیٰ کو سر وہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے ہوئے کہتے تھے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور

ترجمہ
ابن مندہ
اور ابو نعیم
اور ابی

دیت کا قصہ بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبدالمدین عمر بن خزوم قرشی خزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں اُن مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ بن عبدالاسد مزی خزومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبیب تھے کیونکہ انکی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ انکا تذکرہ اسکے قبل اسکے باپ عبدالمدین عبدالاسد کے ذمہ میں ہو چکا۔ انکی کنیت ابو حفص ہے سلسلہ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور خزوم خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت علی نے انکو ہجرت اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں حبشہ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابوامامہ بن سہل ابن خنیس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔

ہکوا تمییل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا عبدالمدین صلیح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ نے سہم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا امی بیٹے آؤ اور لیسو اللہ پڑھو اور اپنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر نسبی۔ انہوں نے ایک مسألہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا ان سے سلمہ یعنی ابو عبد الحمید نے روایت کی ہے۔ محمد بن احمد بن سلام نے بی بی بن وروہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بنی سے انہوں نے عبد الحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق کچھ پوچھا تو آپ نے فرمایا نہ صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر دوپہر تک نماز

پڑھنے کی اجازت ہی یہاں تک کہ آفتاب ست الٰہی پر آجائے تو نہاد موقوف کر دو پھر جب زوال ہو جائے تو نماز رخصت نماز مقبول ہوگی پھر عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کی وہ سیکنگن کے ذریعہ ظہور ہوتا ہے بعد غروب کے پھر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکو ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو بیحد بروایت یحییٰ بن ورد نقل کیا ہے حالانکہ اسین غلطی نماز کا مسئلہ پوچھنے کا واقعہ عمر بن زید کا نہیں ہے بلکہ عمر بن عتبہ سلمیٰ کا ہے یہ حدیث ان سین کی روایت سے مشہور ہے۔ اسکو ابوہریرہ نے اور ابو نعیم نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یحییٰ بن احمد بن محمد بن اسحاق نے عمرو بن زید سے ہم سے قاضی ابو بکر دیلمی سے اور یہ اپنے خط کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ورد بن عمار نے نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن زید سے ابراہیم بن عثمان بن علی سے انھوں نے عثمان بن علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن عتبہ سلمیٰ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تھک مصحح پڑھ چکے کے بعد الی آخر انھیں۔

رسیدنا، عمر رضی اللہ عنہ

ابن سعید اللہ بن ابی زکریا۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے گریچ میں ہے۔ انکی حدیث ابو عمرو یعنی انس بن عیاض نے حارث بن ابی ثابت سے انھوں نے عمر بن سعید اللہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ نماز پڑھے میں سہو ہو گیا تھا انکا ذکر ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

رسیدنا، عمر رضی اللہ عنہ

ابن عکرمہ بن مالک جہلی بن ہشام خزومی جنگ بروج میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ خجندیہ میں۔

رسیدنا، عمر رضی اللہ عنہ

ابن عمر بن زید یعنی بعض لوگ انکا نام عبید بن عمر وہ بیان کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ انکی حدیث ابوہریرہ بن خالد سے مروی ہے اور انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ کے وقت عمر بن سعید بن ابی شیبہ کے غنہ میں پانچ عورتیں تھیں جن میں سے ایک عورت نے انھیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دیدیں۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر نے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ حدیث میں عبید بن عمر سے سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

رسیدنا، عمر رضی اللہ عنہ

ابن عمر بن سعید بن ابی۔ انصار سلمیٰ غنہ بن عبد بن علی بن ابی اور انھیں بن عامر بن عدی کے چچا زاد بھائی ہیں

چند غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مندرجہ لکھا ہے۔
 (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن عوف نخعی بعض لوگوں نے انکا نام عمر و بیان کیا ہے انکا تذکرہ محمد بن اسمعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندوکہ کا قول تھا
 مالک بن عامر نے ابن سعدی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کا حکم مسلمانوں تک قائم رہے گا جب تک
 کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری
 ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کی دست میں آئے انکا تذکرہ یمنون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے
 انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے
 ابو نعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی جو ابن مندوکہ نے بیان کی ہے اور ابو نعیم نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور ہجرت سے عمرو بن
 عوف کے عبد الرحمن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن عزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے
 انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن عزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے چھو ہاروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلا یا جب وہ آئی
 اور تنہا لی بن مجھے ملی تو میں نے سوا جلع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا کیا انھوں نے
 کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ میرے لیے
 خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لیے ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندوکہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے
 یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن عزیمہ انصاری ہجرت عقبہ کے شریکوں میں سے ہیں اور انھوں نے حدیث مذکور کی روایت میں انکا نام
 عباس سے جو عمر و روایت کیا ہے اور جت بھی یہی ہے ابن مندوکہ نے بھی انکا تذکرہ عمر و کے نام میں کیا ہے مگر یہاں اسے غلطی ہو گئی
 عمر و عمرو بن اشتر اشتہاد ہو جاتا ہے۔

(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن لاجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابی تھے۔ انے حسن بن ابی الحسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کر نیسے

مسلمہ صاحبہ نے روایت کی ہے کہ یہ ہجرت کا زمانہ تھا۔

وضو کی ضرورت نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل۔ زہری۔ فتح۔ دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انجین کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے زیادہ انکا حال معلوم نہیں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق میں شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے سیف بن عمر نے ابو عثمان سے انھوں نے خالد اور عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح و دمشق کے بعد حضرت ابو عبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ سیف نے کہا اور طلحہ اور مہلب اور عمر اور سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عقبہ جلولا سے ماٹن واپس آئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کیلئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر کو دی انھوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دیکر آدہ ہر بھیجو چنانچہ وہ لشکر لیکر گئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے انکا تمامہ کر لیا ہاں تک کہ وہ لوگ جزیرہ دینے پر رضی ہوئے پھر وہ مقام قریبہ میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی جزیرہ پر معامت کرنی۔ یہ سب حال حافظ ابوالقاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ انکا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے۔ یحییٰ بن ابی اسلم نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ تم میں سے جو نبی غلام بن علی اور عبدالکریم بن علی اور ابو بکر محمد بن احمد صغیر اور ابو بکر محمد بن ابی القاسم قرانی اور ابو غالب احمد بن عباس بن زہری یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زید نے خبر دی۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سهل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ضعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ایسہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے ایسہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور لوگوں میں تمھیں تین باتوں حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مگر خدا کی است کرو یہاں تک کہ تمھیں موت آجائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے انکی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنا اور مال کے ضائع کرنے سے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عمر بن محمد بن حسن اسدی نے

اپنے والد سے انھوں نے نصر سے انھوں نے علی بن زید سے انھوں نے زرارہ بن ادنیٰ سے انھوں نے عمر بن ابی بکر سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص لحد کے لئے مسجد بنا تاہو اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنا تاہو۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک مالک بن عمرو ہے۔ اور مشہم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انھوں نے انکا نام عمرو بن مالک بیان کیا۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری۔ انکی حدیث میں اختلاف ہے انے ابن عائد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھٹنے سے گھٹنا لائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اسے کہا کہ یا نبی اللہ آپ اس شخص کے پاس سے کیا فرماتے ہیں جسکے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہونہ لے لے نی سبیل اللہ جہاد کرنیکی توت ہودہ لوگون کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑے اللہ اسکو اسی سے ان لوگون کے ساتھ جنت میں داخل کریگا۔ انکا تذکرہ ابن ہند نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ خزاعی کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث انکو یاد تھی کہ قبیلہ آسم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ انصار کو اللہ بخشدے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن ہند نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

یہانی۔ یہ ابن تالغ کا قول ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انھوں نے عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عالی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ایچہ بن جراح۔ انصار سے۔ اسی نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگون میں لکھا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انھوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے لے عبد اللہ بن علی بن مسکن نے روایت کی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اسلئے کہ عمرو بن ایچہ انصاری بھیابی ہیں

عبدالطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبدمناف کے نکاح میں سلمی بنت زید بن جویہ بن جویہ بن عدی بن بنی ہاشم سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمی سے اصیہ بن جراح نے نکاح کیا اسے عمرو بن اصیہ پیدا ہوئے لہذا یہ عمرو بن اصیہ عبدالطلب کے خنیانی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے ممکن ہے کہ یہ شخص عمرو بن اصیہ کے بیٹے ہوں اور انکا نام بن عمرو ہو اور آپ سے دادا کی طرف منسوب کر دیے گئے ہوں اور نہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

سیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اخطب کنیت انکی ابو زید بھی انصاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی ہاشم بن خزیمہ سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ نواس سے نہ خزیمہ سے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ابکا تذکرہ پورا لکھیں گے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہمیں خطیب عبدالمدین بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن حمزہ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالجیش بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالمدین بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خنیہ یعنی زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو نہیک ازوی نے عمرو بن اخطب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا میں نے وہ بال نکال لیا اور پانی آپ کو دیا آپ نے فرمایا اللہ اس کو جمال عنایت کر۔ ابو نہیک کہتے تھے اس دعا کا اثر یہ تھا کہ (میں انکو ترانے پر سے زیادہ کی غزیر میں دیکھا انکے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی عمر سو سے متجاوز ہوئی تھی اور انکے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو دادا بن عزرہ بن ثابت کے لئے انس بن سیرین نے انسا ابوخلیل نے اور علی بن احمد نے اور عمیر بن حویس وغیرہم نے روایت کی ہے انھوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے تھے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اراکہ۔ بعض لوگ انکو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیادہ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اس کے ساتھ آیا جس نے جھوٹی گواہی دی تھی زیادہ نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کی

تائمت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الاسد حسن بن سفیان اور بخاری وغیرہا نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن عمر نے ابن عباس کے انھوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے اپنے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاش و زری نے اور علی بن حرب نے اور ابو کریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس میں محمد بن بشر سے غلطی ہو گئی ہے صحیح دہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبید اللہ سے انھوں نے ہری سے انھوں نے سعید بن مسیب کے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے انکا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی حدیث انکے متعلق روایت کی ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عامر ہنگامہ میں فہمید ہوئے۔ ابن دبلغ نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود - عسلی - ابن ابی حاتم - ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمدین احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ابوالیمان نے ابو بکر بن ابی مریم سے انھوں نے حکیم بن عمیر اور ضمیر بن حبیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی خوشی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اسکو چاہیے کہ عمر بن اسود کی روش کو دیکھے لے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمر صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عمر بن اسود کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو عیاض ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن بیان کرتے ہیں قبیلہ عسلی کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اسکے بعد انھوں نے حضرت عمر کا قول انکی بابت بیان کیا ہے جو ہم لکھ چکے ان کا تذکرہ ابن

ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

رسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن اسود سید قرظی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے فریح بن عبید حضرت می نے حارث بن حارث سے انھوں نے عمر بن اسود ابوامامہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہونگے وہ کام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کتا ہوں کہ یہ مینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ مینوں ایک ہیں یا جدا جدا ان مینوں تذکرہ کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انھوں نے کوئی نسب ذکر کیا ہے اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ لکھے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہو سکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہر ایک ہی شخص سے کسی کوئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم

رسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن قیش بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا یہ بنی ابو حمید یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو اذوت روایت کر کے نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے نہرومی کہ عمر بن قیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے وہ جاہلیت میں لنگے گھرانے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا اللہ ایہ قاتل سے انتقام لینے بغیر اسلام لانا پسند کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ) آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انھوں نے لازم لیکر پوچھا فلان فلان لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انھوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے اور مسلمانوں نے انکو دیکھا تو لاکو کا فر بھلا کہا کہ ای عمر وہم سے الگ رہو انھوں نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں پس انھوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں اٹھا کے لائے گئے حضرت سعد بن معاذ انکو دیکھنے گئے تو انھوں نے انکی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انھوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر انکو غصہ آگیا تھا اس سبب لڑے یا محض اللہ و رسول کے لئے انھوں نے جہاد کیا (چنانچہ انکی بہن نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں محض اللہ و رسول کیلئے لڑا اسکے بعد انکی وفات ہو گئی یہ ایسے خدائی ہیں کہ انھوں نے ایک وقت کی بھی لڑ نہیں لڑیں انکا تذکرہ ابن اسود نے لکھا ہے

رسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیز بن قحس بن کلاب قرظی اسدی۔ والدہ انکی ریب بنت نھالہ بن

عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ یہ زہیر کا قول ہے انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خویلد بن عبد المذہب بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمیرہ بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کنانی شمری کنیت انکی ابو امیہ ہے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں سے حضرت حبیب کی نعش مبارک بھی اُس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے سپر انھیں صلیب دیکھی تھی اور (ایک مرتبہ) آپ نے انھیں نجاشی کے ہاں دیکھ کر بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا تھا۔ اسلام لکھا تو یہ تمنا پیلے انھوں نے ہتھ کی طرف ہجرت کی تھی بعد ازاں مدینہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ انکا یہ موعودہ تھا۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف شریک تھے اور احد میں جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کا شریعت اور جو انہر دلوگوں میں سے تھے۔ سب سے پہلا غزوہ انکا یہ موعودہ تھا اسی غزوہ میں اعلا و عامر نے انکو گرفتار لیا تھا پس عامر نے (اسے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہذا تم کو بہن انکی طرف سے آزاد کرنا ہون اور اسے انکی پیشانی کے بال کتر لینے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے ستمہ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام لکھا تھا بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انھوں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیجئے اور انکو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے نکاح میں ہیں حضرت کیند متین بھیج دیجئے۔ اسے لکھا بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبداللہ نے اور انکے بھتیجے زہیر قان بن عبداللہ بن امیہ نے احادیث کی روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ وہ ہیں احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن ہریر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے لایون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عیسیٰ بن حمدان طالی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد بغیر وضو کے ہونے نماز پڑھی۔

انکی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل ۳۰ھ ہجری کے ہوئی انکا تذکرہ میمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ۔ دوسی۔ جعفر مستنقری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ زیاد و بکائی نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انھوں نے کہا کہ جس روار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تنے نہ لٹا اور انکی بات نہ سنا ورنہ تم انکے فریب میں آ جاؤ گے اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابو امیہ بن عبد اللہ کے دادا تھے یعقوب بن محمد مدنی نے ابو امیہ بن عبد اللہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جبریل نے مجھے ہر سہ نامی ایک مرکب عذابنا کر کھلائی جس سے پیری کمزور توت زیادہ ہو گئی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قطنی۔ طائف میں خورشید تھے۔ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمر وہ ہے۔ ولید بن مسلم نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن علی بن قطنی سے انھوں نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قیامہ یثرب کے وفد کے ساتھ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب چھارہ می فرود گاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر میں ختم ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن عقیق بن عمرو بن عبد اللہ بن عامر بن زعور ابن حشیم بن حارث ابن حزر ج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوس بن زعور عبد اللہ الشہل کے بھائی تھے اور عمرو مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احاد و جنود اور اسکے بعد کے غزوات میں رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ شریک تھے جسبرانی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سہمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب

ابن سعد بن زید مناہ بن تمیم یہی منقری بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم ہیں نام اہتم کا سنان
 بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے انکا منہ ٹوٹ گیا تھا
 اس سبب لوگ انکو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ اسکے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے
 جو اونکو مارا اسکا واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناہ بن تمیم کے سردار تھے انکے اور اہتم کے درمیان میں
 عبدغوث بن وقاص بن صلاہہ حارثی کی بابت جبکہ عصمہ تمیمی انکو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے
 اہتم کو مارا۔ انکی والدہ قتلی بن عبد کی بیٹی تھیں کنیت انکی ابو بوی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تمیم
 کے سرداروں کے ساتھ سہمہ بصری میں وفد بکر آئے تھے اس وفد میں زبیر بن بکر بن بدر اور قیس اور عاصم وغیرہ بھی تھے
 یہ سب لوگ اسلام لائے۔ زبیر بن بکر نے کچھ کلمات فخریہ کہے کہ یا رسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم سردار ہوں اور میں میرا اثر چاہتا ہوں
 میں بہت آدمی وجاہت ہوں اخذ و منع کا اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمر بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمر نے
 کہا یا رسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی بات کی وجہ بہت کرتا ہے زبیر بن بکر نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے
 یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمر نے کہا راہی زبیر بن بکر (میں تیرے اوپر حسد کرونگا خدا کی قسم تیرا نامناں بڑا تمیم ہے تو نو دولت ہے
 تیرے لڑکے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ جھگڑا سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری
 بات بھی سچ کہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر کے مثل ہے تو ہاں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں شریبا
 اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انھیں لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھڑ کے پیچھے سے
 آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔ یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اسکے
 اپنی قوم کے پاس گئے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمر و اسی وقت
 بہت کسین تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں کا باقی نہیں
 رہ گیا یہ عمر اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرودگاہ میں تھے قیس بن عاصم نے چونکہ ہم قبیلہ تھے اور اسے کچھ رنج رکھتے تھے کہا
 یا رسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نو عمر لڑکے کے تو میں اسکو دینا مناسب بھی نہیں جانتا مگر رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے انکو بھی اسقدر دیا جسقدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمر و کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انھوں نے ان کی
 ہجو میں یہ اشعار موزون کئے۔

لہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الدین بنا و بنک من و زارا الحجرات چونکہ یہ نسل خلاف ادب تھا لہذا
 اس آیت میں اسکی مانعت ہے ۱۲

عَلَّمْتُ مَفْرَشَ الْعَلِيَّ الشَّقْمَنِيِّ بِعَنْدَانِي فَلَمْ تَصْدُقْ وَلَمْ تَنْصِبْ ۞ إِنَّ بَعْضَنَا فَانَ الرَّومِ صَلْكُكُمْ ۞ وَالرُّومُ لَا يَكْلُكُ بَعْضًا رُومًا
فَان سَوْدًا نَاعُوِدُ و سَوْدُكُمْ ۞ مَوْخَرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَرْبِ الذَّنْبِ ۞

یہ عمر وہ لوگوں میں تھے جنہوں نے سجاح (نامی عورت) کی جب سے دعوت نبوت کیا پر وہی کی تھی پھر وہ اسکے یہ نائب ہوئے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ انکو کھیل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے اسکے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گو یا خطہ پھیلا دیے گئے۔
اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہیں کا ہے۔

عَنْدَانِي فَاِنَّ الْبُخْلَ يَا مَعْ بِاشْتِمٍ ۞ نَصَبُ اخْلَاقِ الرَّجَالِ سَرُوقٌ ۞ الْعَمْرُ مَا ضَاقَتْ بِلَادَ بَاهِلَةَ ۞ وَالْكُرُ بِنَسَلِاقِ الرَّجَالِ تَضْيِيقُ
اَنْكِي اَوْلَادِيْنَ مِنْ سَعِ خَالِدِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَدِينِ عُمَرُ بْنُ اِهْتَمُّ تَحَى - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن زید بن حشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوزان سے ہیں انکے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خانمان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شریک بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوزان بن عثمن سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے ربت و اسے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اَبِي نَجْمٍ ۞ ابْنُ الْفَيْحِ بْنِ كَرْبِ الْعَمَلِيِّ - ابی صلیح علیہ السلام پاس حاضر ہونے۔ مالک بن اَبِي نَجْمٍ کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور انکے ساتھ اس کے بھتیجے مالک بن حمر بن اَبِي نَجْمٍ بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بجاوہ کہتے انکی ابوا نسہس تھی۔ اقصویٰ ہیں۔ عمرو بن عبد اللہ بن عمران بن ابی انس نے فدیہ نبوت عمران

۱۱۹

۱۱۹

ابن ابی انس نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابوانس سے جبکا نام عمرو بن بجاہ شمری ہو روایت کی ہو کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے یہاں صحابہ یعنی ابرہہ کا نام عنان ہو اور رعد یعنی گرج ایک فرشتہ کی
آواز ہو جو صحابہ کو ڈاٹتا ہو اور برق یعنی بجلی ایک فرشتہ کی چمک ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن براح قیس بن کا ذکر مشمرخ بن خالد کی حدیث میں ہے علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے
میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشمرخ بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا
دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھی سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشمرخ وہاں سے ہجرت کر گئے اور
وہ کنواں اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن براح کے لیے چھوڑ گئے چنگے باکے میں شاعر کا یہ شعر ہے
والیٰ لختار الجہاد و تارک ۛ عمرو بن براح کتب الفوارس

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے مگر انکام اسلام معلوم ہے نہ صحابی ہونا صرف
ایک شعر میں انکا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بکک کینت انکی ابواسناہل ہے۔ ان کا تذکرہ کینت کے باب میں انشار اللہ تعالیٰ پورا آئے گا۔
ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

بکالی صحابی ہیں شمار انکا اہل شام میں ہے۔ نبی بکال بن ویمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن
کلمان سے ہیں۔ خلیفہ نے صحابہ میں انکا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے کینت انکی ابو عثمان تھی۔ انے ابو تمیم
بیمبی نے روایت کی ہے۔ ابو تمیم کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جو قحطی لوگ ایک شخص کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں پوچھا
کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب کے زیادہ علم رکھتے ہیں انکا نام عمرو بکالی ہے
وچنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا، میں نے دیکھا کہ انکی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا کہ انگلیاں کیسے کٹیں معلوم
ہوا کہ واقعہ یرموک میں ملک شام میں بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ انھوں نے

سچے ترجمہ میں جہاد کو اختیار کرنا پاتا ہوں اور سب مال و متاع عمر میں ہاں سردار خسار میں کیلئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں ۱۲

تو تم لوگوں کو اس کے پیچھے نہ مار پڑھنا جائز ہو اور انکا بزرگنا پیر حرام ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے ان کا نام
عمر و بن سفیان بکالی بیان کیا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابو اجد صمری کا ہے قبیلہ بنی ضمہ بن بکر بن عبد منہ بن کنانہ بن قبیلہ بنی سمرہ میں انکا
ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی انکا نام اور نسب سی طرح لکھا ہے ابو حاتم بن حبان نے انکا نام اور مع بیان کیا ہے۔ ابو احمد عسکری
نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو اجد بیٹے بن جواد بن مراد بن عبد کعب بن ضمہ بن بکر بن عبد منہ اسکے۔
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن ہیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمرو بن عمیر بن کینت انکی ابو یلی تھی انصاری میں اسکے نام
میں اختلاف ہے بعض لوگ دافد کہتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ یسار اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ ہلال
انکا تذکرہ کینت کے باب میں اور عمرو بن عمیر کے نام میں انکا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا آمد میں اور اسکے بزرگ
عزوات بن شریک مکہ پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ ہاجرین سے
تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہینا جعفر نے کہا ہے کہ اسے انکے بیٹے صاحب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں تمہوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
لا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن تغلب۔ عسری۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن
قاسط بن مہب بن اسی بن دحی بن ہدیہ بن اسد بن ربیعہ بن زرارہ سے انکے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا
تفسیر اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بہر حال بھٹی ہیں بصرہ میں رہتے تھے اسے حسن بصری نے روایت کی ہے ابن خطیب
ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد جیسا سی تک نہردی وہ کہتے تھے ہیں مبارک بن فضال نے حسن بن
عمرو بن تغلب سے نقل کر کے نہردی وہ کہتے تھے کہ نبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روز ایک بات ایسی
فرمائی جو مجھے نئے اور تینوں سے بھی نہ دیکھتا آئی ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے

بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دیتے ہیں کہ انکو دیا جائے گا تو وہ بچیہ ہونگے اور صبر نہ کر سکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے انکے دلوں میں ایمان قائم کر دیا اور منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلبہ بن اور اپنے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ ہے کہ تجارت کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال مہنت بڑھ جائے گا جسے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہوجائیں گے کتابت کا رواج اس وقت عرب میں بہت کم تھا۔ قتادہ سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سعد سے تھے اسود بن عبداللہ اور بشیر بن حصاصیہ اور عمرو بن تغلبہ اور فرات بن حیان۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔ ابن قدام نے بیان کیا ہے کہ یہ عمر واحدین اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین میں شریک تھے۔ عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا عمرو بن تغلبہ کوئی کوئی واقف ہو۔ ابن دبیغ سے انکا تذکرہ ابو عسہر ہر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

در سیدنا عمرو رضی اللہ عنہما

ابن ثابت بن وقش بن زعبہ بن زعبہ بن عبدالاشہل انصاری ادسی اشہلی۔ سلمہ بن ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ عمرو کا لقب اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ خلیفہ بن یان کے بہن کے بیٹے تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے انھیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ اسے خبثی بن جنہون نے ایک وقت کی بھی نماز میں پڑھی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی احمد نے اپنی سدا کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے جردی وہ کہتے تھے مجھے حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاویہ ابو شعیق مولای ابن ابی احمد سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے جردی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون تھی جس سے اللہ کیلئے ایک وقت کی بھی نماز پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے انکا واقعہ یوں ہے کہ یہ اسلام کی طرف کسی طرح راغب نہ ہوئے تھے مگر جب غزوہ احد پیش آیا تو خود بخود اسلام بیعت رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اسکے انھوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو حرکت میں تلاش کرنا شروع کیا تو انکو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہی لوگوں نے انکو دیکھتے ہی کہا کہ دیکھو یہ عمر و پڑے ہوئے ہیں یہ بیان کیوں آئے انکو کافر تھے پس لوگوں نے اسے پوچھا کہ تم عمر و تم کیوں بیان آئے کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کیلئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے انھوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں میں مسلمان ہو کر قتال کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

اسکے بعد ہی انکی وفات ہو گئی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا تو اپنے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ میرے نزدیک اس قول میں اعتراض ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن ثابت بن قیش بن اصرم بن عبدالاشہل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے لہذا دادا کا نام نہیں ہے علاوہ اسکے عمرو کے دادا کا نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصیرم اور عبدالاشہل کے درمیان سے زغہ یا زغوار رہ گیا ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن انیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور آپ سے مسالہ پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے کہ وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابو داؤد جستانی نے روایت کی ہے اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی ہے دونوں قصہ ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نعمان بن مقرن کو جبکہ انہوں نے اہل لرانے سے مشورہ لیا تھا اہل ہناؤنہ لشکر کشی کی راہ دی تھی۔ عمرو بن شیبہ اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ - جنی ابی شامراہل حجازی ہے۔ یعقوب بن محمد ہرمی نے وہب بن عطاء بن یزید جنی سے انہوں نے وصاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جنی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا انکی عمر سو برس سے زیادہ مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ حششی۔ ابو ثعلبہ کے بھائی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن زبایع نے ابو عمرو پر استدراک کر نیکی سے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن شعم بن عدی بن نجار۔ کنیت انکی ابو حکیم یا ابو حکیم ہے۔ اصاری حوزی بن پھری عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہرمین شریک تھے۔ ہمیں علیہ السلام نے احمد بن

اپنی سند کے ساتھ پولس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے فرم کئے ہر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ عمرو بن احمد میں بھی یہ فرمایا ہے۔ یہ ابو نعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فرمایا تھے۔ انکی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انھوں نے وضاح بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو برس کی ہو گئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جنہی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ بدر میں فرمایا تھے اور انکا شمار اہل حجاز میں ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھوں نے وہب بن عطاء سے انھوں نے وضاح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ جنہی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام سیال میں ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے جو کہ انھوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا۔ صحیح وہی ہے جو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں یانی۔ انکی حدیث شہر بن حوشب نے اسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہمراہ کچھ ہی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر انہیں سے کوئی جانور ہلاک ہوئے لگے تو اس کو موع کر دینا اور اسکے پیروں کو لگے خون سے رنگ دینا اور اسکے منہ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو دین چھوڑ دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ یعنی انکا تذکرہ محض حافظ ابو موسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھا یا ورنہ ہم نہ کہتے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے امانہ خردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخیر یعنی محمد بن رجا نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی القاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نیمان عہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو یسیٰ سلام نے

۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لیے جا رہے تھے جب ہم مقام مہج میں پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو ٹرپ رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک کپڑا لگا اور اس سانپ کو امین لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم کہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں گئے کہ ایک شخص آیا اور اُسے ہم لوگوں سے کہا کہ عمر بن جابر کو تم میں سے کسے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمر بن جابر کو نہیں جانتے اُسے کہا اس سانپ کو کسے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اُسے کہا اللہ تمہیں جزا سے خیر فرمے وہ قوم جن کے ان لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قرآن سننے کیلئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا تمہیں دین ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ نہیں دیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جبہ بن ذابل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابو عبید نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد کے حاضر ہوئے تھے۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ سیدنا برش کلبی جو ہشام بن عبدالملک کے صاحب تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جدهان۔ سید مہر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن جدهان سے فرمایا کہ امی عمر و بن جدهان جب تم کپڑا مول لو تو اسکو جانچ لیا کرو اور جب جوٹی مول لو تو اسکو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نفع کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد۔ ربیع بن ہریر نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد کو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جوح بن ریح بن حرام بن کعب بن سلمہ۔ انصاری سلمیٰ۔ بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ نبیت عقیقہ اور ہریر بن شریک کے گراہن اسحاق بن کوفہ کا ہے ہریر بن کوفہ میں کیا۔ امد کے دن شہید ہوئے تھے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو بن

حرام حضرت جاہل کے والد ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے تھے یہ دونوں سائے ہنولی تھے شعبی نے روایت کیا کہ انصاری
 کے خاندان نبی سلمہ سے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو آپ نے پوچھا امی ہنوی سلمہ تمہارا سردار
 کون ہے لوگوں سے جواب دیا کہ جد بن عیسٰی طرہین کچھ کھجور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور سے زیادہ اور کون
 مرعس ہوگا لہذا تمہارا سردار یہ کھونگھر والا سفید رنگ کا آدمی بنی عمرو بن عمرو بن جموح بن جموح کی طرف شاعر بنی اشعارین شاہ کیا ہے
 وقال رسول اللہ و الحق قولہ ہنسلن مال ہننا من نسمنون سیدنا : فقالوا لہ جد بن عیسٰی علیہ السلام ہنوی سلمہ ان کا سردار ہے
 مئے ما تخطی خطوبہ لہ یستمر بہ ولاد فی یوم لم یسواہ : ایدہ فسود عمرو بن جموح بحودہ : وحق عمرو بن ہنوی سلمہ ان سردار
 ہے : اذا جازوا لہ سوال اوہب مالہ : و قال خذوہ انہ عائد خذوہ :

سمر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (نبی سلمہ سے) فرمایا تم لوگوں کا سردار
 بشر بن براہ بن عمرو ہے ہم انکا حال بشر کے نام میں لکھ چکے ہیں : عیسیٰ بن عیسیٰ المدون احمد بن علی نے اپنی سند سے ساتھ
 یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح نبی سلمہ کے سرداروں اور
 شراف سے تھے انھوں نے اپنے گھر میں لکھ رکھی کا ایک بت بنایا تھا جس کا نام مناف تھا اسکی بہت تعظیم کیا کرتے تھے
 جب یہ بیٹہ نبی سلمہ کے توجوان اسلام لائے : نہیں لکھ بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ میں
 شریک تھے یہ لوگ رات کی وقت ملنے بت کو ٹیگر مزبلہ پر ڈال آیا کرتے تھے جنہیں عیسیٰ وعمرہ پڑتا تھا صبح کو عمرہ جب اسے بت کو
 نہ پاتے تو کہتے کہ خرابی ہو اسکی معلوم نہیں کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اُسکو جا کر ڈھونڈتے تو مزبلہ پر
 پاتے اُسکو ڈھونڈتے اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدائی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاوے کہ یہ حرکت کسکی ہے تو میں اسے بہت ذلیل کروں
 یہی کیفیت روز ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لیا اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور کہا کہ خدائی قسم میں نہیں جانتا
 کہ تیرے ساتھ یہ گستاخی کون کرتا ہے لہذا اگر تجھ میں کچھ بھی بھلائی ہو تو خود اپنی حفاظت کرے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب سلام
 ہوئی تو مسلمان پھر پہنچے اور انھوں نے وہ تلوار اسکی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کتے کے ساتھ اس
 بت کو باندھ کر ایک کنوین میں جس میں بجا بہت ڈالی جاتی تھی اُسکو ڈال دیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہو اسکی تلاش میں
 نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت آئی نے انکی دستگیری کی اور اسلام لائے

۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا جب عمر و اسلام سے آئے اور اللہ کی معرفت انکو حاصل ہوئی تو انھوں نے یہ اشعار نظم کیے جنہیں اس نبت کا بھی ذکر ہوا اور خدا کا شکر بھی اس رشد و ہدایت پر لیا گیا ہے۔

تَاللّٰہِ لَوْ کُنْتُ الْعَالَمَ تَمَّکُنْ : اَنْتَ وَکَلِیْکَ سَطْرٌ فِیْ قَرْنٍ : اَنْتَ لَمَصْبْرٌ تَمَّکَ الْخَابِیْتَانِ : الْاِنْفَلِیْشَاکَ مِنْ سَوْرَةِ الْعِیْنِ
 فَالْحَمْدُ لِعَلِّیْ ذِی الْعِیْنِ : الْوَاہِبِ الرَّیْقِ وَدِیَانِ الْعِیْنِ : ہُوَ الَّذِیْ اَنْقَذَنِیْ مِنْ قَبْلِیْ : اَکُوْنُ فِیْ ظِلِّہِ قَبْرٌ مَّرْتَحِنٌ :
 ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمر بن جرح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو غزوہ بدر کی ترغیب دی تو انھوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگر انکے بیٹوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر انکو روکا وجہ یہ بھی کہ انکے پرین لنگ تھا مگر جب غزوہ احد پیش ہوا تو انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگوں سے نہ بچو غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے دیا لیکن اب غزوہ احد کی شرکت سے بچو نہ روکو انکے بیٹوں نے کہا کہ اللہ نے آپکو مخدور کیا ہے (آپ ارادہ شرکت نہ کیجئے) پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے بیٹے آپ کے ہمراہ غزوہ احد میں جائیسے روکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے اسی لشکر سے جنت میں چلون گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمھیں مخدور کیا ہے جہاد تم پر فرض نہیں ہے اور ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اگر انکو منع کرو تو کچھ ہرج نہیں شاید اللہ انکو شہادت نصیب کرے پس انھوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور نام ادا بنا کر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب حد کے دن شہید ہوئے تو انکی بی بی بندقہ حضرت جابر کی پھوپھی تھیں آمین اور انھوں نے انکی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے انکو جنت میں اسی طرح لنگر پن کے ساتھ چلنے ہوئے دیکھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عمر بن جرح کے چاہنے تھے اور وہ چاروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ احد کے دن جب مسلمانوں کا لشکر ناکل ہوا تو انھوں نے اور انکے بیٹے خلافت کافرون پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونوں ساتھ ہی شہید ہوئے انکا تذکرہ بیٹوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جناب و داعی کینت ای اوسطیہ بھی علی عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ سقیان سے

لشکر جمہر اللہ کی قسم اگر تو مسود ہوتا تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوئیں کے اندر رہتا، کیا بری جگہ تو پڑا ہوا ہے ہم تجھے تکہ کرتے ہیں، اللہ کا شکر ہے

بہرہ جہان کر آیا ہے اور رزق دیا ہے اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس لکڑی سے نجات دی ۱۲

انہوں نے علی بن اقر سے انہوں نے ابو عطیہ و داعی سے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار ہو گی تم کو ثواب نہ ملے گا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ تابعی ہیں حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

قوم جن سے تھے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہے کہ طہرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے جس لوگوں کو بیان ہے کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہے۔ احمد بن حنبل نے عثمان بن صالح سے انہوں نے عمر و بنی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے سورہ بقرہ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمر و بن طارق جہنی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز بھی پڑھی تھی جس میں آپ نے سورہ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدہ کئے تھے۔ انکا تذکرہ چونکہ ابو موسیٰ نے لکھا تھا لہذا ہنسنے بھی لکھا یا تعجب ہے کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی سند میں منقول نہیں ایسا ہی ہے تو جبریل و میکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے بلکہ نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہیں جن میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جہم بن عبد شریک بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی خزیمہ اور انکے والد جہم سزین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور ہاجرین کے) دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ واپس آئے تھے جعفر نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبد الدار بن قصی سے جہم بن قیس بن عبد شریک بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جہم بھی تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن زبیر بن شہاد بن ربیع بن ہلال بن مالک بن ضبیر بن حارث بن فہر قریشی فہری کہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا نام عام تھا اور کنیت ابونافع تھی حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی۔ ابن اسحاق اور واقفی کا قول تھا۔ گراہ بن عقبہ نے اور ابو معشر نے انکو ہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ

ابن عقبہ نے انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انھوں نے انکے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد انکا نسب یوں بیان کیا ہے: ابی شدا و بن ربیعہ بن ہلال بن ازیب بن نصہہ۔ انکا تذکرہ ابو عمرا اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا، عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ابی ضرار بن عاذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے مکے سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلق ہیں۔ جویرہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے انسے ابو وائل اور ابو اسحاق سلیمی نے روایت کی ہے۔ ابو حذیفہ نے زہیر سے انھوں نے ابو اسحاق سلیمی سے انھوں نے عمرو بن حارث سے جوڑ لیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زوجہ کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی زنڈی چھوڑی اور نہ کوئی عن لام اور نہ کوئی اور چیز اپنے سر سے ایک سفید نچر چھوڑا تھا اور کچھ مٹی چھوڑا اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابو موسیٰ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انھوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اسکے بعد انکا تذکرہ لکھنے کے لیے ابو موسیٰ نے انسے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اسکو چاہیے کہ ابن مسعود کے اہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمرو بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویرہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابو موسیٰ نے روایت کی ہیں اس میں شک نہیں کہ ان کو دو گنا غلطی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب سے حارث ابو مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہوں اور ابو نعیم نے انکی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر عجیب یہ ہے کہ ابو نعیم نے حضرت جویرہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی انکو بیان کیا ہے ابن مندہ نے حضرت جویرہ کے متعلق ایک عجیب بات لکھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ اوطاس میں کافر قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر انکو آزاد کر کے آپ کے اہل بیت سے بیان کیا کہ میں نے انکو کفر سے نکال دیا حالانکہ غزوہ

اوطاس فتح مکہ کے بعد شام میں ہوا ہے پس ضرور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبل قید ہونے کے نکاح کیا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن کندی بن عمرو بن ثعلبہ - انصاری - بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مصطلق - ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اپنے کوئی ورہم و دینار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت دالی حدیث بھی روایت کی ہے۔ یحییٰ ابو بکر یعنی محمد بن عبد الوہاب بن عبد اللہ بن علی انصاری اور ابو محمد یعنی عبدالعزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم شوعی وغیرہما سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں علی بن حسن بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم بن سمرقندی اور ابو عبد اللہ یعنی محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن محمد بن ہزار مرد حضرت یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم یعنی عبداللہ بن محمد بن اسحاق بن جبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابو القاسم بخومی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں علی بن جبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں زہیر نے ابو اسحاق سے انھوں نے عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی ورہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوا اپنے ایک سفید ماوہ نچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زین جو صدقہ تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور اسکی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اسکو دیکھنا چاہیے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہبشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک - غزوہ احد میں یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن حارث شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ عدوی نے واقعہ سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیب بن عبد شمس بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ قطع کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انھوں نے عمرو بن ثعلبہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پوری ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں بعض لوگ انکا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انکو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے اور داحہ سے انھوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بندہ نامراد ہے جسکے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عجاج زہیدی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عم مبارک میں اسلام لائے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہو جانے کا ساذہ کیا تو انھوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو اترا فتنے سے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی۔ عمرو بن فہل انہیں کا نام ہے۔ یہ ابن دبلغ کا قول تھا۔

رسیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حریش بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن فخرم قریشی مخزومی۔ کنیت انکی ابو سعید ہے۔ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا یہ سعید بن حریش کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبداللہ بن جاکر بنحائے ہیں۔ یہ عمر و کوفہ میں رہتے تھے وہیں انھوں نے ایک گھر بنایا تھا۔ یہ پہلے قریشی بن جنحون نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو انکی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض بولوں کا بیان کہ غزوہ بدر کے سال میں یہ اپنی والد کی شکم میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خرید فروخت میں برکت کی دعادی تھی چنانچہ انھوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ انکے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جنگ قادسیہ میں فریبک تھے اور وہ ان سے بڑے کار نمایان ہوئے بہین ابو الفہج بن ابی الدجارج نے اجازت اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر ہمدی وہ کہتے تھے بہین حسن بن علی نے ہمدی وہ کہتے تھے بہین عالی نے نصر یعنی ابو عمر حذاف سے انھوں نے ایسے بعض اصحاب سے انھوں نے عمرو بن حریش سے روایت کر کے ہمدی وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی سعید بن حریش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اسوقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکرا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے اسے دل میں لیا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھ دوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر آخر میں میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھا ہے بہین نقیبہ ابی الفضل مخزومی سے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر ہمدی وہ کہتے تھے بہین محمد بن یسر نے ہمدی وہ کہتے تھے

ہیثم بن یحییٰ بن یان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حریش کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو اپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی انکی وفات عشاء میں ہوئی۔ انکی اولاد کوفہ میں تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حریش - ابو یعلیٰ موصی نے انکا تذکرہ عمرو بن حریش مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو خثیمہ نے انکو ذکر کیا ہے اور اسے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابو خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورق یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حریش نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جب قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازو سے اعمال میں ہوگا۔ ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیو نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی یعنی حمید بن ہانی حولانے خبر دی کہ انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے ابو عبد الرحمن جلی اور عمرو بن حریش وغیرہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسے قوم کے پاس جاؤ گے جنکے بال گھونگھروالے ہونگے تم انکے ساتھ عمدہ ساوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہونگے اور جبکہ خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔ مراد آپ کی اس قوم مصر کے قبلی تھے۔ ابو خثیمہ اور ابو یعلیٰ نے جو دیکھا کہ ان عمرو سے اہل مصر فضائل مصر میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انھوں نے انکو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حریش مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حزاہ بن نعیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف کے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا معروف بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن حزاہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹے تو وہ رو رو دھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مسدد اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حرم بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد شمس بن عثمان بن مالک بن نجار۔ الصاری مخزومی ثم البخاری۔ بعض لوگ

انکا نسب مالک بن بزم بن حوزج کے خاندان میں اور بعض نسلہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد عارظ بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہیں۔ انکی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں۔ کینت انکی ابو ضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ انکا خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اہل بحران پر عامل بھی بنایا تھا اسوقت انکی عمر ستر و سال کی تھی اسے پہلے آپ خالد بن ولید کے اہل بحران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھیجی تھی جس میں فرمائش اور نصیحت اور صدقات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اتر اور اس قبر واسے کو مکلفین مدوانکی وفات مزینہ منورہ میں لکھو اور قبول بعض مشہور اور قبول بعض مشہور میں ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے بجا خلافت حضرت عمر بن خطابؓ میں وفات پائی صحیح یہ ہے کہ مشہور کے بعد انکی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے اسے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انھوں نے زید کے لیے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انھوں نے حضرت عمرو بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ اسے انکے بیٹے محمد اور نضر بن عبد اللہ سلمی اور زیاد بن نعیم حشری نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان۔ انکا تذکرہ سب کے نام میں گذر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسن انصاری۔ سید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عمار سے انھوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور امین ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم قضاہی ثم اتمینی۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی قین پر عامل بنایا تھا جب قضاہ کے عامل مرتب ہوئے

تو عمر بن حکم اور امر القیس بن اسبج ان لوگوں میں تھے جو اپنے دین پر قائم رہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ صحابی ہے سنیان نے ابن ابی ذئب سے انھوں نے عارض بن حکم سے انھوں نے عمرو بن حواس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بیچ ترک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مرد کے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ انکو کیسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو دیکھنے سے ابن ابی ذئب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو عارض نے حکم سے انھوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ بقول بعض انکی کنیت ابو عمرو بن حواس ہے اور یہی مشہور ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حوام بن جموح - البصری - قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان کے والدین میں تھے جنکی حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلَا تَعْلَمُ الذِّمَّةَ اِذَا مَا تَوَكَّلْتُمْ عَلٰی اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُوْنَ فَاذِمَّ كَلِمَاتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُوْنَ وَلَا تَعْلَمُ الذِّمَّةَ اِذَا مَا تَوَكَّلْتُمْ عَلٰی اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُوْنَ اِنَّ الذِّمَّةَ تَحْتَ يَدَيْكُمْ فَكَفَّظَتْهَا لَكُم مِّن بَيْنِ يَدَيْكُمْ فَاصْبِرْ لَهَا صَبْرًا وَلَا يَعْزِبُهَا لَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ وَّاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند سے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو حضرت بناہرہ کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے وہ دونوں باہم سامنے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حمزہ بن سنان - سلمی - حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حدیبیہ میں آئے تھے بعد اسکے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ اپنے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صعقہ میں جو مدینہ سے ایک منزل فاصلہ پر ہے تو ایک اونٹنی عرب کی انکو ملی جو بنی ایتہ حسین کبھی شیطان نے انکو بہکا یا اور یہ اس سے متلوٹ ہو گئے اور یہ محسن تھے بعد اسکے اپنے اصحابت طاری ہوئی اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں واپس آئے اور آپ کے سب حال بیان کیا اپنے اپنے حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ انکو سو درہ مار سے دلو نہ بہت سخت ہو نہ بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ

۱۳۴

اسی طرح لکھا ہوا تھا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظل بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن زبیر بن خزاعی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بعد حدیبیہ سے ہجرت کی تھی۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے عادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اسکے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ لے جبر بن لیفر اور رفاعہ بن شداد قبضانی وغیرہا نے روایت کی ہے۔ بہمن ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابو زکریا العینی یزید بن ابی اسحاق سے پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن جنس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انھوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی داوی نامی ناشرہ سے انھوں نے عمرو بن حنظل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ انکو اسکے شباب سے بر خور دار کر چنانچہ انکی عمر اسی برس کی تھی اور انکی دائی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کوسے تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے خلیفہ علی بن عثمان شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ انکے تمام فرزوات جبل اور صفین اور نہردان میں شریک تھے انھوں نے حبر بن عدی کی اعانت کی تھی اور انکے اصحاب میں سے تھے انکو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق سے موصل چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمر و کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے انکو کھلائے وہ آدمی جو گیا تو اسنے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اسوقت عبدالرحمن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کے بہن کے بیٹے تھے۔ بہمن ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابو زکریا سے پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے بہمن اسماعیل بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے علی بن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے سہتہ عماد ذہبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حنظل کا تھا جو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی تھا کہ عمرو بن حنظل کو گرفتار کر لاؤ مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ انکو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئیگا تو انکا سر کاٹ کر بھیج دیا

ابو زکریا کہتے تھے کہ مجھے عبدالمد بن غیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انھوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انھوں نے اسحاق بن ابی
 غزوہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن جمح کے
 کلچ میں آمنہ بنت ثمرہ تھیں حضرت معاویہ نے انکو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن جمح کا سر آیا تو ان کے
 پاس بھیجا گیا اور انکی گود میں ڈال دیا گیا یہ حال دیکھ کر انکی حالت بہت خراب ہو گئی انھوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور
 انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور انکے منہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (بہدم رفیق) کو مجھ سے بہت دنوں تک جدا رکھا پھر اب
 تم نے الکا سر میرے پاس تھیں بھیجا کیا عمدہ تحفہ ہے جو کسی طرح واپس نہیں کیا جاسکتا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (انکا انتقال
 نہیں ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار تھے نقل و حرکت کی امین طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی لائے ساتھ تھے انھوں نے رفاعہ سے کہہ دیا
 کہ تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اسکے بعد عمر و کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیجا گیا انکا قتل
 شام، خمری میں ہوا تھا ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ المدنی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمد بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے
 تھے ہم سے عبدالمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ قاری یعنی ابو عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سدی نے رفاعہ
 بن شداد قبہانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اُس نے ایک تیکہ میرے قریب ڈال دیا اور دوسرے
 تیکہ کبیر بن اشارہ کر کے کہا کہ اگر میرے بھائی جبریل اس تیکہ کے پاس نہ بیٹھے ہوتے تو میں یہ تیکہ تمھارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سکر
 نئے ایسا غصہ آیا کہ) میں نے ارادہ کیا کہ اسکی گردن مار دوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھ سے عمرو بن جمح نے بیان
 کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی مومن کی اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اسکو قتل کر دے تو میں اس
 قاتل سے بری ہوں حضرت عمرو بن جمح کی قبر موصل میں مشہور ہے اسکی زیارت کی جاتی ہے اور انکی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے
 جسکی تعمیر ابو عبدالمد سعید بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۲ھ میں شروع کی تھی اور اس
 قبہ کی تعمیر کے باعث سے سنی شیعہ میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حبرہ انصاری۔ لنگے نام میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنی مسند میں انکو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کہا کہ عمرو بن جمح نے وہ
 کہتے تھے ہمیں جمال اور کوفیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں
 ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے

۱۲ یہ بے نیب آخر میں دعوت نبوت بھی کرنے لگا تھا کتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لیکر آتے ہیں

اعمش سے انھوں نے ابوسفیان سے انھوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص جنگوں
لوگ عمرو بن جبہ کہتے تھے اور انکو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آسنے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے منتر وغیرہ
سے ممانعت فرمائی ہو اور مجھے سانپ کا ایک منتر معلوم ہو چنانچہ وہ منتر انھوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں
کچھ مضائقہ نہیں نیز ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ پچھو کا منتر جانتے تھے اسے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے
اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ پہنچا سکے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انھوں نے انکا
نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور ابو الزبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انھوں نے بھی انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے
یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجه بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن نجار انصاری خزرجی بخاری بدرین شمریک تھے یہ ابن
اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ہمیں عبدالعزیز بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے
نام میں جو انصار سے شمریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ نبی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجه بن قیس تھے۔ انکا
تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجه بن منفق اسدی۔ اور بعض لوگ انکو شمری کہتے ہیں حضرت ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض انکا نام
خارجه بن عمرو ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ اسے عبدالرحمن بن غنم شمری نے روایت کی ہے۔
ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی کہ انھوں نے کہا ہے قتیبہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انھوں نے شہزاد حوشب سے انھوں نے عبدالرحمن بن غنم سے
انھوں نے عمرو بن خارجه سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) منیٰ میں خطبہ
پڑھا اسوقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور میں اسکی گردن کے نیچے کھڑا تھا اسکا لہاب میرے شانن پر ٹپک رہا تھا وہ
پاگرتی جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث میں ہر حق وار کا حق قائم کر دیا ہے لہذا اب کسی
وارث کیلئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر لینے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
میں لکھا ہوں کہ ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن نافع سے انھوں نے سید الملک بن قدامہ سے
انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے خارجه بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہے۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے بھی انکو جمحی بیان لکھا ہے۔

ہیں بھی بن محمود نے اپنی سند ابو بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے سمر سے انھوں نے مطح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا ہے کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبید اللہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے فہر بن حوشب سے انھوں نے عمرو بن خارجہ جعفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے انکو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو اسدی کہتے ہیں نیز انھوں نے ان سے ایک حدیث نماذ کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

حضرت جناب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اسکی سند صحیح نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزاعہ بکول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اسکا فیصلہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن غلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ انصاری اوس ہی میں بعض لوگ انکو مخزومی کہتے ہیں انکا تذکرہ جعفر نے فرکاءے بدر میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تھی۔ عمرو کا نام ماجر بھی ہے۔ ماجر کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ میم کی روایت میں آئے گا کیونکہ یہ ماجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع مزنی ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کے بعد قریش کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اسوقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث بواسطہ

عمرو بن رافع کے لکھے والد سے بھی مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع کینت انکی ابو قتادہ تھی۔ انصاری ہیں۔ محمد بن سعد نے واقعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیشم بن

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اور عمرو بن زرارہ السدیقیؓ بہ بند کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس حدیث کو ابن قانع نے اسماعیل بن فضل سے انھوں نے، یقوب بن کعب سے انھوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انھوں نے انکا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہؓ بنی۔ ان کا محل انکے والد کے نام میں روایت سے میں گذر چکا ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنکو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انکے لئے بیٹے سعید اور بیٹی نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو زرعہ تھی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد زیات سے انھوں نے زرعہ سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے جو ان چار آدمیوں میں کے ایک شخص تھے جنھوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اپنے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم انکو جا کر سلام کرنے چنانچہ آپ تشریف لگے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اہل قبا کچھ تپھر میرے پاس آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے اپنے ان تپھر سے قبل بنا دیا اس حدیث کو سوید بن عامر نے خالد سے روایت کیا ہے اور انھوں نے زرعہ بن عمرو سے جو حضرت جناب کے غلام تھے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر بن مالک بن امر القیس۔ انصاری ابن عقبہ کے انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن کلثوم خزاعی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ہشام بن غیبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن سالم بن حنیفرہ شاعر تھے یہ شعر انھیں کا ہے۔

لاہم انی ناشد محمداً بد حلف ابنا و ابنا لآلدا

گر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کہی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے زہری نے عمرو بن زہیر سے انھوں نے مروان بن حکم اور مسور بن خرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں

۱۴۰ ترجمہ کچھ غم نہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دلاؤں گا اپنے اور انکے باپ دادا کی ۱۴۰

کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جبکہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا انھوں نے
 مرینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار بھی اپنے سوزوں کے ہوئے آپ کے سامنے پڑھتے وہ اشعار یہ ہیں۔
 لاہم انی ناشد محمدًا ۛ حلف ابینا وایسہ الا لطلحہ کنت لنا باوکنا اولادہ ۛ ثمت اسلمنا سلم فنزع یدنا
 فالصر رسول اللہ نصر اعتادہ ۛ وادع عباد اللہ یا تو امدوا ۛ فیہم رسول اللہ فتجدوا ۛ ان شیم حسفا وجسر ترہا
 فی فیلق کالجہر یبخر می ہزبا ۛ ان قریشا خلفوک الموعدا ۛ ولتقضوا یشاکب الموکدا ۛ وزعموا ان لست تدعوا احدنا
 دہم اذل وانتل عدوا ۛ قد جعلولے بکدار مرصدا ۛ ہم بیتونا بالوتیر عبا ۛ فقتلونا رکبا وسجدا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امی عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک
 لکڑا ابراہا آسان پر نمودا۔ ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابرہہ کی کعب کے فتح کی خوشخبری سنارہا ہوا اسی وقت سے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہوا اور
 آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش سے یہ خبر مخفی رہے تاکہ یکایک آپ وہاں پہنچ جائیں اسکے بعد آپ تشریف
 لے گئے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں پورا بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حضیرہ بن سالم قبیلہ بنی طیغ بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے۔ جو چند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بنی کعب کیلئے ہانڈھٹے تھے انکو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاہم انی ناشد محمد اموہ تمام اشعار کے۔
 ابن شامین نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک
 کر نیکی لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گذر چکا صرف فرق اس قدر ہے
 کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے شاید ابو موسیٰ نے چونکہ پہلے تذکرہ
 لکھا ہے لہذا نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انھوں نے خیال کیا
 کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جو نسب انکا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں

۱۴۱
 ترحیمہ کچھ غم بین میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دلاؤں گا اپنے اور انکے باپ دادا کی ۛ اے محمد آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد
 ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی ہمیں بن رسول خدا کی پوری ہو کر ونکا اور بنندگان نہ کوہ دیکھئے لادنگاہ انین سو خدا میں ایسے زیم کہ خون خدا سے
 ہکا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے ۛ گو یا کہ دریا پر کھٹ ہے رہا ہے یا اللہ قریش نے تجھ سے وعدہ خلائی کی ۛ اور تیرا وعدہ تو دیا اور کتہ ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلایا ۛ ہجو لوگوں
 بہت دلیل و قلیا ہیں انھوں نے مقام کہا میں ہائے لے لکین گا دقا نم کی ۛ ہر انھوں نے مقام دیر میں ہر شہنشاہ انکا در بابت ہا تہ ہیں قتل کیا ۛ

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداہ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابو نعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معتمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

یحییٰ بن علیہ الدین احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شکر کا سے برکے ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ نبی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد تو تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمر واحد اور خندق اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لانا تھا انکو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لیکر ان کے فک پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کے کینے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پیرسکے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیرون کو اٹھاتا ہے اور پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے تو آدنی چل ہی نہیں سکتا۔ انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے جو ان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استراک کر نیکی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے انکو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استراک کی نہیں ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب وادی القری میں انکو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے۔ اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اسکو روایت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابو عبد اللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں بحسب یگزات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لامحالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری کے والد علم

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سحر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضیحہ بن حارث بن فہر قریشی فہری کنیت انکی ابو سعید ہے اور ان کے بھائی وہب بن ابی سحر ماجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقعہ عدوی اور ابو معشر نے کہا ہے کہ انکا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ہر دو واحد اور

خندق اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ یہیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شمر کا سے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ نبی حارث بن زید بن نضر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے ہاجرین حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بھی تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی وفات مدینہ میں بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجری میں ہوے طبری نے اسکو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جنکی وفات سے رگن کا عرش بل گیا تھا کینت انکی ابو وقار تھی بیعتہ الرضوان میں شریک تھے انکے بیٹے واقعہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبائلی حبشینی ریشمی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبائلی کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد کے روال اس سے بہتر ہیں۔ انکی اولاد میں سے محمد بن حنین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبدالرحمن بن سعد کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا بھٹنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد کینت انکی ابو کبشہ ہے۔ انصاری بھی بن یونس نے نام انکا اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سی قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں بنی قریظہ کے قلد سے اسی شب میں آئے تھے جسکی صبح کو قطعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے پھر اسوقت سے آج تک نکاپتہ نہ ملا ابن شہاب نے اسکو بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بعض لوگ کہتے ہیں مشہور یا فعی تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا شمار صحابہ میں ہوا ہے سیمان بن زیاد اور

ابو محشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیہ نے عیاش بن عباس قببانی سے انھوں نے ابو محشر حمیری سے انھوں نے عمرو بن شعوا یا نعمی سے روایت کی ہے کہ وقتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں پر بیٹے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے جن سات آدمیوں پر بیٹے لعنت کی ہے وہ یہ لوگ ہیں کتاب المدین زیادتی کرنے والا اور تقدیر الہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عمرت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اسکو ذلت دینے والا جسے خدا نے عزت دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

اسیما: عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن اذعزن زید بن عطف اوسی انصاری جعفر نے انکا تذکرہ شرکا سے بد میں کیا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسی سے اس میں غلطی ہو گئی ہے کہ انھوں نے انکے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ انکا نام معبد ہے اور انھوں نے خود بھی عمرو بن اور عمیر بن معبد کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے اور یہ بھی ان دونوں ناموں میں انکا ذکر کیا ہے والمذا علم۔

اسیما: عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ انکی والدہ صفیہ بنت میسرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید انکے چچا تھے انھوں نے اور انکے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔ واقعہ یہ ہے جعفر بن محمد بن خالد سے انھوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انھوں نے ام خالد بنت خالد بن سعید ابن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانشین کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت جبر میں تھے یہ سبہ ہجرت کا واقعہ ہے پس عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور لعل اور تبوک میں شریک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو خیبر کے میوہ جات کی تکمیل پر مقرر کیا تھا جب یہ اور انکے بھائی خالد اسلام لائے تو انکے پیسے امان نے یہ اشعار کہے انکے والد سعید مقام ظریبہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الایات یتنا بالظریبہ شامہ۔ ابولمائیتر می فی الدین عمرو و خالد بن اطانا بنا امر النساء فاصبحا بہ یعدنا من اعدائنا من کابریک
سے توجہ کاش تھا بالظریبہ کامرہ اسوقت دیکھتا کہ عمرو اور خالد دین میں کیسا انرا کر رہے ہیں اور انکی اپنی اپنی جانتے ہیں اور ہمارے دشمن کی مدد کرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابو بکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین میں بعد خلافت ابو بکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عمرو یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج الصفر میں شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جہاد میں اولیٰ سلمہ ہجری میں ہوئے تھے انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سعید تھی۔ انصاری ہیں۔ شرکاء بدر میں سے ہیں۔ ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے و کعب نے سعد بن سعید تغلبی سے انھوں نے سعید بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید ہزلی کنیت انکی ابو سعید تھی۔ حاتم بن اسمعیل نے عبداللہ بن یزید ہزلی سے انھوں نے سعید بن عمرو بن سعید ہزلی سے انھوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی بہنے اسکے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے قاسم یعنی ابو عبدالرحمن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابو احمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مروی ہے کہ حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سواع جاس اور ابو سفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس اپنے ایک مشت خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و بجر زمین پر گرنے کیلئے دوڑا ہوا آ رہا ہے پس میں اپنی گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آ کر بیٹے وم لیا ان کا تذکرہ ابن مندہ

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائل بن وقص بن مرہ بن ہلال بن فالح بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہشہ ابن سلیم

کنیت انکی ابو الاعور تھی سلمیٰ ہیں۔ انکی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن مہسن سے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مدار انھیں پر تھا۔ مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاعور سلمیٰ کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انھوں نے پایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث جو انھوں نے روایت کی ہر مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوا سے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔ یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اسے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم انکا تذکرہ انشا اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھوں نے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پتیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حدرد یعنی سلامہ بن عمرو سلمیٰ کے والد ہیں انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انھوں نے حماد سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے انھوں نے ابو حدرد سلمیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور ابو قتادہ اور مجاہد بن جنامہ ایک چھوٹا سا لشکر دیکر آرم کی طرف بھیجا تھا راستہ میں انکو عامر بن ضببہ اشجعی ملا اور انھوں نے انکو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر علم بن جنامہ نے اسکو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ نے سب واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسکو قتل کر دیا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فبئسوا اس حدیث کو ابو خالد اسم نے ابن اسحاق سے انھوں نے ابو قسیط سے انھوں نے قعقلع سے انھوں نے یزید بن قسیط سے انھوں نے قعقلع بن عبد اللہ بن ابی حدرد سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ابی حدرد سے

۱۱۱ ترجمہ احقرے مانو جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو ۱۱۱

روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لاسے بن قدامہ جرمی کہتے ہیں کینیت انکی ابو برید تھی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ انکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اسوقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخند متین حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے قیثبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے وکیع نے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں گئے تھے جب ان لوگوں نے اپنے وطن واپس آنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم مجھے زیادہ قرآن کسی کو یاد تھا لہذا سب لوگوں نے مجھی کو امام بنایا حالانکہ میں کم سن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز تک پڑھتا ہوں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب انھوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخند متین گئے تھے اور انھوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم عوفی۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمشانی میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجا نے اجازہ اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاض نے قیس بن عبدالسرت سے انھوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے ابواجد او (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے نبی عامر کے

جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہو جو درختوں کے پتے کھا رہا ہے اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ پتھر کی جس سے نیرن ہے۔ ہی بن اور میں نے قیسم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا بیٹھ ہے کہ اس کے قریب کوئی نہیں جا سکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایہم کو آپ نے کیا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکا ذکر کرو انکے سر بڑے ہیں بہت قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں نبی عامر کے متعلق یہ تبصرہ ہے کہ انہیں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہے اور غطفان کے متعلق یہ تبصرہ ہے کہ انکے مزاج میں سختی اور سخاوت ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے عمر بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ مسیح وہی ہے جو ہے ابو اسحاق یعنی محمد خیر و سنے اپنی سنا ابو موسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے تم سے تمہارے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمارے مالک نے عامر بن عبد اللہ سے انہوں نے عمر بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے یہ حدیث ابو قتادہ کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم مزنی۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مشتمل بن ایاس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ عمر بن ایاس سے سناؤ کہتے تھے میں نے عمر بن سلیمان مزنی سے سناؤ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سناؤ کہتے تھے کہ عجوہ جنت کی کجور ہے۔ انکا تذکرہ ابن دہب نے ابو عمر پر اشراک کرنے سے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حبیب بن عبد شمس قریشی حبشہ۔ عبد الرحمن بن عمرو کے بھائی ہیں۔ قطع انہیں کا لقب ہے۔ یزید بن ابی حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمر بن عمرو بن سلمہ بن صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے فلان شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہمارے انکا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ عمر بن عمرو کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابو موسیٰ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن عمرو بن حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب قطع۔ ابو زکریا نے انکا

تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے صرف انھوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں جبیب کا نام سمرہ سے پہلے لکھا ہے مین کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمر بن جبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں اور انھوں نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابو زکریا کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں شاید انکو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں مگر ابو نعیم نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں انکو عمرو بن جبیب بیان کیا ہے اور انکے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نام اوہو وہ شخص جسکے دل میں اللہ نے بشر پر مہربانی کر نیکی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انھوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انکو دو سمجھتے ہیں اگر انھوں نے ابن مندہ کے کلام سے تو انکا دو ہونا مفہوم نہیں ہوتا اسی واسطے انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن جبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ اقطع بیان کرتے ہیں اور انھوں نے انکا نسب عبد شمس تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان دونوں کے ایک ہونے میں شک نہیں اور ابن مندہ نے جو انکو عمرو بن جبیب بیان کیا ہے یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن سمرہ بن جبیب ہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے نہ میر بن بکار نے کہا ہے کہ سمرہ بن جبیب سے عمر اور کریم پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن لغب بن تیم بن مرہ تھیں اور سمرہ کے ایک بیٹے عبدالرحمن بھی ہیں وہ صحابی ہیں ابن کلبی عبدالرحمن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سمرہ بیٹے ہیں جبیب کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی عبدالرحمن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابو سعید خدری نے لکھا ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوہ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدری میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے جبکا نام عمرو بن سنان تھا انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا نکاح ہو اور آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ میں ہے چلا جاؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عمرو بن عبد زراح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسى ثم الطفمى کینت انکی ابو بید تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ واقعہ ہجر میں شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کے چوری کی قیمت

انکو لگائی گئی تو المد عزوجل سے انکی برات اپنی کتاب مقدس میں نازل فرمائی ومن کیسب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ برئاً الا یہ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بلوایا اور فرمایا کہ المد نے تمھاری برات نازل کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکی کنیت ابو بید تھی یہ غلط ہے انکا نام بید بن سہل ہے انہیں کی بہت نبی ابرق نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رفاعہ بن زید عم قناوہ بن نعمان کا کچھ غلط اور انکی زردہ چرائی تھی حالانکہ خود نبی ابرق نے یہ حرکت کی تھی پس المد عزوجل نے انکی برات نازل فرمائی۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قناوہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قناوہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں سے تھے جنکا لقب نبی ابرق تھا اور انھوں نے چورسی والا قصہ بیان کیا نبی ابرق نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام بید بن سہل کا ہے وہ ایک شخص ہم میں ہے جو مسلمان اور نیکو ہے جب بید نے یہ واقعہ سنا تو انھوں نے اپنی تلوار کھینچ لی یہ حدیث پوری کتب تفسیر میں سورہ نسا میں مذکور ہے اور صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے بید کے نام میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ ابو زکریا کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ابو بید کنیت عمر کی ہے شاید انکو کسی غلط نسخہ میں ایسا ہی ملا ہو والد اعلم

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی لجاج بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کینجھتے تھے حاضر ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہی ہے ابو عمر کا بیان ہے۔ اور ابن منذر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عمر بن شاس سلمیٰ ہیں اور اسکے سوائے سب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دلیری کے آدمی تھے شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہی انھوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بی بی ام حسان کے پاس میں کچھ اشعار کہے تھے ام حسان عراسے ناخوش رہا کرتی تھیں اور انکو ستایا کرتی تھیں عمر و ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت عرار ابالوان ومن یردہ عرار العمری بالھوان لقد ظلمہ : فان كنت سنی او ترمین صحبتي : فكونی لہ کاشس بہت بہ الادمہ :

والافیسری سیراکب ناقہ : یتلم غیثا لیسر سیرد امہ : وان عرار ان کین لیسر و اذیح : فانی احب چون ذوالمنکاب العمری :

سارنیا جاتی عرہ توش آفتاب ہر ماہ کی شوی رتہ درشتا زین : در زمین بہت نمل سوزاق کے غلطی ہو کر مل دو گیا بسکی رفاہ یہ ہر شہسئی ہو :

عزیز کا رنگ سیاہ تھا۔ عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بی بی کے درمیان میں صلح کرادیں مگر یہ نہ ہوا لہذا انھوں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی بعد اسکے نام ہوئے اور یہ اشعار کے۔

تذکرہ ذکری ام حسان فاشعرہ علی و برلماتین ما استمرہ تذکرہ تھا و ہنا و قد حال و و ہنا
فکنت کذات الہر لما تذکرت ہما رباحت لمجدہ سحرہ

یہ حجاج وہی بن جنکو حجاج نے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کا سردیکر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے انے کچھ باتیں پوچھیں تو انکو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اسے یہ شعر پڑھا۔

فان عرار ان کین غیر واضح ہ فانی احب الیون ذالمنکب العم

عرار نے کہا یا امیر المومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے والد میرا ہی نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔ عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزون کے ہیں۔

اذ انحن اذ انحن امانا کفی لمطایا نابو جنک ہا ویا ہا ایس ترید الی حسن خفۃ اذرع ہ وان کن حسری ان تکون الیامیا
یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جنکو وہ فرخاندن میں نہیں کے سامنے پڑھتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کی ہے ہیں ابویاسر بن ابی جب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابان بن صالح سے انھوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انھوں نے عبداللہ

بن یزار سلمی سے انھوں نے عمرو بن شاس سلمی سے جو اصحاب حدیث ہیں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ میں گیا تھا انھوں نے اس سفر میں مجھے کچھ ظلم کیا چہرے مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب

میں لوٹا تو میں مسجد نبوی میں انکی شکایت بیان کی اسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اگر تم و ہمہری طرف دیکھو تو عمر و اللہ نے مجھے اذیت دی ہے کہا میں آپ کو

اذیت دیتے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اسے مجھے اذیت دی۔
ان کا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

۱۵۰ ترجمہ میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے روتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل

حال معلوم ہوا اب میں اسکو یاد کرتا ہوں ظالما کہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت ججبات ہیں اب میں مثل

اوسنیسک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی ۱۵۱ ترجمہ عرار اگر خوب صورت نہیں ہوتو یہی میں ایسے سیر نام کو دوست رکھتا ہوں کہ شہ

چوڑ ہوں ۱۵۲ ترجمہ جب ہم سفر میں ہوں اور تم بہرے پیشو ہو تو تمہارا رخ روشن ہماری رہبری کیلئے کافی ہے ہر سافر طر سافت کو چاہا ہے کہ میری ہم سفر ہوتی ہو کہ تم میرے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی بویۃ الرضوان بن شریک تھے حبیبہ بنت مطعم بن عدی انکے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے مقبل بن خویلد ہزلی کی لڑکی سے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر کے لے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شراہیل طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ مدد کر اسکی جو غلی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اسکی جو غلی کی بزرگی کرے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن عمرو نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے انکا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شریک ہمدانی نہیں ہیں کینت انکی ابو یسرد ہے حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن میں ابو کریم سے انھوں نے ابو معاویہ سے انھوں نے ائمش سے انھوں نے ابو عمار سے انھوں نے عمرو بن شریک سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ سے انھوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اسکے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں انم ابو زکریا نے کہا ہے کہ عمرو بن شریک سے ابو عطیہ وداعی سے جنکا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ ائمش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تاہمی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ بہن عمرو بن محمد بن طبرزدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انھوں نے عمرو بن شریک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پڑے ہوئے آئے گا اور کہیگا کہ اگر میرے پروردگار اس سے پوچھے کہ اسنے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہیگا کہ میں اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم ہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہیگا کہ میں اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلان شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائے گا کہ اس دوسرے پر اسکا گناہ نہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو شریع ہے۔ خزاعی بن یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو شریح یعنی کا نام خود بن عمرو ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن شعبہ لقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکا کچھ حال نہیں جانتا

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن شعوار۔ یافعی فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ عمرو بن شعوار کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہے

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن ضلیع محارب بن صحابی ہیں انکے معز بن زید نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے سیف بن اہب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابو الطفیل سے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے جنکا نام عمرو بن ضلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل۔ قاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے اٹلی قوم کے پاس بھیجا تاکہ وہ انکے مدد لین انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب لڑائی کا وقت آگیا تو آپ مجھے یہاں سے ہٹائے دیتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول بنو۔ یہ ابن سندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے انکے والد اسلام لائے تھے اسکے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن انکا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال انکے نام میں گذر چکا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل بن عمرو بن طریف۔ انکا نسب طفیل کے نام میں گذر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوہ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ تم سے علیحدہ رہو۔ کیونکہ میں مسلمان ہوں انھوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تمھارا ہے وہی میرا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق - قوم جن سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے انکا حال بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ عمرو
جنی کے نام سے گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق بن یزید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمی بقول اکثرین بدرین شریک تھے مگر ابو موسیٰ نے انکا
تذکرہ بدریون میں نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ غزوہ احد میں شریک تھے
ہیں عبدالمدین احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے خما سے ہمد کے
ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن عمرو بن ہبیس بن کعب بن لوی بن غالب۔ قریشی سہمی کنیت انکی ابو عبد اللہ
اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد ہے۔ والدہ انکی نابغہ بنت حرثہ تھیں قبیلہ بنی جلال بن عتیک بن اسلم بن یزید بن عمر سے
قبیلہ ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیالی بھائی عمرو بن اثابہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس فہری تھے ایک
شخص نے خود عمرو بن عاص سے انکی والدہ کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمیٰ بنت حرثہ اور لقب
نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عمرہ سے تھیں۔ عرب کے کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور عکا خد میں بیچ ڈالی گئی تھیں انکو فاکہ بن
مغیرہ نے مول لیا تھا پھر اسے عبدالمدین جدعان نے انکو خرید لیا تھا بعد اگلے عاص بن وائل کے پاس آئیں اور
انے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انھیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان انکے
ملک میں بن انکو واپس کر دین گرجاشی نے اسکو منظور نہ کیا اور کہا کہ امی عمرو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے) چچ
کے بیٹے (بن ان) کا حال تم سے کیوں خفی ہو اللہ کی قسم وہ خدا کے سپے رسول ہیں انھوں نے کہا کہ آپ ایسا کھتا
ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا بانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور
بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر شہ میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انھوں نے نجاشی کے پاس سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا راہ کیا تھا مگر کچھ کچھ توقف ہو گیا بعد اسکے یہ اور خالد بن ولید
اور عثمان بن طلحہ عبد رنی ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اسکے عمرو بن عاص
آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جس قدر گناہ پہلے لائے ہو چکے ہیں وہ سب معاف ہو جائیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ما قبل کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوہ ذات السلاسل میں بھیجا تھا جہاں انکے والد کے ماموں رہتے تھے۔ انکی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن طاف بن قضاہ سے تھیں یہ وہاں اسلئے گئے تھے کہ ان لوگوں کو اسلام کی ترغیب دیں اور بہادر پر آمادہ کریں چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جسین تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لشکر کا چنانچہ آپ نے اور لشکر انکی مدد کیلئے بھیجا ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس ابن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے غزوہ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سر زمین ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا تاکہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائیں انکے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں لہذا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ انکی وجہ سے تالیف بھی ہوگی چنانچہ یہ روایت ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جسکو سلاسل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انھیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدد مانگی پس آپ نے انکی مدد کیلئے ابو عبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جنین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھیجے تھے بھیجا اور ابو عبیدہ سے کہا کہ تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابو عبیدہ گئے جب وہاں پہنچے تو عمر بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمہارے متعلق ہی وہی میرے متعلق کیا گیا ہی ابو عبیدہ ایک بہت بدم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں امی عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ امی عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہذا اگر تم میرا کناہ مانو گے تو میں تمہارا کناہ مانو گا عمرو بن عاص نے کہا تو میں تمہارے اوپر سردار ہوں ابو عبیدہ نے کہا بتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کا عامل بتایا تھا اور یہ وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک رہے ہمیں ابراہیم اور اسماعیل وغیرہا نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیبتہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشج بن ہانان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انھوں نے

وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے انکے بیٹے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انھوں نے کہا میں
 خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں انکے بیٹے نے کہا کہ بھرا اللہ آپ کی بہت اچھی
 حالت تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے
 حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب بڑی فضیلت میری تو تھے ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ میری تین
 حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں
 اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا پھر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ
 حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مرجاتا تو لوگ کہتے کہ خوشخبری ہو عمرہ کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے
 انکے لئے جنت کی امید ہے میری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ
 میرے لئے مضر ہوا یا مفید۔ میں جب مرجاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی رولنے والی میرے ساتھ
 جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنوں گا اور میرے اوپر ہر طرف سے
 مٹی ڈالی جائے اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکنا تو اتنی دیر میرے پاس ٹھینا جتنی دیر میں
 ایک ونٹ ذبح کر کے اسکا گوشت بنایا جاتا ہے میں تم سے موانست کروں گا اور سوچوں گا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے
 کیا گفتگو کروں انکے بیٹے عبد اللہ نے اور ابو عثمان زہدی اور قبیصہ بن ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بہن خلیب
 ابو الفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو محمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو القاسم یعنی عبید اللہ بن
 عمر بن احمد بن عثمان بن شایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو محمد یعنی عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بن زانے نے
 خبر دی وہ کہتے تھے بہن محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے بہن عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن یزید بن ہارثہ بن محمد بن ابراہیم کتبی سے
 انھوں نے بشر بن سعید سے انھوں نے ابو قیس مولا می عمرو بن عاص سے انھوں نے عمرو بن عاص سے
 روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر جہاد میں غلطی ہو جائے
 تب بھی اسکو ایک کتاب ملے گی ابو الفضل کہتے تھے یہ حدیث میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ
 بن عبد الرحمن ابو ہریرہ سے انھوں نے بنی صلعم سے روایت کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی حضرت عمرو بن عاص کا قد پستہ تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوزہ بن ربیعہ بن عمرو بن بکار بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن عبد العزیز بن

مولہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا مولہ سے انھوں نے ابو ہریرہ بن عوف اور عمر بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو انکے پہلے کے مقامات میں معافیان دی تھیں۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنسا بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت انکی ابو داؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا تمیم تھا لے مروی ہے کہ انھوں نے کہا غزوہ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اسے قتل کرنے کے لیے چلا گیا ایک قبل اسکے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اسکا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اسکو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ کنیت انکی ابو سلمہ مخزومی تھی سید نے انکا نام یہ بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد مناف ہے اور لقب بعض عبد اللہ۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ انکا حال عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور عبد مناف غالباً انکا جاہلیت کا نام ہوگا ہم انکو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اصم۔ تابعی بن انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انصاری ان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شانسے کا گوشت کھایا بعد اسکے آپ کھڑے ہوئے اور کھلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام کیا ہے بخاری نے انکی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ شامی۔ بعض نے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابو ایوب بن ابی عیبلہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن عبد اللہ بن ام حرام اور اولاد

بن اسحق کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی کنیت ابو ابی تھی اور انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں (حرم عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ضربانی۔ نبی حارث بن کعب بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے ایک جماعت کے ساتھ جنین قیس بن حصین بن قحان ذوالخصمہ وریزید بن عبد اللہ ان اور یزید بن جہل اور عبد اللہ بن قریط اور شدا و بن عبد اللہ غسانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ فارسی کنیت انکی ابو عیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اشجع بن ہون بن حزمیہ بن مردک سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ اشجع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبید اللہ بن عیاض کے دادا ہیں انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونیکے باعث سے حنین سے روانگی کے وقت اپنے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جمرات سے عمرہ لیکر لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تھائی وصیت کی حدیث ذکر کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث۔ یہ بنی بولس سے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم تھی۔ قیس کے والد تھے جعفر نے کہا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ نام انکا عبد حنون ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن نضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام انکا عمرو بن عبد وہر اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا عمرو بن نضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نهم سلمی۔ یہ وہی ہیں جو حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راہ بتاتے تھے پس انھوں نے

تینتہ اٹھنے کے راستہ پر جانا شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ تینتہ اٹھنے پر جا کر تھم گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تینتہ کی مثال بالظل اس دروازہ کی سی ہے جس کی بابت اللہ عزوجل نے نبی امرا سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس تینتہ سے باہر نکل جائے گا اسکے گناہ بخشہ دیتے جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عامر بن خالد بن غاضر بن عتاب بن امر القیس بن بہشہ بن سلیم یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے بن عباس بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہشہ بن سلیم کے مازن بن مالک کی واند و بجلہ تھیں لہذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور کلبی بھی ہیں کینت انکی اونٹنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیب قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ ہسے ابو الفرج ابن ابی الوالیہ نے اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہسے محمد بن مصعب نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہسے ولید بن مسلم نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہسے عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہسے اسلام ہشیش نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ تو انکی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ امی عمر و مکہ میں ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسے تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں گئے پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت شب اول سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ اسوقت وہ طواف کرنے کے لیے آتے ہیں پس میں کعبہ کے ۷۰ پر دوڑنے کے پاس سو رہا یہاں تک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکلا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انھوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا۔ انھوں نے فرمایا اسلئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اسکے سوا کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اور خود پر ہی نہ کی جائے۔ اور سلمہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپکی تبلیغ کی ہے انھوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزار یعنی ابو بکر صدیق (اور ایک غلام یعنی زید بن حارثہ) نے یہ کہہ کر آپ اپنا ہاتھ بڑھا ہے۔ میں بھی آپ سے بیعت کرونگا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بیعت اسلام کیلئے آپکے ہاتھ پر بیعت کی اسوقت میں نے پوچھا کہ اسلام میں جو کتنا شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ سے بیعت ہی رہے گی آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنا وطن چلے جاؤ۔ جب تکو میرے ہجرت کی بیعت تو تم میرے پاس آ جانا چنانچہ یہ کہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا۔ اور وہ ان ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہاں تک

کہ ایک قافلہ شرب کا آنکلا۔ میں ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے اور ان لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہے کہ محمد (سلم) کے سے نکل چکا ہیں مدینہ آ رہے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی میں وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہنچا (حضرت سے ملاقات ہوئی) میں نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمر و جس وقت مدینہ پہنچے تھے وہ بدر اور احد اور خندق پہنچا تھا۔ پھر انھوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بعد اسکے شام چلے گئے (ان سے منجھو صحابہ کے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابو امامہ باہلی۔ اور سہل بن سعد ساعدی نے اور منجھو تابعی کے ابو ادریس حولانی اور سلمان بن عامر۔ اور کثیر بن مرد اور عدی بن اراطاد اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہے) ہمیں عبد الوہاب بن جبیر المدنی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب ابن غسلسان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سلمہ ابن ابی ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سلمہ نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمن ابن رید سے روایت کی کہ انھوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام میں گذری قیامت کے دن اسکے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر بچی مارے خود دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے۔ اسکو ایک غلام کے آزاد کرے گا اور جو شخص ایک مسلمان غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچائے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمر و رضی اللہ عنہ

ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن اسحاق سے پوچھا کہ بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جبیر بن عبد الرحمن نے حسن بن عبد اللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبید اللہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اسکے بعد کئی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن سندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اونکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن اونکی حدیث صحیح نہیں ہے اور انکا تذکرہ عمرو بن عبد اللہ انصاری کے نام میں گذر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرات تھے اور انکا عیلت انصار میں تھے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نوفل - اہل حجاز میں شمار کئے گئے ہیں۔ اسکا ذکر محمد بن اسماعیل نے بشر بن حکم سے روایت کر کے بیان کیا ہے تاکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سہ کی بہن سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو میں آنٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں لڑکے بھی تھے۔ پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دونوں آپ کے چچا کے لڑکے ہیں اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے لڑکے عمرو بن عبیدہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا تھا لیکر اپنی گود میں بجالایا اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرظی تھی۔ انکی ماں ہندہ بنت بیاع بن عبد یلیل بن عثمد ابن سعید بن لیث بن کبر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹے تھے بعد اسکے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادیسیہ میں شہر میں بچہ خلافت عمر بن خطاب شہید ہوئے انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

عجلانی - ابو زکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ انکا دادا اس تذکرہ کو نوک چکے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے عبدالرحمن بن عمر عجلانی نے اپنے والد سے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبلہ رو ہو کر پانچ خانہ یا پیشاب کے پے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمر کے نام میں آئے گا۔ انشا اللہ تعالیٰ

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ طبرانی انکو صحابہ میں نوکریا ہوا اور انہوں نے اپنی کندک ساتھ بن ایبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اونہوں نے قاسم بن عبدالرحمن سے اونہوں نے عمرو بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمہارے ہاتھ پر بوت سے مگس نکلے ہو گئے اور جنت و مشقت کی تمہیں نصیب ہو گی اور تیرا انداز میٹھن کیل کے طور پر رہ جائیگی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عطیہ جو سعدی ہیں ان سے انکے بیٹے عتبہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ قیامت میں (مخاطبات کے متعلق) سب پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اسکو بجا صرف کیا یا بیجا) آپ نے مجھے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

بن عقبہ سعید نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور اپنی سند کے ساتھ کچھول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلیگا اگ سے ایک سال کی مسافت پر دوڑ کر دیا جائیگا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں انکو عمرو بن عقبہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن یسار انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرب انکا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے۔ شہابہ نے خالد بن ابی عثمان سے انھوں نے سلیط اور ایوب فریمان عبد اللہ بن بشار سے ان دونوں نے عمرو بن زبلی عمر ہے۔ روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن زبلی عمر کے ہاتھ لگتے سنا کہ والدین پاپیے کچھ اون عہدوں سے جنہر جھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا سو اوو کپڑوں کے جو او قسم عقبتھے وہ دونوں کپڑے سینے اپنے مولیٰ کیساں کو دیدیئے اسکو شہابہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انکو حرمی بن حفص نے خالد سے انھوں نے ایوب سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیس جاہلیہ میں انکا ایک حریف تھا جو انکو اسلام سے روکتا تھا یہاں تک کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا تھا۔ اور انکی ایک حدیث روایت کی ہے۔ اور یہی ابن قشیر بن اور بعض نے وقش کہا ہے اور بعض نے ابن ثبات بن وقش کہا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصر انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرو عجلانی کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض نے ابو عبد اللہ بیان کی ہے۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبد اللہ سے مروی ہے عبد اللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمن بن عمرو عجلانی نے اپنے وائے سے روایت کیا کہ یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچاں یا پیشاب کے لیے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اسکو ایک جماعت نے ایوب سے انھوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ او انھوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ

ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہے کہ انھوں نے اسکو عامر بن بلال سے اپنے والد ابوب سے اونھوں نے نافع سے اونھوں نے ابن عمر سے پہلا قول روایت کیا ہے مگر انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابو نعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسرے تذکرہ میں انکو عمر و عجلانی نے لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا ہے۔ اور اولے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ انھوں نے انکا تذکرہ دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابو موسیٰ نے بھی ہمارے موافق ہی لکھا ہے۔ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استہراک کر کے واسطے لکھا۔ حالانکہ انکے دادا انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوعمر بن شداد فہری بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرظی فہری ہیں انکی کنیت ابو شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقعی کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے تو انکی عمر بتیس برس کی تھی۔ اور ۳۳ ہجری میں بعد خلافت حضرت علی و فاطمہ زہرا علیہما السلام کا قول ہے۔ اور سعید نے واقعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ یہ عمر و جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ بعض نے انکو عمر بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابو زہرہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت مومن ہوئے کہ زنا نہیں کرتا تو کہا کہ میں نے خود نہیں سنا۔ مگر مجھکو عمر بن ابی عمیر نے خبر دی ہے کہ اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو سنا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمر و مزنی انکی کنیت ابورافع تھی۔ ان سے انکے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ بلال بن عامر رافع بن عمرو مزنی سے ماویٰ ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد نے انکو خر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر بھٹکولے پہاٹک کہ نبی نسل اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خمر پہ سوار ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس میں نے قریب جا کر انکی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اوپر میں ہاتھ پکڑنے لگا یہاٹک کہ میں نے اپنے ہتھیلی کو آپ کے دونوں قدموں اور نعلین کے درمیان میں داخل کر دیا تو میں نے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خشکی اتک محسوس ہو رہی ہے اسکو عمر بن حمید نے علی بن مجاہد سے اونھوں نے بلال بن ابی ہلال سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نافع سے

ایسی ہی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر کے نام میں اختلاف ہے بعض نے انکو عمرو بن عمیر۔ اور بعض نے عمیر بن عمرو۔ اور بعض نے عامر بن عمیر۔ اور بعض نے عمارہ بن عمیر۔ اور بعض نے عمرو بن بلال۔ اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہے۔ یہ ابو عمرو کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث میں ہے جسکو حماد بن سلمہ نے ثابت سے اونھوں نے ابو یزید بدنی سے اونھوں نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک غائب ہے صرف نماز فرض کے لیے باہر تشریف لائے اور نماز پڑھ کر اندر چلے جاتے۔ بس ہلوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہے۔ تو ہلوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے ہلوائی کے اور کوئی بات نہیں پیش آئی ہے تحقیق میرے رب عزوجل نے مجھے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جب میں نے اپنے رب سے اس وقت زیادتی طلب کی تو میں نے اپنے رب کو ماجداور کریم پایا۔ پھر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور مجھکو دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اسقدر نہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو ہم اعراب سے پورا کر دیں گے۔ اسکو بھی سچلینی نے صحاح بن نبراس سے اونھوں نے ثابت سے اونھوں نے ابو یزید سے اونھوں نے عمرو بن جزم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اونھوں نے ابو یزید سے اونھوں نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہے ابو یزید سے اونھوں نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کی ہے۔ اور عثمان بن مطر نے ثابت سے اونھوں نے ابو یزید سے اونھوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہے۔ انکا ذکر ابن اسحق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنھوں نے عقبہ بن بیعت کی تھی اور اونھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سوارہ بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہیں پھر سلی ہیں۔ غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ اور یہ ثعلبہ بن غنم کے بھائی ہیں یہ اونہیں روسنے والوں میں سے ہیں جنکے بارے میں آیہ کریمہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملکم قلت لا اجد احدکم علیہ تولوا وایم تفضیض من الیمع الا یہ انکا تذکرہ ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ترجمہ اون لوگوں پر کچھ گناہ نہیں ہے جو انہی تھا سے پاس آئے تاکہ تم انکو سواری دو تھے انہے کہا کہ میری پاس سواری نہیں ہے تو روسنے ہوئے لوٹ گئے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف انصاری۔ یہ نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہنسے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے اور عثمان سے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولا سہیل بن عمرو کا نام ہی روایت کر کے بیان کیا ابن اسحاق سے انکو سہیل مولیٰ لکھا ہے مگر اور لوگوں نے انکو انکا حلیف بیان کیا ہے۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ اور انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخزوم نے ایک حدیث روایت کی ہے جسے اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ اپنی سندوں کے ساتھ ابو نعیم ترمذی سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے ہنسے عبید اللہ بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہنسے عبداللہ بن عمر اور یونس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے عمرو نے بیان کیا اور عمرو سے مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور غزوہ بدر میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو (مخزوم) کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ تو وہ مخزوم سے مال لیکر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابو عبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نزار بن جبر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ابو عبیدہ کے کچھ لائے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے اسکی امید رکھو واسیہ میں تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دیا جائے گی جیسا کہ تم سے اگلوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں نے کی تھی اور وہ تمکو بھی ہلاک کرے گی جیسا اگلوں کو لسنے ہلاک کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن زید بن علیہ۔ اور بقول بعض طہ بن عمرو بن بکر بن احرک بن عثمان بن عمرو بن ادین طاہیجہ بن اباس ابن مسر۔ انکی کنیت ابو عبداللہ مخزومی ہیں۔ یہ قدیم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے۔ اور یہی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے انخندق ہے۔ یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں غزوہ تبوک میں اپنی شرکت نہونے کے سبب رد تھے۔ انکا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مدینہ کے ایسا نہ تھا جسکے بیٹھنے کی کوئی جاہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبداللہ بن

یہ غسل کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان
 میں سے جو کچھ آپ نے نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام ان کے توبہ کی مقبولیت کی خبر بخبری لیا آپ کے پاس
 آئے پھر فرمایا اَمُّ السُّلَمَاءِ فِي النَّارِ - اَلَا يَا اَنُكَا مَزْكُوْرَةً تَيُوْنُ سَعِيْكَهَا

سیدنا عمر و رضی اللہ عنہ

ابن عمر بن ماسن بن قیس بن ابی مسعود نخزرجی بن عبقر بن النکاح اور ان لوگوں میں لکھا جو جو غزوہ بدر میں شریک
 تھے اور انکا نام ان لوگوں میں ہے لکھا جو جنگے بائیں میں المداحا لے کا قول تو لواء علیہم تفيض مع اندمع للسنازل
 ہوا ہر انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و رضی اللہ عنہ

ابن خیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعید بن عوف بن قیس بن کاع نام ثقیف بن ضبہ بن قیس بن انکس
 حدیث اہل شام نے روایت کی ہے۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے انکا صحابی ہوتی ہیں اختلاف ہے کہ انکا والد خیلان یا ابوالانفاق
 صحابی ہیں ان سے ابو عبد اللہ بن مشکم نے روایت کی ہے کہ میں نے بن عمرو سے اجازت لی تھی سند بن عامر تک پہنچا کر
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ابو کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے معنی بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے
 بن خالد نے یزید بن ابی مریم دمشقی سے اونہوں نے ابو عبید اللہ مسلم بن مشکم سے اونہوں نے عمرو بن خیلان سے روایت
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میرے تسمیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس
 لایا ہوں اسکو حق جانا تو اسکو مال اور اولاد کم عنایت فرما۔ اور اسکا ولین اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور
 اسکے اعمال بد کے مکافات اسکو دینا ہی میں دیدے اور جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تسمیق نہ کرے اور
 جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اسکو حق نہ جانے تو اسکو مال اور اولاد زیادہ دے اور اسکی عمر کو زیادہ کر دے انکا
 بیٹے عبید اللہ بن عمرو حضرت معاویہ کے نامور مددگار و مین سے تھے حضرت معاویہ نے انکو زیادہ سے اتقالی اور
 عمرو بن جبرب کے معزول کر نیے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا پس چند ماہ تک انہوں نے وہاں قیام کیا اس کے بعد
 حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ
 تینوں نے لکھا ہے۔

سے ترجمہ قائم کرو نماز کو دن کے دونوں وقت ۱۲

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو فراس ہریشی ہیں۔ ابو یحییٰ تمیمی نے سفیان بن وہب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیس کے جنکا نام فراس بن عمرو تھا اونکے سر میں سخت درد ہوا تو انکے والد آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور انکے درد سر کی حالت آپ سے بیان کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراس کو اپنے پاس بلایا انکے دونوں آنکھوں کے درمیان وانی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ بس فوراً درد سر جاتا رہا پھر انھیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروراء کے ہمراہ لے کر لایا۔ تو انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کر دیا۔ یہاں تک کہ انھوں نے اسکے بعد توبہ کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے سند میں سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف ابن وہب ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فہواہ بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیع خزاعی علقمہ کے بہائی ہیں۔ انکو بعض نے ابن ابی فہواہ بیان کیا ہے ہمیں عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سلیمان بن افضل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہتے محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہتے نوح بن یزید بن سبار مودب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن اسحق نے عیسیٰ بن عمر سے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمرو بن فہواہ خزاعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فتح مکہ کے وقت کو بلایا۔ آپکا ارادہ یہ تھا کہ میرے ہاتھ کچھ مال ابو سفیان کے پاس بھجویں۔ تاکہ وہ اسکو مکہ میں اپنی قریش پر تقسیم کر دیں بس آپ نے مجھے فرمایا کہ اپنے ساتھ کے لیے کسی کو تلاش کر لو اسی اثنا میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تمکو ساتھی کی تلاش ہے میں نے کہا ہاں وہ بولے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور بتے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون ہیں کنا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ جب انکی قوم کے آبادی کے قریب پہنچا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ کبر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان نہ کرنا چاہیے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ حنین کے مال غنیمت پر عادل مقرر کیا تھا مسعود ابن عامر بن بعبہ کے اولاد کو اس قبیلہ کے طرف منسوب کیا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرا کے حلیف ہیں یہ شام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قریظہ بنی سلی المد علیہ وسلم سے ملے تھے عبد الزواق نے بشر بن میر سے انھوں نے کھول سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ سے انھوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ عمرو بن قریظہ نے اور انھوں نے مرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھی ہے میری روزی دفت بجائے پر مشر جو پس آپ مجھے کالنے کی اجازت دیجئے اور ان امور کے جو غمش ہوں انکو نہ گاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے و اجارت یلگی نہ بزرگی اور دشمن خدا تو جھوٹا ہو اللہ نے تجھے کمال زرق و یا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر تجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے نہ لیتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشج ہدی کے بھانجے تھے قبیلہ ربیعہ میں سب سے پہلے ہی اسلام لائے تھے کیفیت اسکی یوں ہے کہ اشج نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اسکے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات انے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف۔ انصاری خزرجی۔ بدین شریک تھے۔ اسکو پونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائد المد بن امم احمد کا نام جناب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن معتب بن عامر بن لوی۔ تیشی غاری۔ ابن ام مکتوم نابینا مؤذن ہی بن۔ انکی والدہ ام مکتوم تھیں۔ نام انکا نائکہ بنت عبد اللہ بن عنکبہ بن عامر بن مکرّم و مہرب۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے مامون کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن امم قیس کی بہن تھیں انکی نام میں اختلاف ہے بعض لوگ جب اللہ کے ہیں اور بعض لوگ خود اور یہی زیادہ شہور ہے۔ یہ شعب اور زبیدہ کہ قول ہے۔ انھوں نے شعب بن عمیر کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض: کے کچھ دنوں بعد ہجرت کو تھی۔ انھیں سوا فہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنا یا جبکہ آپ غزوات میں تشریف لیجاتے تھے منجملہ انکے نزدیک اور اطہر اور بواطین اور ذوالعیسرہ میں اور جبکہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں فیدہ جینہ کی طرف تشریف لائے تھے

اور غزوہ سویق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حراء الاسد میں اور نجران میں اور فوات الرقلع میں اور جب
برکینہ میں آپ ﷺ سے پہلے تب بھی انکو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ
میں تھا اور اسی عمر میں یہ شہید ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ قادیسیہ سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں
وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد چنانکہ ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ قادیسیہ سے جو انس سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات
معلوم نہ ہونگے والہ اعلم انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے
عمر بن زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم۔ انصاری۔ بخاری کینت انکی ابو عمر ہے اور ابو الحکم ہے۔ غزوہ بدر میں شریک
تھے جیسا کہ ابو مسر اور واقفی اور عبد اللہ بن محمد بن عمار نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے
کہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ بہن عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کیساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے
شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ نبی بخاری کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار سے عمر بن قیس
اور انکے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکو بدر میں لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکو
نوفل بن سواد یہودی نے قتل کیا تھا انکے والد قیس اور نیز انکے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ
تینوں نے لکھا ہے والہ اعلم۔

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشمل بن حارثہ ابن دینار۔ بن نجار احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے
مختصر لکھا ہے۔

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن کعب یامی اور بعض لوگ انکو کعب بن عمرو کہتے ہیں ظہیر بن مصعب کے دادا ہیں یثرب بن ابی سلیم نے طلحہ بن
مصعب سے انھوں نے اپنا والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دعا کیا اور پتہ سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے
کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصعب کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصعب کے دادا صحابہ ہیں

عمر و تخت اور بعض نے بیان کیا ہو کہ کعب بن عمرو بن

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مازن قبیلہ بنی خنساء بن مبدول صحیح انصاری ہیں بدرین مشرک تھے اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ عمرو بن غنم خنسا کے دادا ہیں جنگ حرت بنی خنساء بن مبدول بن غنم نسو بن بن ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابو نعیم نے انکو مشرک کہہ میں بیان کیا ہے ایک ابو داؤد مازنی جنگا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنساء ہے اور دوسرے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا جائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی ہے عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شکر کا سے بدرین عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہے یہ صحیح ہے۔ یونس بن یکر نے ابن اسحاق سے شکر کا سے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ بنی خنساء بن مبدول بن عمرو بن غنم بن مالان بن نجار سے ابو داؤد یعنی عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہے اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہے ہاں یونس کے سوا اور لوگوں نے مثل بکاٹی اور سلمہ کے اپنی روایت میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ذکر کیا لہذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن وائی روایت نقل کی ہے جو بن عمرو بن مازن کا نام نہیں ہے ابن اسحاق کے شاگردوں میں اس قسم کا اختلاف بکثرت ہوا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک شعبی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن ابی موسیٰ نے کہا ہے: نہرومی وہ کہتے تھے بنی یونس نے نہرومی وہ کہتے تھے ہیں ابو نعیم نے نہرومی وہ کہتے تھے ہے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ محمد بن عثمان ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے محمد بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابن ابی یونس نے ابن لیبہ سے انھوں نے ابو النضر مولائے عمر بن عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے عمرو بن مالک شعبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ روایت فرمائیے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ شاید میں آج کے بعد آپ کو نہ دیکھوں حضرت نے فرمایا کہ تم جب الخمر میں رہنا اختیار کرو گے پوچھا کہ جہاں پھر کیا پھر فرمایا کہ سرزمین شہر رومی نام شام اور تم سر زمینوں کے ساتھ جہاد میں مشرک ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلے سے ہٹ جائیں گے اور اگر تم غنم تھے کی تو ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت نامی ابو مالک تھی۔ اشعری نے کہا ہے کہ بنی یونس نے اور مسجد نے انکا نام ہی طرح بتایا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے

بن مالک ہے اور بقول بعض عمرو بن عاصم۔ اللہ عطا رہا بن یسار وغیرہ سے روایت کی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کثرت کے باب میں انکا تذکرہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبید سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اسکو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الكتاب ایک حرف ہے البتہ ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام خوف بن مالک ہے بعض لوگ انکو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمرو اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ روایف ہمزہ میں انکا ذکر ہو چکا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری لقب انکا ملاعب الاسنہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انھوں نے ابو احمد زبیری سے انھوں نے مسعز بن خشرم بن حسان سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کسی آدمی کو دو لینے کیلئے پیش کیا تھا۔ اس حدیث کو بہت لوگوں نے مسعز بن خشرم سے انھوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس بن جبید بن رواحہ۔ انکا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری رواسی کوئی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمد آئے تھے۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شیخ سے جنکا نام طارق تھا انھوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا (آپ مجھے کچھ ناراض تھے) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے راضی ہو جائے پس میں بارہمیری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا یا رسول اللہ راضی ہو جائے یا آپ بھی راضی ہو جائے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یونانی مرزی ہے کہ عمرو بن مالک رواسی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے عمرو بن مالک اسی رواسی کا حال اسس تذکرہ میں بھی

لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن بن حدثان بن قیس بن مرد بن کثیر بن غنم بن ذودان بن اسد بن خزیمہ عکاشہ بن محسن کے بھائی ہیں۔
خزیمہ احدین شریک تھے ابن اسحاق نے کہا ہر کہ جب ہاجرین ہجرت کر کے پڑ پڑی آئے لگے تو بنی غنم بن ذودان
بھی لگے ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق ہوئی عمرو بن محسن بھی انہیں میں سے تھے انکا تذکرہ تینوں نے
لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیلے لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کیساتھ ابن ابی عمرو
سے انھوں نے عمرو بن محسن سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب قیامت کی علامات سے
بھی یہ ہیں کہ پانی بہت بر سے اور پیداوار کم ہو اور قراہ زیادہ ہوں اور فقرا کم ہوں امر اور زیادہ ہوں گراہل امانت
کم ہوں۔ لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ۔ انصاری۔ انکا نسب نثار اللہ تعالیٰ ہم لنگے والد کے نام میں لکھنے انھوں نے بنی مصلیٰ اللہ علیہ
وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور لنگے بعد کے تمام مشاہیر میں شریک تھے اسکو ابن شہاب نے
عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزوم غاضری۔ انھوں نے بنی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں
یہ اصغمان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے انکے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے مقام
بارب میں جانے کیلئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب انکو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہو گیا تھا انھوں نے اپنے رہبر سے
کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے انکا لقب نارت مشہور ہو گیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان سلی انکا نسب نکا بھائی عباس بن مروان کے نام میں بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ مولانا القلوب میں
کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انھوں نے ابو صلیح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولانا القلوب پندہ آدمی تھے جسکے نام میں ابوسفیان بن عرب اقرت بن راس خیشیہ بن
عصن فزاری شہل بن عمرو عامری خارش بن ہشام مخزومی الخویط بن عبد العزیز خانمان بنی سمرین بنی سہ

شہیل بن عمرو جہنی ابوالسائب بن ابی جحکیم بن حذیم قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے مالک بن عوف نصری صفوان بن امیہ عبدالرحمن بن یزید بوع خاندان بنی مالک سے جعد بن قیس سہمی عمرو بن مرداس بنی غلام بن حارث ثقفی امین سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیئے گئے تھے اور یزید بوع اور حویطب کو چاس چاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے عباس بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے اسکو روایت کیا ہے مگر بنی ناسون میں غلطی ہو گئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور شہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جعد بن قیس امی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جعد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اسکو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

سیدنا عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن عبس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ انکو اسمی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کہ نیت انکی ابو مرہ ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ کے لئے ہے اس پر میں ایمان لایا اگرچہ یہ بہت قوموں کو ناگوار گذرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اکثر مشاہدین شریک رہے شام میں رہتے تھے اسے عیسیٰ بن طلحہ اور سیرہ بن معبد اور مضر بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو حسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ امر معاویہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اندر درازہ فتنہ و مسالین اور صاحبان حاجت کیلئے بند رکھتا ہے اللہ عزوجل ہی آسمان کے دروازہ اسکی حاجت و ضرورت کیلئے کھول دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو کوئی حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاویہ بن جہل کے پاس نشست رکھتے تھے اور انے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسکے تعلق انہوں نے یہ شعر کہے ہیں۔
انی شرعت الان فی حوض لیس : وخرجت من عقد الحیاة عقیما : ولست اذاب الخلیم فاصحت : ام الغواۃ من ہوائی عقیما :
یہ اشعار اس سے منہادہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اس ترجمہ میں اب پر بیہ کاری کے حوض میں تیرا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی کھانچوں سے تیرا سالم نکل آیا ہے جیسے علم کا جامہ پہن لیا ہے۔ شیطان میرے گمراہ ہوئے ابوسس ہو گیا ۱۲

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسیح بن کعب بن طریف بن غنم بن جارہ بن ثوب بن مہمن بن عمرو بن عثمان بن سلمان بن ثعل بن طائی بن ثعل بن عمرو بن عمرو بن غوث بن طکی طرف نسوہ بن - عرب کے تیرا نندار لوگوں میں تھے ڈیڑھ سو کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کی خدمت میں وفد بلکے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امر القیس نے اپنے اس خسر میں انہیں کب طرف اشارہ کیا ہے

ربک رام من علی غسل بہ مخرج کفیه من سترہ

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے انھوں نے انتقال کیا بعد اسکو قبعتی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن اٹھاپن نے انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم خزاعی ابن شاپن نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث کلبی ہے جو زید بن عمرو بن سلم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے نقل کی ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث سلم کی ہے جو عمرو کی

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف بن عمرو۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ انصاری ہیں خانانک بنی عمرو بن مندول سے۔ احد میں شہید ہوئے تھے۔ بیہن ابو جعفر نے اپنی سند کیساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہدے احد کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ نبی عمرو بن مندول عمرو بن مطرف بن عمرو بھی تھے یونس سے اور سلم نے ابن اسحاق سے انکا نسب اسی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے شہدے احد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ بنی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن عقبہ بن ثقف ہے انصاری ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والاشانی میں انکا تذکرہ لکھا ہے بیہن محمد بن عمرو بن ابی عاصم نے کہا ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے بیہن عبدالرحمن بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر قبایس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم نے

ابن ترمذی - اکثر تیرا نندار قبیلہ بنی ثعل کے لیے انکا آئینہ سے نقل کیا ہے - ۱۲

عبدالرزاق سے انھوں نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے والد نے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ جنین سے واپسی کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آئے تھے یکایک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لگے اور آپ کی چادر پھینچ لی آپ اس وقت سوار تھے آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دیدو کیا تم لوگ مجھے بخل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹوں کی برابر مجھے بکرمان بلجائیں تو میں سب تم لوگوں کو دیدوں تم نے مجھے بخل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے اسکو زہری سے یوں نقل کیا ہے کہ معمر نے عمرو بن محمد بن جیسون مطعم سے انھوں نے اپنے والد سے کہ جبیر کو انکے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہے زہری نے اسکو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن معاذ بن نعمان - انصاری اشہلی - سعد بن معاذ کے بھائی ہیں - انکا نسب انکے بھائی کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکو ضراب بن خطاب نے قتل کیا تھا انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن معبد بن ازعر بن زید بن عطاء بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس انصاری اسی ضبیعی۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ انکو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ عین عدلیہ سے بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شکر کائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی ضبیعہ بن زید سے عمرو بن معبد تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن سعد یکرنا ابن عبداللہ بن عمرو بن خصم بن عمرو بن زبید اصغر زبید کا دوسرا نام مبنہ بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن مبنہ بن زبید الرز بن عارض بن صحب بن سعد عیشہ بن نرج زبیدی ندجی۔ کنیت انکی ابو ثور تھی۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے بجائے خصم کے خصم بیان کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم سعد عیشہ سے صلح ہو گئے تھے اور قبیلہ مراد ہی میں رہتے تھے اور انہیں کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور انہیں کے ساتھ اسلام لائے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زبید کے

وفد کے ساتھ آئے تھے والد علم سلسلہ ہجری میں یہ اسلام لائے تھے اور واقعہ یہ کہ سلسلہ میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسود عسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ضرب ماری اور یہ بھاگے خالد نے انکی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابو بکر صدیق کی طرف سے عین میں مدد آ رہی ہے تو وہ اسلام کی طرف پھرتے اور ماجر بن ابی امیہ کے پاس بفرمان لئے ہوئے چلے گئے ماجر نے انکو باہر دھکڑا کر صدیق کے پاس بھیج دیا حضرت صدیق نے انے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار آئے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو اللہ تمہیں عزت دیتا انھوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور کبھی اہل کفر و نکرہوں کا حضرت صدیق نے انکو روکا دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے لے سکے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابو بکر نے انکو شام کی طرف بھیجا اور جنگ یرموک میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے انکو عراق کی طرف حضرت سعد بن وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھی تھی کہ انکے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور عین کار نمایان کئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شنگلی کی شدت میں انکا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہادند کی شرکت کے بعد سلسلہ ہجری میں انھوں نے وفات پائی نہادند کے قریب ایک موضع روزہ نامی جو وہیں انکی وفات ہوئی کسی شاعر نے انکے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں۔

لقد نادوا بالربک ان یوم تحلوا ۛ بروذہ شخصاً لاجبانا ولا نمراد ۛ نقل لزیبیدل لمنج کلما ۛ زرتما بانور قریبکم عمرا ۛ
انے شراہیل بن قنقاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی تھی لبیک للہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیہ اس عبارت میں ادا کرتے تھے ۵

لبیک تعظیماً ایک عذرا ۛ ہدی زید قد اتک قسرا ۛ تفد وہباً مضمرات شذرا ۛ
یقطعن جبنا و جبالا و عرا ۛ قدر کو الا و ثمان خلفوا صفرا ۛ

گرا ب ہم بحمد اللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے
۱۱۔ تروجمہ - ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑے دوسے
تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئیں اور اپنے گناہوں کو سچے چھوڑ
آئے ہیں - ۱۲

مروئی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو مین
 یسوا اور فرمایا کہ جب تم دونوں کجا ہو تو علی سردار مین ہے ہر ایک سردار ہی پس یہ دونوں کجا ہوئے
 عمرو بن معدیکرب کو جوان دونوں کے آسنے کی خبر ملی تو وہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ چلے جب قریب پہنچ
 گئے تو انھوں نے بلند آواز سے کہا کہ میں ابو ثور ہوں مین عمرو بن معدیکرب ہوں تو حضرت علی اور خالد دونوں انکی طرف
 چلے اور ہر ایک کہتا تھا کہ مجھے جانے دیجئے عمرو بن معدی کرب نے جوان دونوں کی گفتگو سنی تو کہنے لگے کہ تمام عرب تو مجھے
 ڈرتا ہی کر یہ لوگ مجھے قربانی کا جانور سمجھتے ہیں عمرو بن معدیکرب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے انکے عمدا شعراء مین سے یہ دو شعر مین
 امن ریجانہ الدراع لیسع ۴ یورقنی واصحابے جموع ۴ اذالم تستطیع شیئاً فدرعه ۴ وجا وزہ اسے ما تستطیع ۴
 نیز انکے عمدا شعراء مین سے یہ شعر بھی مین۔

اعاذل عدتی بنی ورحمی ۴ وکل مقلص سلسل لبقاد ۴ اعانل انما فنی شبابی ۴ اجابتی الصریح لے المنادی ۴
 مع الابطال حتمہ سل جسمی ۴ واقرع عاتقی حمل البنجادہ ۴ وبقی بعد سلم القوم حلمی ۴ ولفنی قبل زاد القوم زادی ۴
 تمنی ان یلایقنی قبلیس ۴ وودتہ دایمانی وودادی ۴ فمن ذاعاذری من ذی ہفاه ۴ یرو و ہنفسہ شر المرادہ ۴
 اریحیاتہ ویریقتلے ۴ عزیزک من خلیک من مراد

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار مین بعض لوگ ان اشعار کو درید بن صمد کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر بقول مشہور
 یہ عمرو بن معدیکرب ہی کے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن میمون اودی کہنت انکی ابو عبد اللہ مروئی انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور نبی صلعم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور سو
 حج کئے تھے اور بقول بعض شرح کئے تھے اور اپنی زکوٰۃ بھی نبی صلعم کے حضور مین بھیجی تھی کہتے تھے کہ معاذ بن جبل ہمارے
 پاس مین مین رسول خدا صلعم کے بھیجے ہوئے گئے صبح کی وقت بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے ہماری بیان پہنچے وہ بہت خوبصورت تھے
 انکی محبت میری دلین جم کی اس مینے انکا ساتھ نہ چھوڑا یہاں تک کہ مینے انکو دفن کیا پھر بعد حضرت معاذ کے یہ ابن سعود کی صحبت مین رہنے لگے

ترجمہ پڑھنے والے انگریزی آواز مجھے سلا رہی ہوا اور میرے اصحاب بیدار مین ۱۵ ای مخاطب جب کسی کام کو نہ کر سکے تو اسکو چھوڑے اور جو کام
 کر سکتا ہو اسکو کر دے ۱۲ ترجمہ ای عاذل میرا سامان میرا جسم (درد مند) اور میرا نیزہ ہی اور وہ اور چاکھوڑا جو اپنے سوار کا مطیع ہو ۴ ای عاذل مین نبی
 جوانی اس بات مین صبر کرتا ہوں کہ جو فریاد کرتا ہوا اسکی فریاد سنوں ۴ بہادر مین کیسا کھڑکھتا ہوں یہاں تک کہ مین دبلا ہو گیا ہوں اور میری شانے تلوار اٹھانے
 اٹھاتے ۴ جب کسی مین برداشت کی قوت نہیں رہتی تو مین برداشت کرتا ہوں اور کھانا سب سے پہلے میرا ختم ہو جاتا ہے ۴ مین چاہتا ہوں کہ قبیس مجھے لے کر میرے چاہنے سے کیا
 ہوتا ہے ۴ پس اس جو قوت کی طرف سے تو مین خستہ معذرت کر سکتا ہے جو ایاب بری آرزو رکھتا ہے ۴ مین اسکی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میرے قتل کا خواہشمند ہوا کہ
 مخاطب نے تو مین خوش پسند ہے ۴

اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں انکا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنھوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ ہجرت میں ایک بندہ کو دیکھا کہ اسے زمانہ کی میں سب بند جمع ہو رہے اسکو سنگسار کیا یہ روایت صحیح بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عبدالملک بن مسلم پر وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مستند نہیں ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زمانہ کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائم ہونا صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہے کہ وہ ہندو ذریعہ سے ہو کیونکہ عبادات انس و جن دوسری پر ہیں اور کسی پر نہیں ہے ہم کا حکم تو ان میں بھی تھا انکی وفات ۳۳ھ میں ہوئی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ انکے نام میں اختلاف ہے معاذ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن عمرو بن نضیر سے روایت کی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ او را عی سے ابو عبیدہ سے جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے انھوں نے عبید بن نضیر سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مقرن - مازنی - اور بعض لوگ انکو نعمان بن عمرو کہتے ہیں یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ انکی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبد الجبار سے انھوں نے عبد الواحد ابن زیاد سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو خالد وابی سے انھوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ انصاری کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص نے جھکی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی ہر گونہ کیسا کرتے ہیں اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی ہر گونہ فسق ہے اور اس سے دنیا کفر کو اس انصاری نے عرض کیا کہ والد اب میں کیسی ہر گونہ کبھی نہ کرو لگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجلہ صحابہ میں سے تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نیمان - اللہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

لقب ان کا ذوالنور تھا طفیل دوسی کے بیٹے ہیں موسیٰ بن سہل برکی نے انکا نسب بیان کیا ہے۔ بن صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک مرتبہ دعادی تھی تو انکے کوڑے میں روشنی پیدا ہوئی تھی۔ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے انکو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اسکو بیان کر چکے ہیں اور انکے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جنکے حق میں یہ کریمہ تو لوواو انہم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کرچکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ کنیت انکی ابو الطفیل تھی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کوفی سے انھوں نے عمرو بن وائلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب سے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کو خوب علم ہی آپ نے فرمایا اسوقت مجھے اس بات پر غیبی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشتان کشتان جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہونگی جنکو ہماجر میں قید کر کے اسلام میں داخل کرینگا حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب ثقفی۔ ہم انکا تذکرہ سعد سلمیٰ کے نام میں کرچکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شہزی ضمری حجازی خبثت اجمیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر میں ابی جبہ نے اپنی سند کیساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الملک یعنی ابن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دیدے یہ کہتے تھے جب میں اسکو سنا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ بتائیے اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چھری چاقو کی برواشت کر سکتی ہو تو اس کو نہ لو انکو حضرت عمر بن خطاب نے اور قبول بعض حضرت عثمان نے بصرہ کا قاضی بنایا تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید کنیت انکی ابو کبشہ تھی۔ انمارسی ہیں۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے لکن نام میں اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن علی نقی بیان کیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمر تک پہنچا کر خودی وہ کہتے تھے ہنسے سفیان بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے علی بن عبد اللہ علی نے ابو ہریرہ ازوی سے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عمرو بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آیا اور اسوقت ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں بڑھی ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں ابو ہریرہ سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ تھی انھوں نے کہا اسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جب تک تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا نام جبل تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عمرو لکھا ہم انکا تذکرہ جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جنکا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جا رہا تھا انکو زمین کی تپش زیادہ محسوس ہوئی تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں نچھے دیدو میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کرو و انھوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں انکو دیدیں تھڑی دیر تک وہ میرے جوتیاں پہن کر چلے بعد اسکے میری جوتیاں اتار دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمھارے لیے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں ہے اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کسی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا

اور بعض لوگوں نے سٹک چپا کا نام ابو اعلیٰ بیان کیا ہے۔

(سیٹا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن تیمم بعض لوگ انکو عمران بن لہمان اور بعض عمران بن عبد اللہ کہتے ہیں کیفیت انکی ابو جبار بن عطاروی ہیں یعنی بنی عطاروی
بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مشہور بن تیمم تمیمی عطاروی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم ہیں انھوں نے جاہلیت کا
زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے لہذا آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں
کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے جیر بن حازم نے ابو جبار عطاروی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بھرتی اس وقت ہم اپنے ماں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اٹنا سے
راہ میں تھے ایک برن کے پیرٹے میں انکو اٹھایا اور انکو بھگوانا پھر ایک شخص بھرتی میں لگے پہنچا پھر بعد اسکے ایک دیکھی ہیں
اسکو ڈالیا پھر اپنے ایک اونٹ کی پیٹھ منجھدی اور اسکا خون بھی شریک کیا اور اسکو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے
زیادہ لذیذ کھانا یہی تھا جو ہم نے کھایا اور وہی کتا ہی میں پوچھا کہ ای ابو جبار خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انھوں نے کہا کہ میٹھا
ابو عمر بن عطار کہتے تھے میں ابو جبار عطاروی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہے انھوں نے کہا
ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے جو ہمیں نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے
اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں انکی
حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے
ابن ابی سنیانانی وغیرہ سے روایت کی ہے ابو جبار نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں
اونٹ چارہ ہاتھ ہم سب لوگ آپ کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف
یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں
باتوں کی شہادت دیتا ہے اسکی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سنکر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہمیں ابو جعفر بن
سین نے اپنی سند پونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں
ابو جبار عطاروی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انھوں نے کہا ہاں جب جب
حدیث آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قتل کو سوا بھی دیکھے تو اسکو

۱۱۔ مخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول حسد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر

آپ سے پہلے نہ ہوں ۱۱

جگتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لیکر اپنے گلے میں ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کے پاس پہنچ جاتا جس کے پاس کون
 کسی قتل کیا ہوتا تو وہ اس کو کچھ نہ بولتا کسی کو چہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم معوث ہوئی سو وقت تم کیا کام کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں اس
 زمانہ میں اونٹ چراتا تھا اور انکا دودھ دو ہاڑتا تھا اور چار عطار دی کی دکان تھی میں اور قبول یعنی ششہ میں ہوں کی ایک سو پچیس سال
 اور قبول یعنی ایک سو بیس سال زندہ رہے سر میں خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سلید چھوڑ دیا تھا لکے جنازہ میں
 حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ میں سب سے اچھا آدمی بھی شریک
 ہے اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہے حسن بصری نے کہا یہ نیک نہیں ہے اور میں سب سے اچھا نہیں ہوں اور تم سب سے برے نہیں ہو
 ہاں یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لیے کیا سامان کیا ہے فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور یہ شعر پڑھے
 الم حران الناس مات کبیر ہم ، وقد کان قبل البعث بعث محمد ، ولم یغن عنہ عیش سبعین حجۃ ۷۰ و شین لما بات یغمر مود
 یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حجاج محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے گرائی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مسعود
 اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حنین بن عبید بن خلف بن عبید نعم بن حذیفہ بن جہد بن غاضرہ بن حبشہ بن کعب بن عمرو خزاعی کہیں۔ یہ ابن مسعود
 اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عبید نعم بیٹے بن سالم بن غاضرہ کے اور کلبی نے کہا ہے کہ عبید نعم بیٹے بن جرمہ
 بن حبشہ کے اور باقی نسب میں سب کا اتفاق ہے انکی کنیت انکے بیٹے کے نام پر پانچویں تھی لکن بیٹے کا نام کبیر تھا۔ یہ فتح
 خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ انکو حضرت عمر بن
 خطاب نے بصرہ بھیجا تھا تاکہ وہ ان کے لوگوں کو علم دیں سکھائیں اور عبدالمد بن عامر نے انکو بصرہ کا قاضی بنا پاتا تھا چنانچہ یہ چند
 روز وہاں رہے بعد اسکے انھوں نے استعفا دیدیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ ہتے بصرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کسی صحابی کو نہیں دیکھا جو عمران بن حصین سے کسی کو افضل کہتا ہو بڑے مجاہد دعوات تھے کسی فتنہ میں شریک نہیں
 ہوئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے لکن حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ نے
 روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن
 اسحاق نے روایت کیا تو نہیں ہاں ابراہیم وغیرہ نے انکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مسعود نے لکھا ہے۔

بشارت بخبر دی وہ کہتے تھے ہمت محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتاوہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا ہے عمران کہتے تھے کہ ہم نے جرباغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے انکو سلام کرتے تھے مگر لوگوں نے انکے داغ دیدیا تو وہ سلام متوقف ہو گیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہو گیا انکو استسقا کی بیماری تھی وہ کئی برس تک رہی انھوں نے اسپر صبر کیا پھر انکا شکم چاک کیا گیا اور اس سے جربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چار پائی میں سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت انکی تیس برس تک رہی ایک مرتبہ ایک شخص انکے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امی ابو نجد والدین آپکی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آکر دیکھتا ہوں تو انھوں نے کہا کہ امی بھتیجے تم میرے پاس نہ بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہو وہی مجھے زیادہ محبوب ہے ۲۵ ہجری میں بصرہ میں انھوں نے وفات پائی انکے سردار دڑھی کے بال سفید تھے انکی اولاد بصرہ میں تھی۔

(سیدنا عمران رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن عبید اللہ قرظی تھی۔ انکا نسب نکلے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ انکی والدہ حمنہ بنت حبش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عم میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے تھے۔ بعد واقعہ حمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کے املاک کی بابت اللہ گفتگو کی حضرت علی نے انکے والد کی املاک انکو واپس کرنے مجھ میں سعد نے کہا ہے کہ مدینہ سے تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبید اللہ تھے انکی والدہ حمنہ بنت حبش بن رباب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے لڑکے عبداللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر سب گدر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا عمران رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن ابی الجوزہ یعنی نصر بن عمران بن ضبیبی شاکر حضرت ابن عباس کے والدین بعض لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں بصرہ میں قاضی تھے انکے بیٹے نے اور ابوالفتح وغیرہ نے روایت کی ہے اور یہ عمود عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ترستھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اسکو حاد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو حمزہ ہے ابو حمزہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - علی ابن سعید نے انکا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر انکی کوئی حدیث نقل نہیں کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عوفیم - اور بعض لوگ انکو ابن عوفیم کہتے ہیں انکا ذکر عامہ ہذلی کے حدیث میں ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جنکو لوگ حل ابن مالک کہتے تھے اونکی دو بیویاں تھیں ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے فکرم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حل ساقط ہو گیا پس میں ماریوٹلے عورت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور اسکے ساتھ اوسکا بھائی بھی تھا جسکو لوگ عمران ابن عوفیم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہئے عمران نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دین جسے نے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ رویا یہ تو معاف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن فضیل ابن عائد - انکا تذکرہ حافظ ابن بسین نے اون صحابہ میں کیا جو ہرات میں آئے ہے خیاج ابن عمران ابن فضیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی قوم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور بکو آپکے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتائیے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اوسکی تابعداری کرو اور بچوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کے مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا برکھو اور جیسا اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہانتک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور انکو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابی اللہم غفاری سے غلام تھے خیمہ میں جب یہ شریک ہوئے میں تو اس وقت غلام تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے انکو حصہ نہیں دیا مگر ان آپس انکو کچھ بطور خود دیدیا تھا ایک تلوار انکو دی تھی اسے یزید بن ابی عبیدہ و محمد بن زید بن ہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن عارض نے روایت کی جو حفص بن غیاث نے محمد بن زید ہاجر سے انھوں نے عمیر مولیٰ سے ابن اللحم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں جنین بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھا اور اسوقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی تھی مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابولہب نے ہشام بن سعد سے انھوں نے محمد بن زید سے جنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اگر لوگ اسکو خیر کا واقعہ کہتے ہیں۔ بین ابراہیم بن محمد بن عمیر سے اپنی سنا کیسا تھا ابوہبسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انھوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیر بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ بیٹے جو اسکو باندھا تو زمین پر گھسکتی جاتی تھی پس آپ حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دیدیا جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اکرم۔ انکا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد ہضری ثامی اسے خیر بن زینر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا نیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن افضی اطی حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افضی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سردار ان عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نزون اور مضبوط رہوں کیسا تھا جو ہم سے لڑتا ہے اسکو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انھوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کو اور انکے ساتھیوں کو ایک شہر لکھدی تھی جسکو ہم نے اس سبب سے

ابن افضی بن غلام کا حصہ نہیں ہے۔

ترک کر دیا کہ اسکے الفاظ بہت غریب اور راولیوں کے سبب غلط ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - زید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ انکی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انھوں نے اپنی بہن کو نخی طور پر قتل کر دیا انکی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انھوں نے بہت شور مچایا عمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دینے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ کے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انھوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کی متعلق بہت ستایا کرتی تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہن کے بیٹوں کو بلوایا اور انے پوچھا کہ تمھاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے کسی شخص کا نام بتا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انے سب واقعہ بیان کر دیا اور ان کا خون معاف کر دیا ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اسکو منظور کر لیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔ اور ابو عمیر نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ انکا نام عمیر ہی ہے۔ اور اس قصہ کو انھوں نے بھی بیان کیا ہے عمیر بن خرشہ ابن امیہ بن عامر بن خیلہ طبری فارسی۔ انھوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کیا کرتی تھی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ادس بن عتیک بن عمر و بنت انصاری اوسی - زور عبدالاشہل کے بھائی تھے عبدالاشہل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عمیر احد میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عمیر ایک اور حارث فرزند ان ادس کے بھائی تھے۔ یہ عمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر کے والدین انے کے بیٹے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے عمیر نے کہا یا رسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا یعنی دس ہزار عمیر نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمر نے کہا کہ اے عمیر بس کرو عمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمھارا کیا حرج ہے

حضرت عمر نے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں ۱۲

اگر اللہ میں جنت میں داخل کرے حضرت عمرؓ نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زون میں سب کو جنت میں داخل کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ صحیح کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہبیسہ ہے انکی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون چیز ہے جسکا کسی مانگنے والے کو
میدیا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری کنیت انکی ابو جہہ بن یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے انکا نام اسطرح
بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے
باب میں کریں گے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان کنیت انکی ابو ضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن خاضر بن اشرس کنڈی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جردان جعفر مستغذری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو انھوں نے قتاوہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے
ابو ساسان یعنی حصین بن منذر سے انھوں نے ہاجر بن قنفذ سے انھوں نے عمیر بن جردان سے روایت کی ہے کہ
انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اسوقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا
جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسوقت میں سے جواب اس سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے
میں اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عمیر سے ہے
عمیر نے تو میرے خیال میں زمانہ نبوت پایا ہی نہیں۔ یہ عمیر عبد اللہ بن جردان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جردان عبیدی سے محمد بن سیر بن نے اور انکی بیٹی اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ تہمت نہیں بن محمود کے اجازت
اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن ابی عمر و تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے ابو بکر بن ابی شیبہ سے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہنسے محمود بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انھوں نے اشعث بن عمیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایست
کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا جسٹان لوگوں نے واپسی کا
راہ وہ کیا تو کہنے لگے کہ جہاتین ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی بن سبب یاد کرنی ہیں اب نبی کے پاس
ہیں آپ سے پوچھنا چاہیے اسکے بعد پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سینا) عمیر رضی اللہ عنہ

ابن حارث ازوی کہتے انکی اہلیان تھی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسماعیل
بن خالد ازوی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حفص بن عبدالمر سے انھوں نے اہلیان یعنی عمیر بن
حارث ازوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ
جنین حجر بن مرثع یعنی ابو سہرہ اور مخنف اور عبداللہ فرزند بن سلیم اور عبد شمس بن عقیق بن زہیر بھی تھے جنکا نام نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حذیب بن زہیر اور حذیب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن حارث
اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھی تھی جسکا مضمون یہ تھا قبیلہ رنہام کے
جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں انکے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں انکا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے
جائیں نہ انکے خراج لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اسکا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ لکھا ہے۔

(سینا) عمیر رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد النصار بن حوز بن سلمی۔ بدر میں شریک تھے
یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ابن عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق
سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے
ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے انکا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن بکر
بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ عمیر بن عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابن کعبی نے کہا ہے کہ لوگ انکو مقرر کہا کرتے تھے وہ جہاں بھی
تھے وہی واقعہ بجا تھا میں یہ سب قیدیوں کو لیا گیا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کینا تھا بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن جباشہ اور بعض لوگ انکو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو میر بن عبد بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہیں۔ ابو جعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابو جعفر کا نام عمیر بن یزید بن عمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی انکا نسب و پرانے والد کے نام میں گذر چکا ہے انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں وفات پا چکے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قبر پر جبکہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عمیر بن حبیب بن لوگون میں تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ امیر سے بیٹے بے وقوفی کی ہم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ انکی ہم نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگزر کرتا ہے تو وہ اپنی بوقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ ہشیان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف کی ادنیٰ بات سے ہزار نہ ہو گا وہ بہت باتوں سے ضرور ہزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص مر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اسکو چاہیے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سننے کے لیے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اسکو تکلیف محسوس نہیں ہوتی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حرام بن عمرو بن جوح بن یزید بن حرام بن کعب بن عمیر بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ وقعی اور ابن کعب اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حسین ابن زبیر ابن کعب بن یزید بن حرام بن کعب بن عمیر بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی نے ابو عمر پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن جوح بن یزید بن حرام۔ انصاری سلمی انکا نسب اوپر گذر چکا ہے غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن

عقبہ کا قول ہو اور اسی غزوہ بدر میں یہ شہید ہوئے انصار میں پہلے شہید یہی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے
 اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی یہ دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے
 کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑے اور خدا کی راہ میں مارا جائے گا وہ جنت میں
 داخل ہوگا غیر اس وقت صفت میں کھڑے ہوئے تھے لکن ہاتھ میں کچھ چھوہا رہے تھے یہ انکو دکھا رہے تھے یہ ارشاد
 نبوی سنتے ہی انھوں نے کہا کہ بیخ (ایک کلمہ خوشی کا ہی) میرے اور جنت کے درمیان میں صرف اتنا ہی فصل ہے کہ یہ
 لوگ مجھے قتل کر دیں یہ کھرا انھوں نے چھوہا رہے ہاتھ سے پھیکدے اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے
 ۵ رخصا لے اللہ بغیر زادہ الا لتق و عمل المعاد ۶ والصبر فی اللہ علی الجہاد ۷ ان اللہ من اعظم المسداو ۸
 وخیر ما قواد الی ارشاد ۹ وکل حے لے لفساد ۱۰

پھر انھوں نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے انکو خالد بن اعلم نے قتل کیا تھا۔ انکا ذکر ابو نعیم اور
 ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر رضی اللہ عنہ

ابن رباب بن خلیفہ بن مہشم بن سعید بن بہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمیر بیٹے بن
 رباب بن حذافہ بن سعید بن بہم کے اور زبیر نے کہا ہے کہ رباب بن مہشم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن مہشم بن سعید بن
 بہم قریشی سمی تھے یہ سابقین اسلام میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی
 تھی عین النمرین حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابو بکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے تھے۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی اسکو
 جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی
 طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر رضی اللہ عنہ

ابن زید بن احمد جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابو
 موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر رضی اللہ عنہ

سوی۔ ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کیساتھ عمر بن عثمان بن عمیر سے انھوں نے لکھے والد سے انھوں نے

۱۱ سر حمر اللہ کیوں سہا پر سب کا سی اور آخر تک اور کچھ زادہ نہیں لیا تا ۱۲ اللہ کی راہ میں جاوے میر کرنا ہونے کا پیرا تا ۱۳ پیر ہی ماور سے بہتر ایت کیلئے ہونا اور سہا ہونے میں ۱۴

انکی داد سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے جن میں آپ نے اپنا منہ دھویا تھا اور
 انکی کٹی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے۔ صاحب کتاب و حدیث نے اپنی سند کیساتھ عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمر صدوسی سے
 انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اس کے داد سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
 لائے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عمیر کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن بن عبید بن لیمان بن عیس بن عمرو بن عوف۔ اسکو ابو نعیم نے واقفی سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض
 لوگ انکو عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہیں ابن مندہ نے اسی لقب کو بیان کیا ہے
 غلطیوں میں بہتے تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن عیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن شریک تھے پھر
 اسکے بعد کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن زید بن مالک
 بن امس انصاری اسی انکو حضرت عمر بن خطاب نے ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا پس ابن کلبی نے ان کو
 دو شخص بنا دیا ہے۔ یہ عمیر فضلاء صحابہ اور زہادین سے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے
 فرمایا امراض میں تعدی نہیں ہوتی۔ اسی لئے انکو بیٹے عبدالرحمن نے اور ابو طلحہ خولانی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ اور ابو عمر نے
 کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن لیمان انصاری سی بن خنی مان کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہیں نے انکو
 پرورش کیا تھا۔ ایک مرتبہ عمیر نے جلاس کو غزوہ تبوک میں پہنچنے سنا کہ اگر وہ بائیں حق ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں تو یقیناً
 میں گدھے سے بھی بہتر ہیں عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور بیشک تو
 گدھے سے بھی بہتر ہے عمیر کہتے تھے کہ چونکہ جلاس میرے باپ تھے انہوں نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں انہیں ایسا
 پس اگر میں اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی رکھوں گا تو اللہ پشیم ہے کہ قرآن میں برائی نازل ہو جائے لہذا میں نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اس وعدہ کی خبر دیدی پس آپ نے جلاس کو بلوایا اور کہا کہ میں نے ایسا کہا تھا انہوں نے قسم کھالی اسکے بعد وہی
 نازل ہوا لگی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور پوچھا کہ رسول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی بگلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر الخ پس جلاس نے
 کہا کہ میں اللہ کے سامنے زبیر کرتا ہوں بیشک عمیر سچ کہتے ہیں جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ میں عمیر کو خراج نہ دیا کروں گا
 پھر انہوں نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

ترجمہ کاظم کما ہے یہاں کہ انہوں نے نہیں کہا جلاس نے انہوں نے کفر کی بات کہی تھی۔ ۱۷۰

عمر وہ سنے بیان کیا ہو کہ عیسیٰ لایا گیا بعد اسی مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس قصہ کو عیسیٰ بن عقیل کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اسکو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول **وَالْقَوْمُ الْآلَانِ** غنا ہم اللہ ورسولہ من فضلیہ کا شان نزول یہ ہے کہ جلاس کا ایک غلام قبیلہ بنی عمرو بن عدوس میں مارا گیا تھا بنی عمرو اسکی ویت دینے سے منکر تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عدوس سے اسکی ویت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اوزار کے تیرا کان بچا ہو اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے انکو محض کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اور اہل کوفہ کا بیان ہے کہ ابو زید جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا انکا نام سعد تھا اور وہ انہیں عیسیٰ کے والد تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے کیونکہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ وہ ابو زید سے چچا تھے حضرت انسؓ خاندان حزر ج سے تھے اور یہ عیسیٰ خاندان حزر ج سے ہیں حضرت عیسیٰ کی وفات تک شام میں ہوئی حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ کاش عیسیٰ کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہوگا کہ میں اس سے مسلمانوں کے کامیابان مدولیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن قہد اور بعض لوگ کہتے ہیں عیسیٰ بن قہد عبدی بن کنیت انکی ابوالاٹھٹھی تھی۔ عیسیٰ بن ابوالفضل بن ابی اسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابو علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے ابو بکر بن ابی طییب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عیسیٰ بن فضل نے عطارد بن سائب سے انھوں نے اشعث بن عیسیٰ عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انھوں نے آپس میں کہا کہ جو جو باتیں ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو بیڈ کا مسئلہ آپکو چھین چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ایک شراب آپ کو بولنے کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انھوں نے عرض کیا کہ بیڈ کو حضرت نے پوچھا کہ بیڈ کس چیز میں بناتے ہو انھوں نے کہا انقیر میں آپ نے فرمایا انقیر میں نہ بنایا کرتے

تو چھوڑو انکو صرف اس بات کی عداوت ہے کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے انکو نبی کر دیا۔

بیڈ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں چھوڑا سے جگڑا سینہ جائیں۔

بیڈ کوئی کا ایک نرٹ ہوتا تھا جس میں شراب بچا تھی اسی وجہ سے دانستہ ہوتی ہو کہ وہ شراب کا نرٹ ہوتا تھا جس میں نائیسے نشتر پیدا ہوتا ہے گا۔

پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم یہ گفتگو کی کہ والد ہمارے قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہونگے چنانچہ پھر دوبارہ آکر حضرت سے عرض کیا، آپ نے پھر فرمایا کہ نقیر بن مست بناؤ ورنہ ریشہ پیدا ہو جائے گا اور کوئی کسی کے پیروں میں مار دینا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سن کر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنسے کیوں ہوان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اسی ہے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہوا ایک مرتبہ ہنسے نقیر بن بنا کر بنی پنی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام عمیر بن سعد ہے اس میں شک نہیں۔

(سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ)

ابن سعید حمصی میں حضرت عمر بن خطابؓ سے حال تھے انکا تذکرہ ابو زکریا نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ انکا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابو زکریا نے کسی غلط نسخہ میں دیکھا ہو کہ لکھا یا ہے یا نہیں۔

(سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خاندان نبی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ ہنسے موسیٰ نے بیان کیا وہ ہنسے تھے ہیں عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہے یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں اور انکا نام عمیر بن سعد ہے۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمر کی طرف سے حال تھے اور جلاس کی بی بی کے بیٹے تھے۔

(سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بخمری صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہونگے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے یہیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے یعقوب بن حمید نے عبد العزیز بن محمد بن ابی خازم سے انھوں نے یزید بن ہاد سے انھوں نے محمود بن ابراہیم سے انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے عمیر بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روخانہ کے لواحقین میں جا رہے تھے ایک ایک گور خر دکھانی دیا جو زخمی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا نور کیا گیا آپ نے فرمایا اسکو چھوڑو عنقریب جنت اسکو زخمی کیا ہے اسکا زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بھز کا ایک آدمی تھا اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکو اس گور خر کا اختیار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب زقفا کو تقسیم کرو۔

اسکے بعد آپ آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اسکے تیر لگا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسکو کوئی شخص نہ چھیڑے لہذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور حماد بن زید نے اور مشیم نے اور لیث نے یحییٰ بن محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابو اویس اور عبدالوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عمیر بن مسلم کی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور بنوری جنھوں نے گورخر کا شکار کیا تھا انکے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سیمارہ متھی تھی۔ سعید نے انکا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں بھی انکو ذکر کیا ہے یہ بھی بخاری کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شبرمہ سعید بن شریہ کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سبالی یشری مرہ کے بھائی تھے حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مدین سے لڑنے کے لیے مدینہ سے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دبلج نے ابو عمر پر استدراک کر نیکیے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنسا بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مانن بن بخاری انصاری خزرجی کنیت انکی ابو داؤد تھی۔ بدین شریک تھے۔ اسکو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاءے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنسا بن مہذول سے عمیر بن عامر بھی تھے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

انے انکے بیٹے سعید نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تو میں اللہ کے ساتھ شرک کرنا جاؤ ذکرنا اور کسی کو ناسخ مارو الٹا اور سو دکھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے بھاگنا اور پاکر امن عورتوں پر تہمت لگانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور کعبہ کی بیعتی کرنا جو تمھارا قبلہ ہے زندوں کا بھی اور

مردون کا بھی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابن شاپین سے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع سے انھوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا گر میں نے درگزر کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور اسے بے ایک کسی بات ہی تو میں نے اکتال کر دیا یہی رسول خدا صلعم نے سکوت فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

مالک کے والدین - ابو بکر اسماعیلی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ اسے لنگے بیٹے مالک نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ملی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا کہ اسکی شناخت لو گون سے کراٹھا سکی شناخت کرنے والا کوئی بلجائے تو اسکو دید و در نہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لوگوں کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اسکا مالک آجائے تو اسکو دید و در نہ کچھ کہو کہ اللہ کا مال ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ذو مران لقیل بن افلح بن شراحیل بن ربیعہ - ربیعہ کا نام ناعط بن مرثد بھڑانی ہے لنگے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید بھڑانی کے دادا ہیں عبدالغنی نے کہا ہے کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے انھوں نے لنگے دادا عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا جسکی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلام من سلمان سلام علیکم فانی احمد لہذی لا الہ الا ہوا بعد فانا بنتنا اسلاما کرمہ منا من ارض الروم فابشر وقان اللہ تعالیٰ قد ہدکم ہدایۃ وانا کم اذا شہدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وستم السلاوہ وعلیہم الزکوٰۃ فان لکم ذمۃ اللہ ذمۃ رسولہ علی واکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیہا سہلہا وجب الہا غیر مظلومین ولا ضیق علیہم ان لکم ذمۃ لاکمل محمد فلا تابل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرہاوی قد حفظ الغیب دی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیر اناہ منطور الیہ فی قومہ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ عمیر ذی مران کے نام اور قبیلہ ہمدان کے مسلمانوں کے نام سلام ہو کہ میں تعریف کرتا ہوں اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں البعد سب میں زہد سے اسے وقت تھا اسے اسلام کی خبر تکوینی کو بشارت ہو کہ اللہ نے تعین ہدایت کی تھی وہ کہ جیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بشارتوں اور زکوٰۃ دے کے تو تمہاری جان اول اللہ رسول کی حفاظت میں ہے تمہاری قوم کی زمینیں سہلانی ہیں اپنے نبی کی جان کی اور جسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح ہے کہ مالک بن مرارہ راوی نے تمہاری امانت ہو چاہی اسلئے ساتھ میں کرنا میں کو حکم دیتا ہوں وہ اپنی قوم میں شام الیہ ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے الکا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ الکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن ازعون زید بن عطاء بن شریعہ بن ریدانصاری اوسی۔ ابو موسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ الکا نام عکرم بن معبد بن ازعری۔ بدرین اور احدین اور خندق میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہر تھے۔ غزوہ حنین میں یہ انہیں سوادیمون میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ الکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

معرف بن واصل کے دادا ہیں۔ اسباط بن محجر نے معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت اسد سے انھوں نے عیسے جو معرف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپ کے پاس لایا گیا اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی الکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن لویم الکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکی حدیث شعبہ و مسمر نے عبد اللہ بن حسن سے انھوں نے عبد الرحمن ابن مقل سے انھوں نے غالب بن حرا و خمیر بن لویم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سواگدھون کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فرہ گدھون کو فوج کر کے پلنے بال بچوں کو کھلاؤ مینے تمھیں صرف ان گدھون کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہوں الکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن یار انصاری بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو زہرہ بن یار کے بھتیجے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے اسکے بھتیجے سعد نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث میں اختلاف ہے۔ وکیع نے سعد بن سعید جلی سے انھوں نے سعید بن عکیم سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدرین سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اسکے درجہ بلند کرتا ہے اور اسکے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اسکی مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عکیم کے انکے چچا سے بھی مروی ہے۔ الکا تذکرہ یمنون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید کوئی اور ہونے کا لاکہ یہ وہی ہیں والہ اعلم۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ودقہ۔ مولفہ القلوب میں سے ایک شخص بن حنین کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور تیس بن مخزمہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمر کو اور سعید بن ربیع کو سواونٹ سے کم دئے تھے اور باقی مولفہ القلوب کو سواونٹ دئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن امیہ تھا۔ سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ انکی والدہ آمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ قدیم الاسلام تھے ہما جبر بھی تھے۔ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے جب انھوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو گھسنے کے باعث سے منظور کیا گیا کہ وہ روئے لگے بالآخر حضرت نے انکو اجازت دی انکی تلوار بیت لابی تھی لہذا حضرت نے خود اپنی تلوار انکو مرحمت فرمائی بوقت شہادت انکی عمر سولہ برس کی تھی۔ انکو عمرو بن عبد ود نے شہید کیا تھا۔ عین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے ابو موسیٰ نے اور عروہ نے بھی اسکی موافقت کی ہے۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی بھائی عمیر کو دیکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بجاہدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ امی بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انھوں نے کہا میں لیلے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھکو گھسنے لگے اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ جو انکی تمنا تھی پوری ہوئی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن حج قریشی مخمی۔ کینت انکی ابوا میہ تھی قریش میں انکی بہت قدر و عزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچا زاد بھائی تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اسوقت تک کافر تھے انہیں نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ میں انکے چہرے مثل زندگانی کے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیا سے نہیں مر سکتے تا وقتیکہ اپنی ہی برابر بہا رہے آدمیوں کو نہ مار ڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ کرو کرو گونے انکی نصیحت نہ مانی پھر انھوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انھوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ یہ قریش کے جوانزدوں اور شہریروں کو نہیں سے تھے

بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لیے لشکر کے گرد یہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگوں میں
 تھے جنہوں نے نجات پائی اُس دن انکے بیٹے وہب بن عمیر قید ہو گئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر
 اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہمارے زندگی مقبولین بدر کے بعد مکہ کر دی عمیر نے کہا بیشک
 یہی بات ہے مجھے قرض ہو جسکے ادا کر نیکا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جنکے لیے میرے پاس کچھ نہیں
 ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاتا اور انکو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا نکا سامنا ہو جاتا اُسکے پاس جانے کے
 لیے میرے پاس ایک بہانہ ہو میں کہوں گا کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سب صفوان بہت خوش ہوا اور اُسے کہا کہ
 تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے
 انکے لیے سامان سفر بھیجا کر دیا اور انکو ایک زہرا لودھی قتل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فرودکش
 ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے انکو دیکھا حضرت عمر اسی وقت انصار کے چند لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے واقعات پر کاتذکرہ
 کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئیں انکا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا انکے
 پاس تلوار بھی ہے تو انکو اندیشہ ہوا اور انہوں نے کہا کہ یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لیے آیا تھا اسکے بعد حضرت
 عمر آئے اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لیے ہوئے مسجد میں آیا ہے یہ شخص بڑا
 دغا باز فریبی ہے آپ اسکی کسی بات پر اعتبار کیجیے گا حضرت نے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور
 اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپکی حفاظت کرو اسکے بعد حضرت عمر
 اور عمیر دونوں رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے
 عمیر نے کہا انعموا صبا جا زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی
 السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہے۔ اور عمیر تم یہاں کیوں آئے ہو انہوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لیے آیا ہوں اسکو
 فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جو دو کرم ہیں رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا
 یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جو اب کام آئیگی میں اسکو بھولے سے لے آیا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اور
 عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے آیا ہوں حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو تم نے
 حکیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سن کر عمیر ڈر گئے اور کہنے لگا کہ میں نے کچھ بھی شرطیں نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم نے
 اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا
 میرے اور تمہارے درمیان میں جو عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت

دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ ہم آپ کی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر یہ شرطا میرے اور صفوان کے درمیان میں عظیم کے اندر ہوئے تھے کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بیان بھیجا اور میں اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لایا اس واقعے سے مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہو کہ عمیر کو جب بیٹے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھی مگر اب وہی عمیر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمیر بیٹے جاؤ ہم تم سے کچھ باتیں کرینگے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور انکے قیدی کو رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ اتنا تک میں اپنے اسکان بھر نور خدا کے بچھاؤ بیٹے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجیے تو میں قریش کے پاس جاؤں اور انھیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انھیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی اور یہ مکہ گئے انکے مکہ پہنچنے سے پہلے صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی ہو کہ تم واقعہ بد کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اُس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا یا نہ کہ ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ عمیر اسلام لے آئے ہیں سب مشرکوں نے انکو لعنت کی اور کہا کہ وہ بیہ بین ہو گیا ہو اور صفوان نے قسم کھالی کہ اب میں عمیر کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اُسکے بعد عمیر بھی وہاں پہنچ گئے اور انھوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ اُنکے ہاتھ پر اسلام لائے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں انکا ذکر زہری کی حدیث میں ہے جو انھوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو پہر کو گھر سے باہر نکلے اسوقت آپ کے شکر پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپکو ہیرہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہے اس لڑکے نے کہا میرا نام ہے اور فلان عورت میری ماں ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب لوگوں نے دو دو پیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اعراب۔ کنیت انکی ابو سیارہ تھی متقی بن قبیلہ قیس غیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے۔ یہ جعفر کا قول ہے انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابن حبیب کی کتاب میں انکا نام عمیلہ بن انزل بن خالد بن سعد بن حارث بن راشی بن حارث دیکھا ہے۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمیر کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیرہ (رضی اللہ عنہم)

ابن فروخ - جعفر مستغری نے کہا کہ یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد ہیں اور انھوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اسے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد ہیں غلط ہے کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروخ نہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کتاب کی غلطی سے بجائے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہیے تھا کہ فروخ غلط ہے یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہے صحیح بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عدی بن عدی کنذی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ ہم سے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور ہا وجود قدرت کے اُسکو نہ دیکھیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ فروخ غلط ہو اور صحیح فروخ ہو اور اللہ اعلم۔

(سیدنا) عمیرہ (رضی اللہ عنہم)

ابن مالک حازمی - قبیلہ جہان کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جبکہ آپؐ نژدہ تہوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن منط کے نام میں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب العین والنون

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے اور انھوں نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن عثمان سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھے تو اُسکو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بلوی - فتح نصرین شریک تھے - یہ ابن یونس کا قول ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انسہ بن خلف جمحی - کینت انکی ابو فلیط تھی بعض لوگوں نے انکا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں کیا جائیگا -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ جنسی - بقول بعض یہ صحابی ہیں - انکا تذکرہ جعفر نے اسطرح لکھا ہے - ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر نہ انکی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہو نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے - انسے ابو امامہ باہلی نے اور نعمان بن سالم نے روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہیں -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو عامری - ابو جندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہیں عتبہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے تھے اور شام میں شہید ہوئے تھے انکی بیٹی فاختہ بھی انکے ہمراہ شام میں تھیں جب یہ شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمن بن عمارت بن ہشام بھی آئے انکے والد بھی شام میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمن نے اسے نکاح کیا عبدالرحمن کے لڑکے ابو بکر و عمر و عثمان و عمرہ انھیں کے بطن سے ہیں - انکا تذکرہ ابو بکر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

عذری - صحابی ہیں - انکی حدیث صرف ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے - عبد الغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام جس بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے - انکا تذکرہ عیس کے نام میں ہو چکا ہے -

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عنترہ سلمی ذکوانی ہیں بنی سواد بن ختم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہے حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے

ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن عمرو بن حذیفہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکو نوفل بن معاویہ دیلمی نے شہید کیا تھا۔ کہیں عبید اللہ بن سہین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شریک سے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حذیفہ کے غلام عشرہ بھی بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تین گھنٹا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں اسطرح لکھا دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلیم بن عمرو بن حذیفہ اور عشرہ جو سلیم ابن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عشرہ (رضی اللہ عنہم)

شیبانی۔ کنیت انکی ابو ہارون تھی۔ عبد الملک بن ہارون بن عشرہ شیبانی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کسکو تھے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص شرکی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اب تو سیری امت میں شہید بہت کم ہونگے جو شخص شرکی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عشرہ (رضی اللہ عنہم)

ابن نقب۔ بنی کعب بن عمرو بن تیم سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی غنم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبد اللہ بن قدامہ بن عمرو قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دبار غنے انکا ذکر کیا ہے اور ابن مالکولانی انکافسب اسطرح بیان کیا ہے عشرہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن جعفر بن کعب بن عمرو۔

(سیدنا) عشرہ (رضی اللہ عنہم)

ابراہیم بن عمرو جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے انکو مزنی قرار دیا ہے اور ابن مالکولانی انکی موافقت کی ہے محمد بن ابراہیم بن عمرو نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے بیخ ہوتا ہے اپنے اسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے الخ ہم یہ حدیث عشرہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے انکے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمنہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جہم بن عدی بن ربعہ بن رشدان بنی بدر میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہو مگر اور لوگوں نے انکو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

(سیدنا) عنیز (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ زمین وادی قرمی میں عنایت فرمائی تھی یہ وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ انکی وفات ہو گئی بعض لوگوں نے انکا عس بیان کیا ہو اور کہا گیا ہو کہ یہی صحیح ہو اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہو واللہ اعلم۔

باب العین والواو

(سیدنا) عوام (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیل سامی۔ یغوث (نامی بت) کے نبواز تھے یہ ابواحمہ عسکری کا قول ہو اور ابن درید سے مروی ہو وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن نباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جبیل مسانی جو قبیلہ امدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہو جانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے اپنے گھر گئے تو میں اسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی جکتی تھی بادل گر جاتا میں سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں سنا کہ بت سے ایک آواز آ رہی ہو اس سے پہلے ہم نے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اسے ابن جبیل اب تبون کی خرابی آئی ہو دیکھو سر زمین مقدس سے یہ نور چمکا ہوا اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سننے ہی واللہ میرے دل میں تبون سے نفرت پیدا ہو گئی مگر یہ واقعہ اپنے قوم سے پوشیدہ رکھا پھر میں نے ایک ہاتھ کو سنا وہ کہتا تھا

ہل سمعن القول یا عوام ام قد صممت عن مدی الکلام قد کشفتم دیا جرا الظلام واصفح الناس علی الاسلام
ان اشعارک جاب میں نے کہا یا ایہا الہاتفت بالانوام لست بذی وقر عن الکلام قبین عن سنیہ الاسلام

۱۰ ترجمہ۔ اے عوام سننے ہو یا بت باتیں سننے سننے تم بہرے ہو گئے ہو تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور لوگوں نے اسلام کے لیے

بیعت کی ہے ۱۲

۱۱ ترجمہ۔ اے سو توں کو جگانے والے تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہو پس مجھکو اسلام کا طریقہ بتا دے ۱۳

دانشدین اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا
 ارسل علی باسم اللہ والتوفیق برجلۃ لاوان ولا شتیق الے فریق خیر ما سریق الی النبی الصادق المصدوق
 پس اسی وقت بیٹے بت کو پھیکد یا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اثناسے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے بالآخر میں نے جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے
 فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے تمہارے توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے
 ہم لوگوں کے دل اسلام کے لیے مضبوط کر دیے۔

(سیدنا) عوذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفراد۔ یہ انکی والدہ کا نام جو والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہو۔ انصاری خزر جی
 بخاری ہیں۔ حضرت معاذ اور معوذ فرزند ان عفراد کے بھائی ہیں انھیں عوذ اور معوذ نے ابو جہل کو مارا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے
 لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عوف ہو جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن
 قیس بن جبینہ بنی فاسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عوسجہ بن حرملہ بنی سے انھوں نے
 اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عوسجہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ مروہ
 میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دو پہر کو اس مقام پر آجاتے تھے جہاں اب مسجد بنی
 ہوئی جو ان دونوں مقاموں میں آپکا دورہ رہتا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور
 کوئی قبیلہ نہی ان میں جو تو اپنے فرمایا کہ اے عوسجہ مجھے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ انکا مشہور نام سلح بن اثاثہ بن عباد بن مطالب بن عبید مناف بن قصی ہے۔ کنیت انکی ابو عباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں
 ابو عبید اللہ۔ یہ واقعہ ہی کا قول ہے یہ سلح وہی ہیں جنکا ذکر واقعہ افک میں آتا ہے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے
 کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے چوتیس برس پہلے وفات پانچے تھے مگر پہلا قول

سلفی ترجمہ۔ خدا کا نام لیکر اور انکی توفیق کے ساتھ سفر کرنا ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہوگی اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے۔

یعنی صادق و مصدوق کے پاس ہے۔

زیادہ مشہور ہو۔ انکی والدہ ابو جہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام انکا سلمی تھا اور انکی ماں رلیہ بنت صخر بن عامر بنی ابو بکر صدیق کی خالہ تھیں
اسی قرابت کی وجہ سے ابو بکر صدیق انکے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہ کی ہمت میں شریک ہوئے اور اللہ
تعالیٰ نے انکی برات ظاہر فرمائی تو ابو بکر صدیق نے قسم کھالی کہ میں انکو کچھ نہ دیا کرونگا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتِلُ بِالْفَضْلِ
مُسْكُمُ وَالسَّعَةِ ان یوتوا ذولی القربى والمساکین والمهاجرین فی سبیل اللہ پس ابو بکر صدیق نے پھر انکو دینا شروع کر دیا اور کہا کہ میں اس
بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشدے (جیسا کہ اس آیت کے آخر میں مذکور ہے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد الحارث بن عوف بن شیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن ہر
ابن معاد یہ بن اسلم بن امس بن عوف بن انما بعلی۔ حمسی۔ کینت انکی ابو حازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہیں۔ اور بعض لوگوں نے
یہ بھی بیان کیا ہے کہ انکا نام عبد عوف ہے۔ ہم انکا تذکرہ کینت کے باب میں انشاء اللہ لکھنے کریں گے۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد خطیب نے
اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس
ابن ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے
میرے والد کو دیکھا کہ دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آ جاؤ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کینت انکی ابو داؤد بھی لیشی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام حارث بن عوف تھا۔
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے تفسیر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن خضیرہ۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ اسے شعبی نے روایت کی ہے۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حسین بن
عبد الرحمن نے شعبی سے انھوں نے عوف بن خضیرہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ جمعہ کی وہ ساعت
جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہے اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم
ہو جاتی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے
حالانکہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے انکا تذکرہ ترک نہیں ہوا۔

۱۲ ترجمہ۔ تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے باز نہ آئیں۔ اس
آیت میں حضرت صدیق کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا ۱۲

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

خثعمی - حصین بن عوف کے والد تھے۔ انکا ذکر روایت حامین انکے بیٹے کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہم۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اسمعی نے ابو عوانہ سے انھوں نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے عوف ابن دلہم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا چار بی بیان جائز ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ لقب بہ ذوالخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ققام رقدہ میں فرہکش تھے انکی اولاد وہیں تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علی بن احمد حرانی سے انھوں نے محمود ابن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابو عمرو ہر نے اور ابو علی بن سعید نے تاریخ جزیرین میں انکا تذکرہ نہیں کیا۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ضمری۔ جبیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں۔ عبد الواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کے خود انھیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت نہیں دلائی اور میرے بھائی جبیل بن سراقہ کی آنکھ قریطہ کی اثرانی میں جاتی رہی اسکی دیت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن سلامہ بن وقش۔ انصار سی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو سلمہ تھی۔ انکے بیٹے سلمہ نے روایت کی ہے۔ زین ابو الفرج بن ابی الرجا نے کتابہ اپنی کتاب کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے وحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک نے ابن ابی عمیر بن اسمعیل بن ابی حمید اشہلی سے انھوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایہذا انصار کو بخشہ سے اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخشہ سے اور انصار کے پوتوں کو بھی بخشہ سے اور انصار کے

غلاموں کو بھی بخشدے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی ہیں مگر انکی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شہیل تھی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انے انکے بیٹے شہیل نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عفران۔ عفران انکی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی اور انکے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزر جی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور انکے دونوں بھائی معاذا اور معوذ شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کا رزار گرم ہوا تو عوف بن عفران ابن حارث نے کہا کہ یا رسول اللہ پر دروگہ اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اسکا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھوئے ہوئے (یعنی عوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ کر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیت عقبہ میں شریک تھے اور منجملہ چھ آدمیوں کے تھے جو اس شب میں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عبدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن خطلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تیمی دارمی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ محمود بن یزید بن قیس بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادرین دلوائیں اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہاں سے لوٹ کر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچہ الی (چنانچہ ایک چادر میں بھی سول لے لی) پھر میں دو چادرین پہنے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اپنے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تکو کہاں سے ملی ہے عرض کیا کہ فلان شخص سے میں نے خریدی ہے آپ نے فرمایا تمہیں اسکے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہ کی دسی ہوئی چیز ضائع کر دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو حماد اور بقول بعض ابو عمر۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خیبر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا انھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی اسے منجملہ صحابہ کے حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابو ہریرہ اور مقدم بن معاذ کرب نے اور منجملہ تابعین کے ابو مسلم اور ابو ادریس عولانی اور جبیر بن نصیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مصر میں بھی گئے تھے۔ زمین ابوالخاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبدہ نے سعید سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابو الملیح سے انھوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنیوالا میرے پاس آیا اور اُسے مجھے اختیار دیا کہ یا نعمت امت کا جنت میں جانا قبول کیجئے یا شفاعت کا اختیار لے لیجئے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لیے شفاعت کرونگا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہوں۔ کثیر بن مرد نے عوف ابن مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں وعظ کر رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اسکی خرابی ہو گیا اُسے نہیں سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وعظانہ کے گردہ شخص جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے سزا ہو ان دو کے علاوہ جو شخص وعظ کے وہ ریاکار ہے۔ انکی وفات دمشق میں شہر میں ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد کلان۔ اعزابی حبشی۔ کینت انکی ابو الاخوس ہے۔ عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انھوں نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن بخرہ۔ انکا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن عبد الاعلیٰ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان شیبانی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن حوشب نے لہب بن ابی الخندق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیاسا مر جانا پسند ہے بہ نسبت اسکے کہ میں دمہ خونی کروں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب - قریشی ہاشمی - انکے والد حضرت جعفر طیار تھے جنکا لقب ذوالجناحین ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ انکی والدہ اور انکے دونوں بھائیوں عبد اللہ اور محمد کی والدہ اسحاق بنت عیس خثیمہ تھیں۔ ستر میں شہید ہوئے تھے۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ عبد اللہ بن جعفر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عون سے فرمایا تھا کہ تم سیرت و صورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبدالمطلب - ابو عمر نے انکا تذکرہ انکے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن اضبٹ - اضبٹ کا نام ربیعہ بن ابیر بن نسیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناہ بن کنانہ تھا دلی بن حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کعبی کا قول ہے اور بعض لوگ انکو عوف بن ربیعہ بن اضبٹ بن ابیر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ ابن مالک نے بیان کیا ہے کہ یہی ہیں جنسے خزامہ نے کہا تھا جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے کہ کیا اسے گھر کی تلاش ہو جو تھلہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عوف کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں انکو حضرت نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ عمرہ قضا کے لیے تشریف لے گئے تھے اور ابو عمر نے کہا ہے جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں عمرہ قضا کے وقت آپ نے انکو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوفیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو تمیم تھی۔ قبیلہ بنی سعد بن بزیل سے تھے۔ انکی حدیث عمرو بن تمیم بن عوفیم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جسکو لوگ ام عقیف کہتے تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ رہتی تھیں ام عقیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مر گئیں اور انکے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن کی ویت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کر نیکا حکم دیا تو ہمارے مسروح نے

کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دین جس نے کھایا نہ پیا نہ بولا نہ رویا اور ما جرم تو معاف ہونا چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ تقنی عبارت بولا کرو گے۔ عومیم کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (راکب تہی) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا جب تم کب شکار کو تیر بارہ و تو جس شکار پر تمھارا تیر گز جائے انکو کھاؤ اور جو تمکو بغیر تیر گز سے ہوے مرا ہواٹے انکو نہ کھاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے انکا تذکرہ عومیر کے نام میں لکھا ہے۔ انکا ذکر ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ عومیر کے نام میں کرینگے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ بیان نہیں کیا صرف عومیر کے نام میں کیا ہے۔

(سیدنا) عومیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوس۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نسب یوں ہے عومیم بن ساعدہ بن صلعبہ یہ قبیلہ بنی عمرو بن الحارث بن قضاہ سے ہیں بنی آدہ ابن زید کے حلیف تھے۔ واقعہ ہی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ جملہ ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور عدوی سے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ یہ تینوں خقبون میں شریک تھے ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ میں آٹھ آدمی تھے اور دوسرے میں بارہ اور تیسرے میں ستر۔ ابن مندہ نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے عومیم بن ساعدہ بن حابس حالانکہ یہ غلط ہے صحیح لفظ حابس ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ہمدان اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی ہریر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خنیس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ادیس نے شریک بن سعد سے انھوں نے عومیم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ نے تمھاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمھاری طہارت کا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پر دوس میں کچھ یہود سہتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آبست لیتے ہیں تو ہم نے انکا طریقہ اختیار کر لیا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ اہل وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بصرہ میں چھ یا چھٹا سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں انکا کچھ تذکرہ ہے ہمیں بنی بن عمرو نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن ابی ہریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عید دہنت عومیم بن

علیہ وسلم سے کیا تو اپنے انکو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

(سیدنا عمو مہر رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو تمیم تھی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے اور بعض لوگ انکو عویم کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ادا پر ہو چکا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ انکی حدیث عمر بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عویم بنی ہین انکی صرف ایک حدیث ان دو عورتوں کی بات ہے جنہوں نے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابو عمر نے اسے شکار کے متعلق حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا عمو مہر رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام عمو مہر بن قیس بن زید ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عمو مہر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ کنیت انکی ابو الدرداء غلی۔ انصاری خزرجی ہیں۔ اور کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عامر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ ہم انکا تذکرہ دائرہ کے نام میں کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ کوئی قول صحیح نہیں ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ اخاضل صحابہ اور فقہاء حکماء میں سے تھے انے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو امامہ اور عبید اللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابو اور یس خولانی اور جابر بن انبیر اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دیرین اسلام لائے تھے لہذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ احد میں بھی شریک تھے سب سے پہلا غزوہ جبین یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سلمان فارسی کے درمیان ہین موافقات کرادی تھی۔ ایوب نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء کا گذر ایک شخص کی طرف سے ہوا جسے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اسکو برا کہہ رہے تھے ابو الدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اسکو کنوین میں گراہو اور لکھو تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابو الدرداء نے کہا تو اسکو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تم لوگ اسے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے اسے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انھوں نے کہا میں اسکے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کر دیگا تو میرا بھائی ہے۔ صلح مری نے جعفر بن زید بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو الدرداء کی جب وفات ہوئے لگی تو یہ لوگ ام الدرداء (انکی زوجہ) نے اسے کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر دوستے ہیں انھوں نے کہا کیوں۔ وہ ان

مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا سامنا مجھے کرنا ہوگا۔ شمیط بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت عجیب تھے ام الدرداء نے اسے کہا کہ آپ تو ہنسے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انھوں نے کہا ان قسم اپنے پروردگار کے عزت کی (یہی بات ہی) مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگی یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہو یہاں تک کہ روح قبض ہوگئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت انھوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اسے بلال اس وقت کے لیے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہو اس وقت کے لیے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ اپنی حالت کا خیال کر۔ انکی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض ۳۳ھ یا ۳۴ھ ہجری میں شہر دمشق میں وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اہل علم ہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں انکی وفات ہو گئی تھی اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ انکا ذکر یا تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں انکا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں انکا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابوسہب نے بیان کیا ہے کہ میرے علم میں دمشق میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا ابوالدرداء اور بلال مؤذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا روزگت گت تھا لہذا لڑتے تھے ٹوپی کے اوپر عامہ باندھتے تھے عامہ کا شلہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والیساء

(سیدنا) عیاذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگ انکو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں ازدمی ہیں۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہر نبوت کے بیان میں مروی ہے کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکرے کا کھڑ۔ انکی حدیث ابوعاصم نبیل نے بشر بن صہارک بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہے انھوں نے معارک بن بشر سے انھوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے انکے لیے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہر نبوت کی زیارت کی تھی حضرت نے انکو ایک اونٹنی سواری کے لیے دی تھی انھوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے روایت بار موصدہ میں انکا نام عیاذ لکھا ہے۔ ہم انکا تذکرہ وہاں بھی کر چکے ہیں واللہ اعلم۔

رسید نامہ عیاشی در فضیلتہ

ابن ابی ثور۔ صحابی بن شہرت عمر بن خطاب نے انکو قدامہ بن مخنف سے پتہ بخبرین کا حکم مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

رسید نامہ عیاشی در فضیلتہ

ابن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ کنت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اشتر۔ ابو جہل کے خدائی بھائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو عبد اللہ بن ابی ربیعہ کے حقیقی بھائی تھے۔ ہمت قوی اور اسلام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے در اور قرین شہادت پانے سے پتہ سلو مہا تھے۔ انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انکے بیٹے عبد اللہ اور بنیہ امیر تھے چہ لہوٹ کر آئے اور وہاں سے پھر بخبان سے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابن عقبہ نے اور ابو شہر نے انکا تذکرہ اور جریر بن حبش بن نعیم کی جانب انھوں نے ہجرت کی طرف ہجرت کی تو انکے دونوں خدائی ابو جہل اور عاتر انکے پاس آئے اور بیان کیا کہ تمھاری بیوی ان کے ساتھ تھی جو کہ زمین اپنے سر میں تیل ڈالوئی نہ سہا یہ میں بیٹھوئی جب تک کہ عیاشی انکو دیکھ نہ لے۔ یہ ان دونوں کے ساتھ ہوئے تھے جب کہ پہنچے تو دونوں نے انکو باہر نکال کر مین قید کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھیہ زور تھے یہ۔ انکی بیوی انکی والدہ کا نام اور ابو جہل اور عاتر انکی والدہ کا نام اسوا بنت مخزومہ بن جہل بن ابی منہش بن دارم تھا ہشام نے کہا انکو طلاق دے تو ہشام نے کہا کہ جانے ابو ربیعہ نے انکے ساتھ نکاح کیا جب کہ انوں نے انکو ہجرت سے روکا یا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں انکے لیے دعا کی تھی شہادت کی اور ابو ربیعہ نے انکی بیوی اور ابو ربیعہ نے ہشام اور عیاشی بن ابی ربیعہ کے لیے اپنا دعا فرمائی۔ یہ عیاشی جنگ یرزوک میں شہید ہوا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا کہ وہ مین انڈیا ہائی یہ ظہری کا قول ہے۔ مین بھی بن محبوب نے اپنا دعا فرمائی انکے ساتھ ابو ہریرہ بن انیس سے روایت کرتے خبر انکی روایت سے مہر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی بن مسہ اور ابو بن فضال نے انکی دعا فرمائی انکی روایت کرتے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن سائب نے عیاشی بن ابی ربیعہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان فرمایا کہ آپ فرماتے تھے یہ ہمت ہمیشہ خیریت پر رہی جب تک کہ انھوں نے خیر نہیں کہا۔ چاہیے کہ انکی بیوی کو جب کہ انکی بیوی کی تعلق کرے یہ لوگ چھوڑ دیئے تو ہرگز ہو جائیے۔ انکے دونوں بیویوں میں شہادت ہے۔ انکے بیویوں نے روایت کی ہے اور ابو ربیعہ بن عمر جو انکے روایت کرتے ہیں وہ ایسے ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ صحابی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ صحابی بن۔ عبید بن ابی رابطہ حداد نے عبد الملک بن عبد الرحمن سے انھوں نے عیاض انصاری سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری رضامندی میرے اصحاب اور سرسالی رشتہ داروں کی رضامندی پر موقوف ہے جو شخص انکو راضی رکھیگا اللہ اسکو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھیگا اور جو انکو ناراض کر لیگا اللہ اسکو چھوڑ دے گا اور جسکو خدا چھوڑ دے گا عقیقہ وہ موانعہ میں آجائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

لقنی۔ عبد اللہ بن عیاض کے والد بن۔ اسے اس کے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ انکا شمار اہل طائف میں جو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے انکو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن جبور۔ ابو بکر اسماعیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ حریش بن معلی کنزی نے ابن عیاض سے انھوں نے عیاض بن جبور سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لیے ہو ہے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا ہتھیار کرے تو میں کیا کروں اپنے فرمایا تم اسکو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اس کے عذاب سے اسکو ڈراؤ اگر اسپر بھی وہ نہ مانے تو اسکا خون تمہارے لیے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث تیمی۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا بن مدنی بن صحابی بن۔ اسے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حماد بن ابی حماد بن ناجیہ بن عقاب بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض بن حماد بن عرفجہ بن ناجیہ بن بصرہ میں رہتے تھے۔ اسے مطرف نے اور یزید نے روایت کی ہے۔ جہین عبد اللہ بن شخیر نے اور حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمران قطان سے اور جہام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ مطرف بن عبد اللہ کے قتادہ سے نقل کیا

بہ زید بن عبد اللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ام کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہے سالانہ وہ مجھے درجہ میں کم ہو حضرت نے فرمایا گالی دینا والے دونوں شیطان ہیں چھوٹے خرافت کہتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیر کر کے والے کے ذمہ ہے جو جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے زید بن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض حماد بن عمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں محمد ہے یہ عیاض اور اقرع بن حابس عمال بن محمد ابن سہیان میں جا کر لجاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے زید بن مندہ سے کئی نام درمیان کے چھوٹے گئے ہیں۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی شداد بن ربعیہ بن ہلال بن ازیب بن ضبہ بن عمارش بن فہر۔ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابو اہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی خیردی کہ شہر کا ہے بدرین بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقعہ میں نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکی وفات شام میں ۳۵ھ میں ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جنکا ذکر آگے آئیگا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور انکا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا کہ بیان کیا ہے کہ بعض لوگ انکو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں انکا ذکر مشہور ہے۔ زہیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ اس کے چچا نے انکا تذکرہ کیا ہے اور لوگوں نے ذکر کیا ہے واقعہ میں نے انکا ذکر اس طرح کیا ہے عیاض بن غنم بھتیجے عیاض بن زہیر کے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے انکا ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لگی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو عمر انکو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جنکا ذکر آگے آئیگا محمد بن سعد کا تب نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہے چنانچہ انھوں نے طبتہ اولیٰ میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربعیہ بن ہلال تھے انھوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور مدینہ میں انھوں نے ۳۵ھ میں وفات پائی انکی کوئی اولاد نہ تھی اور چھ طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربعیہ بن ہلال مدینہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں ۳۵ھ ہجرت میں بصرہ ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح

کیا ہوا ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے پھر اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک
 کر دیا ہے ہم اسکو انشاء اللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں گے باقی رہے ابن اسحاق تو اسے یونس بن بکر اور بکائی
 اور سلمہ نے شکر کا سے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداوتھے واللہ اعلم
 (سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زید عجمی - ابو الشیخ ہنالی نے عیاض بن زید بن عبد القیس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فراتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ
 تمہیں دو ناثواب دیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن جبیر بن عوف ازدی حمری - فتح مصر میں شریک تھے انکا ذکر تو کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ابو سعید
 ابن یونس نے انکا ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان - اسے کھولنے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے
 بستر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسین مگر تنہائی میں عذاب الہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک
 گھروں یعنی مسجدوں میں کریں اللہ کو امید و خوف کے ساتھ پکاریں انکی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ
 ہو زمین پر زمیں سے چلین نہ کبر و نخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلین اور اعمال حسد سے تقرب چاہیں۔ انکا
 تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی - کنیت انکی ابو عبید اللہ تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی نے عبد اللہ بن عیاض سے انھوں نے
 اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ قرہ کا آپ کے
 پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں بہت اڈا لایا ہوں پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میرے
 کھالی کی حفاظت کر دیجیے چنانچہ آپ نے اسکی حفاظت کر دی اور اسکو ایک تحریر لکھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ذئاب مدنی - حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذئاب نے اپنے چچا عیاض بن عبد اللہ بن ابی ذئاب سے

روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے ایک شخص اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - ضمیری - عسکری نے ابو سعید پر استدراک کر کے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ زہری نے لکھا تھا کہ مجھے عیاض بن عبد اللہ ضمیری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم لوگوں تک اسکا اثر نہ پہنچے گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و اشعری - کوفہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو عبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شرجیل ابن حسنہ سے روایت کی ہے ان سے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین ابن عبد الرحمن سلمی نے روایت کی ہے۔ شریک نے بغیرہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عیاض اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انھوں نے کہا میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دن نہیں بجاتے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بجاتا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ملیک بن اُحیمہ بن جراح - صحابی ہیں۔ احد میں اور اسکے مابعد غزوات میں شریک تھے کام کر دیا کرو اس ابن عبد الرحمن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انھیں کی اولاد سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غطیف سکونی - ابوبکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبیدہ بن جراح تھے میں نے ان سے روایت کی ہے انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن زبیر بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر - قریشی - کنیت انکی ابو سعید تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید - صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو عبیدہ کی بی بی کے بیٹے تھے۔

ابو عبیدہ کی وفات تو انھوں نے اپنی جگہ پر انکو مقرر کر دیا تھا حضرت عمر نے بھی انکو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو ابو عبیدہ مقرر کر گئے ہیں اسکو میں معزول نہ کروں گا انھوں نے بلاد جزیرہ کو فتح کیا اور ان سے وہاں کے لوگوں نے مصالحت کر لی۔ بقول زبیر یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے زرہ کو رواج دیا جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت عمر نے سعید بن عامر بن خرم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات سلسلہ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے لوگ انکو زاد الرکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو المغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے شریح بن عبیدہ سے انھوں نے جبر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے حاکم دارا کو بعد اسکے فتح کرنے کے زرہ مارے اس پر ہشام بن حکیم نے ان سے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ آ گیا پھر چند روز کے بعد ہشام ان کے پاس معذرت کر نیکو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا فرماتے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائیگا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ ابن سلیمان نے کہا ہے سنا جو کچھ تم نے سنا ہے اور ہم نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر لوگ دو میں جو تھے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اسکو چاہیے کہ تنہائی میں اسکو نصیحت کرے کہ اگر قبول نہ کرے یعنی مسجد دن سے تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اسے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا ہوز میں پہنچی سے چاشاہ اگر تمکو قتل کر دیکتا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ذکر و ابو موسیٰ بن احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے شہر بن حوشب سے انھوں نے عیاض بن غنم سے روایت لی ابن عمر بزدلی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے اور اگر دوبارہ پیتا ہے تو پھر اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے پھر اگر تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ اسکو دوزخیوں کا پیپ پلائے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سعیدنا، عیاض، رضی اللہ عنہم)

کنہی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابہ اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عمیر

نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انھوں نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیے اسکو درہ مارو اگر پھر پیے تو پھر بارو اور پھر پیے تو اسکی گردن مار دو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد غنوی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں انکا ذکر لکھا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابو احمد جرجانی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الولید طباطبائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون کا ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کرے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے کہا نہیں اسی کو اپنے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ جب لوگ نہوں تو انکے گھروں میں پانی پونچا دو اور جب ہوں تو انکا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انھوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن معقل کہتے ہیں۔ اسے زیاد بن علاق نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جسکا نام حازم تھا لیا گیا آپ نے اسکا نام عبد الرحمن رکھا۔ ابو احمد مسکوی نے کہا ہے کہ لوگ اس حدیث کو مستند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن رقم حبشی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو جعفر سفیری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویریہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن نعیم بن ریش بن
 غطفان بن سعد بن قیس غیلان فزارسی۔ کینت انکی ابو مالک ہو۔ بعد فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور بقول بعض قبیل
 فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور فتح مکہ میں شریک تھے اور حنین و طائف میں بھی شریک تھے۔ مولفہ القلوب میں سے تھے
 اور بہت ہی اعراب میں تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور نا تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا
 کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کیے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت
 کیوں نہیں طلب کی انھوں نے کہا کہ میں نے قید و مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے
 تھے جو مرتد ہو کر طلیم اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور انکی طرف سے لڑتے تھے انھیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے انکو دیکھا کرتے تھے کہ اسے دشمن خدا تو ایمان لائیکے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے
 کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زدوں کے لیے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اُسکے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے انکو
 رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ بڑے جزار لوگوں میں تھے دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے انکی بیٹی سے
 نکاح کیا تھا ایک روز انھوں نے حضرت عثمان سے بہت سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی
 جرات نہ کر سکتے انھوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہمیں اس قدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمیں خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابو دائل
 کہتے تھے کہ میں ایک روز عیینہ بن حصن کو عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت
 عبد اللہ بن مسعود فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزون ہو۔ یہ عیینہ
 عمر بن قیس کے چچا ہیں۔ عمر ایک نیک مرد و حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہاں انکا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ
 نے اپنے انھیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص یعنی عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انھوں نے کہا
 میں اس لیے نہیں لے چلتا ہوں کہ تم کہیں کوئی ایسی بات نہ کہدو جو شایان نہو انھوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض عمر
 انکو حضرت عمر کے پاس لے گئے تو انھوں نے کہا کہ اسے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش
 نہیں کرتے یہ سب حضرت عمر کو غصہ آیا اور انھوں نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حرنے کہا اسے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ
 اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہو ^{اللہ} اللہ و امر بالعرف و اعراض عن الجاہلین اور یہ شخص جاہلون میں سے جو پس حضرت عمر
 نے انکو چھوڑ دیا انکی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائشہ مرانی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوہ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے اسکو ذکر کیا جو یہ ابن ماکولہ کا قول تھا۔

حرف الغین

(سیدنا) غاضرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ بن عمرو بن قرط بن خباب تمیمی۔ صحابی ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر۔ مزنی۔ بعض لوگ انکو غالب بن دیح مزنی کہتے ہیں شاید یہ انکے دادا ہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ انہوں نے عبد اللہ بن مغفل نے روایت کی جو اسکو شریک نے منصور سے انھوں نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انھوں نے غالب بن دیح سے پالے ہوئے گدھوں کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی جو کہ پیٹنے ان گدھوں کا گوشت تمھارے لیے مکروہ کیا جو بستی کے قریب رہتے ہوں۔ اور شعبہ نے اور سعیر نے انکا نام غالب بن ابجر بیان کیا جو۔ ہمیں عبد الوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سیامان بن شہت سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسرائیل سے انھوں نے منصور بن عبید بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلا تا صرف چند گدھے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پالے ہوئے گدھوں کا گوشت حرام کر دیا تھا لہذا میں آپکی خدمت میں گیا اور میں نے کہا اس طرح کی قحط سالی جو اور آپ نے گدھے کا گوشت حرام کر دیا جو تو اپنے فرمایا کہ فرہ گدھوں کا گوشت کھلا دو میں نے صرف ان گدھوں کا گوشت مکروہ قرار دیا جو بستی کے گرد گھومتے ہوں۔ انہوں نے عبد الرحمن بن مقرن نے قبیلہ قیس غیلان کی فضیلت میں روایت کی جو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

امین بشر۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے طلحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جبکہ طلحہ نے

بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناد بن کنانہ کنانی لیشی۔ ابن کلبی نے انکا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام غالب بن عبید اللہ لیشی بیان کیا ہے شمار انکا اہل حجاز میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبید اللہ لیشی ہیں۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تاکہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساٹھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعمر شد اخ کی ہے جو یہ لوگ مقام کدید میں رہتے تھے اور حضرت نے انکو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام کدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن ہبہار لیشی انکو ملے سب مسلمانوں نے انکو گرفتار کر لیا حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تمکو گرفتار رکھیں گے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں ہیں لیشی ہیں صحیح نہیں کلبی اور لیشی میں کوئی فرق نہیں جو کلب بھی قبیلہ لیشی کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انھیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے انکو کلبی لیشی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیشی کی ایک شاخ ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ۔ کنانی۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبد اللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے ^{عَلَيْهِ} مَا آتَاكَ اللَّهُ تَعَالَىٰ رَسُولٌ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَذُرُوهُ سَلَامًا سَلَامًا سے مراد قبیلہ قریظ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ قریظہ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل جو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جسپر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزور فتح کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ساتھ ترجمہ۔ جو کچھ فی دلاس اللہ بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لیے ہے اور اُس کے رسول کے لیے ہے ۱۲

میں کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہو کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیشی ہوں کیونکہ ابن کبھی نے بیان کیا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فزک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ اس کے والد کا نام نضالہ بیان کیا گیا ہو یہ کاتب کی غلطی ہوگی یا امین اختلاف ہوگا: اللہ اعلم۔

(سیدنا) غرقہ (رضی اللہ عنہ)

ازدسی۔ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے ابو صادق نے روایت کی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں تھے یہی ہیں جسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یا اللہ انکی خیر و فزوخ میں برکت عنایت فرما۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاہن کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ایک روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارہ گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی انکے گرد کھڑے ہو گئے انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرود گاہ ہے اور انکا خون یہاں گرایا جائیگا جنکا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سو اللہ کے پس جب حسین شہید ہوے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے جسکی بابت حضرت علی نے مجھے کہا تھا پس میں نے تو بہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہے وہ کسی حکم کے موافق کیا ہے جو اب تک پہنچا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ایضاً پر استراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) غرقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنندی۔ کنیت انکی ابو الحارث ہے۔ صحابی ہیں۔ زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہو کر لڑے تھے۔ اسے کعب بن علقمہ اور عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے۔ حمین ابو احمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے محمد بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد الرحمن بن ہمدی نے ابن مبارک سے انھوں نے حرملہ بن عمران سے انھوں نے عبداللہ بن حارث ازدسی سے انھوں نے غرقہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لیے آپکے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابو الحسن کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ پکڑو پھر دونوں نے ٹکراؤ ٹھون کے مارنا شروع کیا پھر بعد اسکے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بھلا لیا تھا۔ اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انھوں نے غرقہ بن حارث کنندی صحابی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ایک

نصرانی کو مصر میں سنا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا تھا یہ بھی مصر ہی میں رہتے تھے پس انھوں نے اس نصرانی کی ناک پر ایک گھونٹہ مارا یہ معاملہ عمرو بن عاص کے سامنے پیش ہوا عمرو بن عاص نے اسے کہا کہ دیکھو ہم ان لوگوں سے عہد کر چکے ہیں امان دیکھتے ہیں غزہ نے کہا معاذ اللہ ہم انکو یہ عہد تھوڑے دیکھتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بر ملا بڑا کہا کریں ہم نے انکو صرف یہ عہد دیا ہے کہ اپنے کنیسوں میں انکو اختیار ہو جو چاہیں کہیں اور اپنے احکام پر عمل کریں ہاں اگر ہمارے پاس سے جانا چاہیں تو ہم اسے تعرض نہ کریں تو عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غرقدہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شیب تھی۔ صحابہ میں انکا تذکرہ کیا گیا ہو مگر صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ حافظ ابو عبد اللہ ابن مندہ نے انکی کوئی حدیث نہیں لکھی مگر ابو بکر بن علی نے اپنی سنہ کے ساتھ ذکر کیا ہے عدی سے انھوں نے سلام سے انھوں نے شیب بن غرقدہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی جرم کریگا اس کا نتیجہ یہی ہوگا نا پڑیگا کسی کے جرم کا نتیجہ اسکے باپ یا بیٹے پر نہ پڑیگا۔

(سیدنا) غرقدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ انصاری حارثی۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو صحابی ہیں۔ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہیں اور بعض خزاعی۔ ابن مندہ نے رافع مولا سے ام سلمہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بعد کلمہ کے ہجرت باقی نہیں اب جہاد اور نیک نیت (کا ثواب) البتہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غزیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن شجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ یہ سراقہ بن عمرو والد ضمہ بن غزیہ کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس۔ اسدی۔ ابن وبارخ نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۵۔ یعنی مسلمانوں کے علم میں کوئی ناشائستہ بات نہ کہیں ۱۲

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ کینت ابو یحییٰ تھی۔ قبیلہ عبد القیس کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے یحییٰ نے روایت کی جو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباؤ نقیر و عظم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا ہم نے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انھیں ظروف میں بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سوز و ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی پس ہم سال آئندہ میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوز و ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے وہ گناہگار ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیمت (رضی اللہ عنہ)

ابن درید نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غنیمت بن خریزہ قاری تھے انھیں نے عمار بنست مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بہن تھی اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام نہیں تھا جیسا کہ اوپر لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیمت (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنہی۔ بعض لوگ انکو سکونی اور بعض ازومی کہتے ہیں۔ زینم شمالی کے بیٹے ہیں۔ انکا شمار اہل جمعہ میں ہے کینت انکی ابو اسماء ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ شمالی ہیں پس یہ ازومی بھی ہو گئے کیونکہ شمال قبیلہ ازومی ہے۔ شاخ جو اور بعض لوگ انکا نام غلیف بیان کرتے ہیں۔ ہین ابو یاسر بن ابی جہ سے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہسے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہسے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انھوں نے غنیمت بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو بائین میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔ اور علاء بن یزید شمالی نے غنیمت سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں جب نماز انصار کے (باغون میں جا کر انکے) چھوڑنے کے وقتوں پر ڈھیلا پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پکڑے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو چھوڑا اسکو گرا ہوا مل جائے اسکو کھا لیا کرو اور درخت پر ڈھیلا نہ مارا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۔ نبیذ کے بارے میں اصلح ہو جاتی تھی اسکے ترک کر دینے سے شکایت پیدا ہو گئی ۱۷

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کنذی اور بعض لوگ انکو غصیف بن حارث کنذی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں انکی بابت اختلاف ہو۔ یونس بن سیف نے کہا ہے کہ انکا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہو اور اور لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہے اور حقیقی نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو غطیف کنذی کہتے ہیں اور بعض ابو غطیف اور بعض غصیف اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انکو پہلے غصیف کے علاوہ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنذی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں اسے صرف انکے بیٹے نے عیاض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیے تو اسکو مارو پھر پیے تو پھر مارو پھر پیے تو اسکو قتل کر دو۔ انکا تذکرہ ازومی موصلی نے لکھا ہے مگر اس میں اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ اس میں بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

یا ابو غطیف۔ صحابی ہیں۔ عبد اللہ بن ابی فروہ نے کچھ لکھا ہے انھوں نے ابو ادیس خولانی سے انھوں نے غطیف یا ابو غطیف سے روایت کی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی کی جو کرے اسکی زبان کاٹ لو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا نام طاسے مہلہ کے ساتھ لکھا ہے مگر علی بن عبد العزیز اور محمد بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ انکا نام غصیف یا ابو غصیف ہے۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر صحیح نہیں ہے یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انھوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ اسے سعید بن سائب نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب کچھ لوگ ہونگے جو تم سے ناصح سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دیدینا اللہ تعالیٰ تمکو اسکا ثواب دے گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہے مگر چونکہ وہ لوگ اس طرح لکھ چکے تھے لہذا ہتھ بھی لکھ دیے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن غنم بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ انصاری خزرجی بیاضی - غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واق ہی کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ غنم صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے اور انھوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں انکی مراد یہی ہیں اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انکی حدیث یہ ہے بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی انے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اسکے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھے تو گویا اسے سال بھر روزہ رکھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غنی (رضی اللہ عنہ)

ابن قلیب فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس مازنی۔ انے انکے بیٹے جناح نے روایت کی ہے۔ مگر نہ انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہے اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انھوں نے انکی کوئی حدیث بیان کی نہ ابو نعیم نے۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبد اللہ مازنی سے انھوں نے جناح بن غنم بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا نیکایک ایک شخص آیا اور اُسے یہ مصرع پڑھے

الانی الویل علی محمد
تدکنت قبل موتہ بمقتد
والست بعدہ بخلد

اسکو شعبہ نے عاصم سے انھوں نے غنم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعہ یاد ہیں جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہے تھے۔

۱۰ ترجمہ۔ آگاہ رہو کہ غنم میری حالت خراب ہے۔ اسی وفات سے پہلے میں میں تھا۔ اور انکی پریشانی ہمیشہ ہوا ہے۔

الاسے الولیل علی محمد و کنت قبیل مویہ بمقعد ابیت لیلے آمناسے الغد
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام
ننیم بن قیس ہو کینت ابو الغنبر ہوا مازنی بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد
ابن ابی وقاص اور ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ اسے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تمیمی اور زید قاشی نے روایت کی ہے
(سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن نبیہ بن بکر بن ہوازن۔ فتح طائف
کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں انکے نکاح میں تھیں انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا کہ انہیں سے چار عورتیں منتخب کر لو۔ ہین ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہ جاتے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے
روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سید بن ابی عروبہ سے انھوں نے
معر سے انھوں نے سالم بن عبید اللہ بن عمر سے انھوں نے اپنے والد سے۔ روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام
لائے اسوقت انکے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب انکے ساتھ اسلام لائیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا
کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کر لو۔ قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسری
(شاہ فارس) کے پاس وفد بنا کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہے ان سے کسری نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لڑکوں میں سے
زیادہ محبت کس سے ہے انھوں نے کہا چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جا
اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آجائے کسری نے اسے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے
والے ہو جنہیں حکمت کا نام نہیں پھر اُسے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے انھوں نے کہا گھون کی روٹی کسری نے کہا یہ عقل گھون
کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دو دو سے اور چھ باروں سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے
آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر ابو الملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنام بخران اور اسپر ابو سفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۔ یہ مصرعہ اور گزیر چکے ہیں مرن میرے مصرعہ میں فرق ہوا سکا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا تھا ۱۲

(سیدنا) غیلان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے۔ ابن سکین نے کہا جو کہ اسے صرف ایک حدیث مروی ہو جسکو مقام رقبہ کے رہنے والوں نے اسے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر نیکیے لیے لکھا ہے۔

حرف الف

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو خزیم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انھوں نے زائدہ سے انھوں نے رکیبن بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سیر بن عیلمہ بن خزیم بن فاطمہ اسدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں انکو وسعت دی گئی ہو اور دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں انکو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں انہر تنگی کی گئی ہو تیسرا وہ کہ دنیا میں انہر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں انہر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہو۔ حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہے مگر انھوں نے ابو خزیم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن واہب غنسی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ دشیمہ کا قول ہے۔ اسکو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خطمی۔ حلیم بن عمرو بن قیس نے بنت فارعت اور ایک روایت میں ہے کہ خود فارعت سے اور انھوں نے اپنے دادا فاطمہ بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپ نے مجھے اسکی اجازت دی اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ واللہ اعینک باللہ سن شرا ذر اور اور اوسن شرا ما اعتریت واعتراک واللہ ربی شفاک واعینک باللہ من شر ملقح و مجبل۔ یہ حدیث اس

سے ترجمہ۔ اللہ کا نام لیکر اللہ سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے ان چیزوں کی جنکو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کیے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے میں ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ۱۲

حدیث کے مشابہ ہر جسکو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہو جتنا مذکورہ ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔
(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر اس حدیث میں ہے جو ایوب نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضرت نے اسکا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اسکا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زبردستی سردی کا تھا پس ایک شخص اُسے جتنا نام فاطمہ تھا انھوں نے ایک خیمہ اُسکے لیے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شب کو باہر نکلے تو اپنے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے تو اپنے پوچھا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص ہے جسکا آپ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاطمہ نے اُسکے لیے خیمہ ایسا دے کر دیا ہے اور آگ جلادی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ فاطمہ کو بخش دے جس طرح اپنے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہونچائی۔ اس حدیث کو ابو احمد اور طبرانی اور ابن عدی وغیرہ نے عبدان سے انھوں نے زید بن حریش سے انھوں نے عبید اللہ بن عمر اور ایوب سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن ہشام نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہے۔ یہ فاکہ مدینہ شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن جبیر بن عثمان بن عظمہ۔ انصاری اوسی خطمی۔ کنیت انکی ابو عقبہ تھی یہ عبد الرحمن بن سعد بن فاکہ کے دادا تھے۔ انسے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی جہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبد الرحمن بن عقبہ بن فاکہ بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا فاکہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فاکہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے علی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر می ہیں حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلک بن زید بن خنسا، ابن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر کے بعد تمام مشاہیر میں شریک رہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کیا کرتے تھے یہ ابن کلین کا قول ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر دارمی۔ عمرو دارمی کے چچا زاد بھائی ہیں صحابی ہیں بیت جبرین میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے رہتے تھے۔ جعفر استغفری نے انکا تذکرہ لکھا جو اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان دارمی۔ عیثم کے خاندان سے ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ جعفر نے انکا تذکرہ اپنے نوکر سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فکیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جناح بن بکا دین فکیع بن عامر بن رہیبہ بن عامر بن عمرو بن منصور بکائی۔ انکا شمار غزب بصرہ میں ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انھوں نے فکیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لیے حلال ہے یا نہیں پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے تم نے کہا ایک قدر صبح کو ایک قدر شام کو اپنے فریاد استجواک کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے بنت حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے بنت فضل بن دکیین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب تک بن عطاء بکائی نے ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیا اور کہا اسکی نقل کر لو اور انھوں نے کہا کہ میں بنت فکیع نے مجھے بیان کیا تھا کہ یہ خط جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فکیع اور انکے تابعین میں اسلمہ کے ہاتھ میں مشہور تھا کہ جو مسلمانانہ اور پڑھتے اور زکوٰۃ دین اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ انکے لیے لگاتے رہیں اور خدا کے نبی کی مدد کریں اور اپنے اسیروں کا اعداں کر دیں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں اور نبی اور رسول کی امان میں رہیں۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

۱۵ یعنی جیکے بیان کا حرف ہے

(سیدنا) فدیہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو بشیر تھی۔ زبیدی مجازی بن صحابی ہیں۔ اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انھوں نے صالح بن یحییٰ بن فدیہ سے روایت کی ہے کہ انکے دادا فدیہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ جسے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اسے فدیہ بن سہل پٹھا کہ وہ در زکوٰۃ دیا کر واہ۔ ایوں کو چھوڑ دو اور خدا کی زمین میں جہان چاہے رہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فدیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ حبیب کے والد ہیں۔ دونوں صحابی ہیں۔ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبرانی نے انکے بیٹے حبیب کے تذکرہ میں انکا نام فریہ لکھا ہے اور لغوی اور ابوالفتح افندی نے فریہ بیان کیا ہوا ہے بیٹے حبیب نے روایت کی ہے کہ انکے والد انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن زویہ کے نام میں گذر چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

امین حیان بن ثعلبہ بن عبد العزیز بن حبیب بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن نجیم بن سعد بن علی بن بکر بن وائل بن بکر بن مخزوم الجلی۔ بنی سہم کے حلیف تھے یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیوں میں سے تھے جو اسلام لے آئے تھے ان سب کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے روانہ فرمایا تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان میں روک کر قتال شروع کر دین تو اس وقت قریش کے راہ بتانے والے ہی تھے بالآخر مسلمانوں نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ انکے قتل کا حکم نہیں دیا۔ پھر اسے انکا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انھوں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرات بن حیان کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنکو ہم انکے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں انھیں میں سے فرات بن حیان بھی ہیں پھر آپ نے انکو رہا کر دیا اور یہ برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی پھر یہ مکہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ انکی اولاد بھی وہیں تھی۔ جب اسلام لائے تو انکا اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انھوں نے حاصل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک میں انکی عزت بھی خوب تھی یہاں تک کہ آپ نے انکو یکا میں ایک زمین دی تھی جسکی آمدنی چار ہزار رہے۔

انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمامہ بن مائل کے پاس مسیلہ کے قتل کے لیے بھیجا تھا فرات بن حیان نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت کہ ایسے لوگوں کی تمکو اقتدا کرنی چاہیے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے تھے سفیان بن سعید نے ابواسحاق سے انھوں نے حارثہ بن مضرب سے انھوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنکو ہم اٹک ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انھیں میں ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

بخزانی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے اس طرح بیان کیا ہے فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انھوں نے سلیم بن عامر سے انھوں نے فرات بخزانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دوزخی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اسکے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یون بھی مردی جو کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بخزانی سے روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح نعلم انکا فرات بن ثعلبہ بہرانی صحیح ہے تاہم بنی اور ابو عمر نے کہا ہے کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہے اور بعض نے انکی حدیث مرسل قرار دی ہے۔ اسے ضمیر اور مہاجر فرزند ان سبب نے اہل سلیم بن عامر جہازی نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو قبیلہ بنی عنبر سے خیال کرتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبیدہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بنی عنبر کی طرف بھیجا وہ ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا جبکہ چھوڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے

آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزند ان جا بس بھی تھے اسکے بعد پورا قصہ بیان کیا ہوا اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ فراس اقرع بن جا بس کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

صفیہ بنت بجرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیالہ جسمین انھوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انھیں دیدیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آئے تھے تو فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اسکو لکالتے تھے پس وہ اس میں آب زمزم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرائے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انھوں نے پیالہ مانگا تو بت بیان کیا کہ اسکو کوئی چرائے گیا حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کے لیے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بد دعا کا کلمہ اس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو لیشی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابو الطفیل نے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ لیث کے جنگو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے در دوسرین بہتر ہوئے تو انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور آپ سے در دوسر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا پایا اور انکے آنکھوں کی درمیان کی کھال کو کپڑا کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور در دوسر جاتا رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن نصر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد منانہ بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبد رمی۔ انھوں نے ہمیشہ کی طرف ہجرت کی تھی اسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ابن عقبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولانے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ

ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے مسلم بن محشی سے انھوں نے ابن فراسی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرزدوق (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر بن ابی علی نے انکا نام لکھا ہے اور انھوں نے حسن سے انھوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انھوں نے فرزدوق سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا تو اپنے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن لعل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن لعل مثقال ذرۃ شر ایرہ میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ اسین غلطی ہو غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدوق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسی نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدوق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدوق کے دادا ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدوق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں انکے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں جو ان اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا ہے واقعہ ہو تو بیشک صحیح ہوتا۔ ابوموسی نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

عجلی۔ ربیع۔ بعض لوگ انکو تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ انکی والدہ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئی تھیں اسوقت انکے گیسو دراز تھے حضرت نے انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور انکو دنا ہی یہ اللہ عمر کا قول تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقد صحابی ہیں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ہمارے ساتھ سہل بن ملاس بن فرقد انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا فرقد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انپر پھیرا تھا۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ محمد بن سلام نے حسین بن نهران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقد صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انکے ساتھ کھانا کھایا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ سنی ہے

لے ترجمہ جو کوئی ذمہ ابرئیل کر لیا وہ اسکا ترجمہ دیکھ لیا اور جو کوئی ذمہ برابر ہی کر لیا وہ اسکو دیکھ لیا۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نام ابو نعیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن فروہ کے دادا ہیں۔ مسعودی انھیں کے غلام تھے جنکو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ مسعودی کے نام میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

جنی شامی صحابی ہیں۔ انسے بشیر مولائی معاد نے روایت کی ہے کہ انھوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گذشتہ مہینہ کو ہمارے لیے اچھا مہینہ کر دے اور اسکا انجام ہمارے حق میں اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ فسروہ صحابی ہیں۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش ازدی۔ انسے ابو بید نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل یمن بست دقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محبوب ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ انکو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نفاثہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے اپنا ایک سفید نچر ہدیہ دیا تھا عمان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو جعفر ابن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے رواہ کر کے خبری لکھے کہ وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو ابن ناقہ جذامی نفاثی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید نچر ہدیہ فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے انکا مکان معان میں اور اسکے گرد نواح سرزمین شام میں تھا جب اہل روم کو انکے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے انکو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا جب تمام لوگ انکو سولی دینے کے لیے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جسکا نام عفراتھا جمع ہوئے تو انھوں نے یہ اشعار کہے تھے

الآن اتی سلمی بان حلیہا علی ما عفری فوق احد الوصل علی ناقۃ لم یضرب لفضل امہا مشدۃ اطرافہا بالمناجیل
ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ زہری کہتے تھے جب لوگوں نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو انھوں نے یہ شعر بھی کہا ہے
بلغ سراۃ المسلمین بانہی سلم لربی اعظمی وبنانی
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ودفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اور انکے بعد کے تمام
مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے انکے اور عبد اللہ بن مخزوم نامی کے
درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک
دوسرے پر آواز بلند کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں بھی بن سعید سے انھوں نے محمد بن ابراہیم ترمذی سے
انھوں نے ابو حازم تمار سے انھوں نے بیاضی سے روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں انکا نام نہیں لکھا۔ ابن
وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے انکا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے
حضرت عثمان کے نکل میں امانت کی تھی مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ بھی ذکر کرنے کی
نہیں ہو سکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اہل مدینہ کے باغوں میں سیوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے چنانچہ
جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشنوں کا شمار کر لیتے تھے پھر انہیں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب
بتلاتے تھے انہیں غلطی نہوتی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) سروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ کینت انکی ابو الخارق تھی۔ ابو القاسم بن ابی عبید اللہ کے کتاب العمر میں انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو امامہ باہی
نے فرودہ بن قیس یعنی ابو الخارق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اسکے نہیں لکھے جاتے بعد اسکے اپنے اس آیت کی
تلاوت فرمائی حتیٰ اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس اسناد سے حجت

۱۰ ترجمہ۔ کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ اسکا شوہر عفری نامی چشمہ پہنچا + ایک جوان ادنیٰ پر سوار ہوا جسکے ہاتھ پر نیزہ ہوئے ہیں۔

۱۱ ترجمہ۔ مسلمانان کے سردار کو خبر پہنچا دے + کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہیں +

۱۲ ترجمہ۔ جب وہ اپنی بختہ عمر کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا

ثابت نہیں ہو سکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہو کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔ اسی حدیث کو ابوامامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا جو جسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئیگا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہو۔ فضل بن شیبہ نے عدی بن عدی کنذی سے انھوں نے انکے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انھوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر کیا تھا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی ماں سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ سجدہ کرتی تھی جب یہ لڑکا بالغ ہوا تو میرا آقا سپرد دعویٰ کر رہا جو حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسکو بلیگا جسکے نکاح میں وہ لونڈی ہو بعد اسکے کہا کہ لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ ہو یہ بڑی ناشکری ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک شجعی۔ اسے ابواسحاق سبعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ انکو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستوزو کے ساتھ انھوں نے حضرت مساویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر انکے مقابلہ پر بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے انکو فروہ بن معقل شجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انھوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ پس یہ فروہ اگر نوفل شجعی کے بیٹے ہیں تو نہ صحابی ہیں نہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الواحد بن غیاث یعنی ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے ابواسحاق سے انھوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیں جو میں سوز و غم سے پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اسمین شرک سے بڑا ہی ہے۔ اس حدیث کو ثور بن ابواسحاق سے انھوں نے فروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا نام فروہ بن نوفل ہے۔

(سیدنا) فروہ رضی اللہ عنہ

ابن ماجہ۔ تمسین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
 اور گبر اکثر محدثین انکی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ اسے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہو یہ فروہ ابوال میں شمار کیے
 جاتے تھے مستجاب الدعوة تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حارث
 ابن ذویہ بن مالک بن فہر بن عطیف بن عبد اللہ بن نابیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں مین کے رہنے
 والے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلمہ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو حضرت نے
 قبیلہ مراد اور زبید اور فرج پر سردار بنا کر انکو بھیجا تھا۔ زمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ
 یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہ
 کندہ سے جدا ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد
 کے درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انھوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت
 قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدع بن
 مالک تھا اُس نے ان لوگوں کو بہت نصیحت کیا اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے

فان تغلب فغلبون قدما وان نهم فغير مہزینا ومان نلثنا جین و لکن منایانا دولتہ آخرین
 کذاک الہر دولتہ سجال تکبر ورفہ حینا فیننا

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں گئے تو انھوں نے یہ شعر کہے

لما رأیت ملوک کندة اغضبا کالرجل خان الرجل عرق نساہا عمت اعلتی اؤم محمد ارجو فواضلہا و حسن سراہا
 ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اسے فروہ

اسے رجب اگر ہمدان کے قبیلہ ہمدان کے رہنے والے ہیں اور انکو غلبہ ہو تو تب بھی ہم پہاگندہ والے نہیں ہیں ہم نامرد نہیں ہیں
 مگر ہماری موت اور دیر سے کا اقبال ہوتا ہے اس میں کیا اجارہ۔ دنیا کا یہی حال ہے کہ آج اسکے پاس توکل دوسرے کے پاس
 ہے رجب جب میں بادشاہان کندہ کو دیکھا کہ وہ اغراض کے سر میں جس طرح عرق النسا میں ایک دوسرے سے پھیرا کرتا ہے تو میں غمگین ہوں کہ آئی انکی اصلاح ہو سکے

کیا تمکو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم روم میں پیش آیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جسکی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا میری قوم پر گذرا اور اسکو ملال نہو حضرت نے فرمایا سنو اس واقعہ سے تمہاری قوم کے لیے اسلام میں اور خوبی پیدا ہوگئی۔ امین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبیدہ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے ابو کریبہ اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن سبک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لیکر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا آیا تو اپنے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے پس آپ نے آدمی بھیجکر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام قبول کر لیتا اور جو ہٹکار کرے اسے ہارے میں چندے تو قنار کرنا یہاں تک کہ میں تمکو کوئی حکم بھیجوں۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کسی مقام کا نام ہو یا کسی عورت کا نام ہو حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہو نہ عورت کا نام ہو وہ ایک سرد تھا جسکے وہیں لڑکے تھے چھ لڑکے تو میں چلے آئے تھے اور پھار لڑکے شام چلے گئے تھے اسے لکھے نام یہ ہیں۔ تخم۔ جنام۔ غسان۔ عالمہ۔ اور جو میں چلے گئے تھے انکے نام یہ ہیں۔ آزد۔ اشعر۔ حمیر۔ کندہ۔ مذحج۔ امار۔ ایک شخص نے پوچھا کہ انمار کون تھا حضرت نے فرمایا جسکی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بیلہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نسخوں میں ہے۔

(سیدنا) فروہ رضی اللہ عنہ

ابن سبک۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے اسے اور فروہ بن سبک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے مجال سے انہوں نے عامر سے انہوں نے فروہ بن سبک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو وہ دن یاد ہے جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے آپ نے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے انکے لیے وہ واقعہ اچھا ہے عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن مسکین وہی ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو انکے تذکرہ میں گذر چکی بعض لوگ انہیں کو فروہ بن مسکین بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہم)

ابن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزر جی۔ بنی مالک بن نجارت ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے
احد اور اسکے بعد کے تمام شاہدین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ انکی حدیث معاویہ بن صلح نے ابو عمرو سے انھوں نے بشیر سے
روایت کی ہے۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ثم الظفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ادریس نے اپنے والد سے انھوں نے
انکے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ اسما بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ انکی حدیث عبد الرحمن بن حرمہ نے روایت کی ہے۔ انکے صحابی ہونے
میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار خزاعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل یمین سے ہیں۔ اسکو جعفر نے بیان کیا ہے اور انھوں نے ایک مقام پر
یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ ابو بکر بن جریر نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں
ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی وفات شام میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے
لکھا ہے کہ میں انکا حال اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نافذ بن قیس بن سہیب بن اسرم بن حجاب بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس
انصاری اوس عمری۔ کنیت انکی ابو محمد ہے انکا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اسکے بعد تمام مشاہدین شریک ہے۔

انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچون وقت کی نماز کی پابندی کرو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجیے کہ جسکو میں کر لیا کروں اور وہ میرے لیے کافی ہو جایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین کی پابندی رکھو مینے پوچھا کہ عصرین کیا فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا کہ نے بیان کیا اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو زہرائی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرائی تابعی ہیں۔ فضالہ لیشی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ انکا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ علی بن عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند اسلمی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسما بن حارثہ کو انکی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورہ کے روزے کا حکم دو ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبد اللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمعیل اور وہب نے عبد الرحمن بن حرمہ سے انہوں نے بھیجی بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے یہ ہند۔ اسما بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ بھیجی بن ہند نے اسما سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد۔ انکی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے ہیں تھے حضرت عباس کی کنیت انیسین کے نام پر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت سے اس حدیث کا مطلب نہ سمجھا جاسے کہ اور نماز میں اسے معاف کر دی گئی تھیں کیونکہ نماز میں معاف نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نماز میں وقت سب کی روایت نہ ہو سکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اسکی رعایت ہونی چاہیے ۱۲

ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو۔ ہمیں اسمعیل اور ابراہیم وغیرہا نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے سہمک بن یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے متی تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی ہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ اجنادین میں یہ دونوں واقعہ سلسلہ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ واقعہ یرموک میں چوشلہ ہجری کا واقعہ ہو شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی اُنکے بعد ابو موسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ انکا تذکرہ تیغون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جو انکے چچا زاد بھائی تھے انھوں نے فضل بن عبد الرحمن ہاشمی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ حافظ ابو سعود نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن قیوم ازوی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن فضل سے روایت کی ہو موسیٰ بن سہل نے کہا جو کہ یہ فضل ازوی ہیں کنیت انکی ابو یحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہیں انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قیوم سے روایت کی ہو یہ وہی شخص ہیں جو ابو راشد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جبکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیوم کہا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عازمہ انکی کنیت ابو اسحاق تھی۔ انکا تذکرہ اسکی بیٹے اسحاق کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا فضیل رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان انصاری - خیبر میں شہید ہوئے۔ بہن عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے اُن انصاری کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر میں شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براء بن معرور زہر سے شہید ہوئے اور فضیل بن نعمان بھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نعمان انصاری سلمیٰ خیبر میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔ محمد بن سعد نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا فلتان رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم جرئی۔ بعض لوگ انکو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انہیں فلتان بن عاصم جرئی بھی ہیں یہ کلیب بن شہاب جرئی کے ماموں ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے انکو پکارا کہ اے فلان اسے عرض کیا کہ بیک یا رسول اللہ پس اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توراہ پڑھتا ہے اُس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اُس نے کہا انجیل بھی پڑھتا ہے اُسے قسم دیکر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ تورات و انجیل میں دیکھتا ہے اُس نے کہا دیکھتے ہیں بیان کرتا ہوں بیشک ہمیں تورات میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہو گا لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہمتے تورات و انجیل کی صفت سے آپکو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں ہیں آپ نے پوچھا کیوں اُس نے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا ہے کہ اُسکی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی ہیں ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہوگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا فسح رضی اللہ عنہ)

ابن دحرج اور بعض لوگ ابن بزج کہتے ہیں۔ فارسی و فیاری ہیں۔ بعض لوگوں نے انکا نام فتح بیان کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انکی حدیث یعلیٰ بن ازیہ سے مروی ہے وہ ایک

معلوم الہام صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نسب کرنے کے ثواب میں ہے۔ امین عبد البواب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دہی دہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے داؤد بن قیس صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن وہب نے اپنے والد سے انھوں نے فتح سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام رشاد میں کچھ کام کیا کرتا تھا یعلیٰ بن امیہ اہل میں پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے ان میں ایک شخص میرے پاس آئے جنگی آستین میں کچھ اخروٹ تھے اور وہ انکو توڑ توڑ کر کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اسکی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اسکا پھل جس کسی کو بھی مل جائیگا اسکا ثواب اسی شخص کو ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فویک (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے انکی آنکھیں بالکل سفید ہو گئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سبب پوچھا انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اسکا کچھ افر آنکھ پر پونچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر کچھ چھو کر چھوٹک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آگئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں تاکہ ڈال لیتے تھے مگر آنکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انھوں نے عبد العزیز بن عمر سے انھوں نے قبیلہ سلمان بن سعد کے ایک شخص سے انھوں نے اپنی والدہ سے انھوں نے اپنے مامون حبیب بن فویک سے روایت کی سنو کہ اسے والد فویک نے اسے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکا نام فدیک بن عمرو سلانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا نام وال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے اسے ہملہ کے ساتھ ابو یوسف اور ابو الفتح ازدی اور جعفر نے داؤد کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمعیل ابن محمد بن فضل صنعانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) فہم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس عیلان - کنیت انکی ابو ثور فہمی ہے۔ ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

بین آتا ہوں کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص تابط شرا کے لقب سے مشہور ہے جسکا نام ثابت بن جابر بن سفیان

ابن عدی بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلمان ہونے پر شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہو حالانکہ اسکے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ بان تا بطشرا کا ذکر ابتر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

دیلی۔ کینت انکی ابو عبد اللہ جو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن اور ابن مندو اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود غنسی جو مین مین دعوی نبوت کرتا تھا اسکو انھین نے قتل کیا تھا ابو ثمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حمیری کہتے ہیں بوجہ اسکے کہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صفا کے رہنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انکی حدیث پینے کی پیڑوں کے متعلق صحیح ہے جب انھوں نے اسود غنسی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور زاد ویر اور قیس بن کشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اسکے پاس گئے اور انھوں نے اسکو قتل کر دیا۔ فیروز نے اسود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اسوقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اسکے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلی نے قتل کر دیا۔ ضمیرہ بن ربیع نے کجی مین عمر و شیبانی سے انھوں نے عبد اللہ دیلی سے انھوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسود کا سر لیا گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمیرہ کی ہو درحقیقت اسود کا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل مین سمجھنے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمر و شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن دیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فیروز دیلی نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتائیے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول انھوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لیے کافی ہے۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابیہ ابو وہب حبشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے ابن فیروز دیلی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکل میں درحقیقت ہمیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہرا دیا

ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی۔ دادعی۔ عمرو بن عبد اللہ دادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ بن
سیمون بن فیروز ہمدانی کو فی کے دادا ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

حرف القاف باب القاف والاف

(سیدنا) قازب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن مسعود بن مستب بن مالک بن کعب بن عمرو بن عبد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے ہتھیج بن
ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا جو قازب بن عبد اللہ بن اسود بن مسعود۔ اور ابن مندہ نے انکو صرف قازب
تسمی لکھا ہے اور ان سب نے اسے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے
وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انھوں نے وہب بن
عبد اللہ بن قازب یا مارب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے۔
حمیدی کے علاوہ اور لوگ انکا نام بغیر شک کے قازب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قازب قبیلہ ثقیف کے سرداروں
میں سے تھے مشہور معروف شخص ہیں جب احلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو انکا جھنڈا انھین کے ہاتھ میں
تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ جو قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب میں
یہ سب حالات تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔
ہمیں ابو جعفر بن سہین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی
کہ وہ کہتے تھے ابو یلیح بن عروہ اور قازب بن اسود دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد
آنے سے پہلے جب کہ انھوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے
کہ اب کبھی کسی بات میں ان سے متعلق نہ ہونے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم جسکو چاہو اپنا دوست بنا لو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ
ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو تھانہ کے منہدم کرنے کیلئے
بھیجا تو ابو یلیح بن عروہ بن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے الد عروہ پر کچھ

قرض ہو اسکو ادا کر دیجے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہو اسکو بھی ادا کر دیجیے
 عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا جو قارب نے کہا
 یہ تو سچ ہو مگر اسکا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ سے کیا جاتا ہو لہذا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بتخانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور
 ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندو پر استدراک کر نیکی لکھا ہے مگر یہ استدراک بے وجہ ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکا ذکر جابر کی حدیث میں ہے اعمش نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے
 ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اسے اپنے لڑکے کا نام ابو القاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اسکو ابو القاسم
 کہتے تھے پکارینگے چنانچہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو
 مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ ابن مندو اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بنو نعیم اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا ہی
 لکھا ہے مگر مشہور نام انکا ابو القاسم ہے ابو موسیٰ کا قول ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انھوں نے
 ابو الجهم غلام براد سے انھوں نے قاسم غلام ابو بکر صدیق سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو شخص اس ہوادتر کا رہی (لمسن کو کھائے وہ ہمارے سب کے قریب نہ آئے تا وقتیکہ اسکی بودفع نہو جائے۔
 انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس۔ کنیت انکی ابو العاص تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی حضرت
 زینب کے شوہر تھے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔ زبیر بن بکار نے محمد بن فصاح سے
 انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے ابو العاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔ زبیر نے کہا جو کہ یہی نام انکا
 صحیح ہے۔ سلمہ مجری میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم
 اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

لہ یہ مانعت بنا کر اہت کے سہنہ ۱۱

(سیدنا) قاسم رضی اللہ عنہ

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سمو نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیٰ لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔ بعض علما کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جنکا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبد اللہ۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ تقدیر میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں کا نام پر آپ کی کنیت اہل القاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہے کہ دو برس کے تھے اور قتاوہ نے کہا ہے کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں چلتے تھے۔ قاسم کا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں بیشک کیا جاتا ہو مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں سی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد میں سب آپ کے ساکنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہے کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔ یونس بن بکر نے ابو عبد اللہ جعفی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قاسم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہو پتے تھے جب انکی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے (یعنی انکی نسل منقطع ہو گئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناکم الکوفثر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلہ میں ہم نے تمہیں حوض کوثر عنایت لیا ہے پس تم اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قاسم رضی اللہ عنہ

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی۔ معاویہ کے غلام تھے۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ واؤد بن حصن نے عبد الرحمن بن ثابت سے انہوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہے انہوں نے غزوہ احد میں ایک کا فر سے حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اپنے کو انصاری کیوں نہ کہہ حالانکہ تم انصاری سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ قاسم حضرت بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک جو انصاری کے ایک شاخ جو اور سیاق حدیث

اسی پر ولایت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

بن مخزوم بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس بن مخزوم کے بھائی ہیں انھیں اور انکے بھائی اہل بیت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے سواونٹ دیے تھے ان دونوں کی والدہ سمیرہ بن امیہ بن عامر کی بیٹی تھیں جنکی ام قیس ام ولد تھیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صمدت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

(سیدنا) قاطع (رضی اللہ عنہ)

ابن سارق۔ کنیت انکی ابو صفرہ تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو صفرہ رکھی تھی۔ انکی بیوی شہا محمد بن عبد الرحمن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے ابا و اجداد سے روایت کی ہے کہ ابو صفرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور وہ اسوقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو وہ انکے پیچھے لٹک رہا تھا انکا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ انکے جمال سے خوش ہوئے اور انسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو ابن شہاب بن مرہ بن ہقام بن جندی بن مستکبر بن جندی۔ جندی وہی شخص ہے جسکی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا تھا کہ وہ کشتیان چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تمہارا نام ابو صفرہ رکھتا ہوں اور سارق و ظالم ناموں سے درگزر کرو انھوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اُسکے بندے اور اُسکے رسول برحق ہیں۔ میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں سے مجھے خدا نے ایک بیٹی دی ہے جسکا نام بیٹے صفرہ رکھا ہے۔ ہشام بن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام ظالم ابن سراق بن صبیح کنذی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو بن یقیان بن عامر بن السمارہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والباء

(سیدنا) قیاش (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن عامر بن بلوح بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منشاہ بن کنانہ کنانی لیشی۔ ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ انکو لیشی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔ دمشق میں رہتے تھے

ہدیر میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اسکے بعد اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا بہت معمر آدمی تھے جب شمس کا زمانہ انھوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں سن تیر کو پہنچ چکے تھے اس باتھی کی لید بھی انھوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ اسے عبد الملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ اسبغ بن عبد العزیز نے انس سے انھوں نے انکے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قبائش بن اشیم لیشی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہو کہ انکی قوم کے چار لوگ انکے پاس گئے اور اسے کہا کہ محمد بن عبد اللہ عبد المطلب (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قبائش حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپکے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے قبائش بیٹھو تمہیں نے کہا ہو کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور انکے اصحاب کا رو کر دین قبائش نے کہا قسم اُسکی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اسکے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اسکو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہو کوئی اسکا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہے۔ اسے عامر بن دیا لیشی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو کہا جو کہ بعض لوگ انکو کفانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیشی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں کوئی اختلاف نہیں ہو کیونکہ لیشی قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے۔ ابن درید نے کہا ہو کہ میں نے اہل عرب کو قبائش کا لفظ ہوتے ہوئے سنا مگر اسکا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابو حاتم سے بھی پوچھا مگر انکو بھی معلوم نہ تھا۔ اسکے نام میں قاف کو فتح صحیح ہے۔

(سیدنا) قبیلہ رضی اللہ عنہ

ابن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن جہان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہے۔ قبیلہ طرس سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قبیلہ رضی اللہ عنہ

کلبی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہے ہشام دستوائی نے قتادہ سے انھوں نے ابو قلاب سے انھوں نے ابو قبیلہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو اپنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لیے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو وہی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا جو اورانیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے ہلال بن عامر سے انھوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا جو۔ اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیسہ ہلالی سے روایت کیا جو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو۔ ابن مندہ نے کہا جو کہ ہشام کی حدیث غلط جو اور ابو نعیم نے کہا جو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا جو مگر میرے نزدیک انکا نام قبیسہ بن مخارق ہلالی جو۔

(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا جو مگر ثابت نہیں جو۔ مجاہد بن جبر نے قبیسہ بن ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب فلان سرزمین میں خسٹ ہو گا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو سیاہ خضاب لگاؤنگے اللہ تعالیٰ انکی طرف نظر فرمائیگا مجاہد نے کہا جو کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا جو وہاں خسٹ ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو مگر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں جو۔

(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ انکا نسب ابو نعیم نے لکھا جو۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف جو۔ انکے بعض لڑکوں نے کہا جو کہ یہ صحابی ہیں۔ ابو حاتم نے کہا جو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں جو۔ اسنے انکے بیٹے یزید بن قبیسہ نے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپنے پوچھا کہ تمہارے کڑکے مرچکے ہیں اُسنے کہا میں آپنے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کیلئے سب کو کٹھڑا بنا لیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیسہ بن ہریرہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انھوں نے اپنے والد یزید سے انھوں نے اُسکے دادا قبیسہ سے روایت کی جو۔ نیز قبیسہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپنے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہونگے بیان کیا گیا جو کہ انکی حدیث مرسل جو کہ نکتہ یہ ابن سعد اور زغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تمیون نے لکھا جو۔

(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انکا شمار تابعین میں جو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دہون بن عبید بن مالک بن مقل بن سنی بن نعمان بن ذوی المہ بن صدقہ صدنی۔ انھوں نے اور ان کے بھائی ہبیل بن دہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ٹھیرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہے دہون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صبابہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدقہ۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن حلقہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا جو یہ خزاعی کنبی ہیں۔ کینت انکی ابو سعید ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انھیں دعادی تھی۔ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور ابوالدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان سے زہری نے اور جابر بن حیوہ اور کچول وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اس امت کے علما میں ان کا شمار کیا گیا ہے عبد الملک بن مروان کی انگشتی انھیں کے پاس رہتی تھی۔ ہبن ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہبے حرمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے وہب نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص چھو پھیلتی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یکدم نکل کرے۔ انکی وفات شہدین ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے ان کا نام قبیصہ بن شبرہ بیان کیا ہے۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ نصیر بن عبید بن یزید بن قبیصہ بن شبرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے شبرہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے قبیصہ بن شبرہ اسمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوں تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارق بن عبد اللہ بن شداد بن ربیعہ بن ہبیک۔ بن ہلال بن عامر بن حصہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ

میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو سے تھے کینت انکی ابو بکر تھی۔ ابو العباس نے محمد بن زید نے بیان کیا جو کہ قبیلہ صحابی ہیں۔ اسے ابو عثمان سندھی اور ابو قلابہ نے اور اس کے بیٹے قطن بن قبیسہ نے روایت کی ہے۔ ہین کچی بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے کچی بن کچی نے اور قبیلہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رباب سے انھوں نے کناتہ ابن نعیم عدوی سے انھوں نے قبیلہ بن مھارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرقر ہو گیا تھا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال آجائے تو ہم تم کو دلا دین بعد اسکے اپنے فرمایا کہ اسے قبیلہ سوال صرف تین آدمیوں کے لیے حلال ہو ایک وہ کہ جس پر قرقر ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتی کہ اسکی قوم کے تین آدمی کہدین کہ فلاں شخص فاقہ میں مبتلا ہو بس ان تین کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ ہین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابو قلابہ سے انھوں نے قبیلہ ہلالی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت خوفناک ہو کر باہر نکلے آپکا کپڑا زمین پر لٹتا جاتا تھا میں اسوقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور انہیں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے اپنے فراغت کی تو گرہن سوتوت ہو گیا۔ اپنے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ یہ حدیث انھیں لوگوں کی تائید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ قبیلہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح ہے جو کہ وہ اپنی ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ ہلالی مھارق کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا قبیسہ رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ سلمی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ابو الولید طیبی نے ابو ہاشم صاحب زعفران سے انھوں نے صلح بن عبید سے انھوں نے قبیلہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہونگے جو نماز کو اسکے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انھیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب لیکگا اور ان پر گناہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱ مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھو پھر کے بعد سو تو چار رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت ۱۱

(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

وہب کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انھوں نے حیان بن خارق سے انھوں نے وہب بن قبیسہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چڑیوں کے ذریعہ سے فال لینا اور کہانت کرنا اور بت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قبیسہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ملین مستدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبیرہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم ابن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہلال بن معلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارنے والے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فصل نے عطار بن ابی رباح سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کے مامون کے خاندان کے ایک شخص قبیسہ نامی آئے اور انھوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اسے قبیسہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہو گیا ہڈیاں تمہاری تکی ہو گئیں اور موت تمہاری قریب آگئی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا مگر حاضر ہو سکی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت زیادہ ہو گیا ہے اور ہڈیاں میری تکی ہو گئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتائیے گا کیونکہ میں بوڑھا ہوں نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قبیسہ کہا پھر تو کو جانچے انھوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا تمہاری جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہاں تمہارا سب گروہ بقاء درختہ اور پتھر بن سب تمہاری گفتگو سے رونے لگے بعد اسکے اپنے فرمایا کہ صبح کو بعد نماز فجر کے تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کر سبحان اللہ العظیم و بچوہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دینا میں دنیا میں دیکھا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ تم جنوں سے اور جہنم سے اور برص سے اور فحاح سے

مخفوظ رہو گے اور آخرت کے لیے یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم ابی من عندک وافض علی من فضلك وانشر علی من جنتک
وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو نافع بن عبداللہ نے اپنے ابو ہریرہ سے عطاء سے انھوں نے اپنے ابن عباس سے
روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبصہ بن مخارق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبصہ اور
قبصہ بن مخارق اور قبصہ بجلی تینوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والفاء

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی - محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انھوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہیں
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں چاہتا ہوں کہ اسکو ہیر کر دو
حضرت نے فرمایا اسکو مطلق العنان کرو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعمور بن مباحدہ بن عون بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناہ تھی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں انھوں نے
سے انکا تذکرہ وحیدان میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے قبل وف
آئیے مشرف ہو چکے تھے اور اپنے انکو تحریر موضع شبکہ کے لیے جو مقام دہنا میں ہے لکھی تھی اور انھوں نے کہا ہے کہ میں
انکی کوئی حدیث نہیں جانتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ہے۔ عرفیہ کے بھائی ہیں اور بعض لوگ انکو قتادہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں محمد بن سعد نے انکا تذکرہ صحابہ میں
کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفیٰ بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید مناہ بن تیم
کے تمیمی چشمی ہیں۔ والد ہیں ایاس بن قتادہ کے۔ یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہے۔ اس کے
بیٹے ایاس وہی ہیں جنھوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دشمنی اپنے ذمہ لے لی تھیں جبکہ قبیلہ
تیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تیم نے سعود بن عمرو ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انھوں نے
دس دین ادا کی تھیں۔ احنف بن قیس کے بھانجے ہیں یہ اشعار انھیں کے ہیں

فلو اقیستم عسلا مصنفہ ہمارا المزن اومار الفرات نقالوا انہ لم یجساج ارادہ لئنا احدی السنات

سلا ترجمہ کریں ان لوگوں کو کہ رشہ آب باران یا آب فرات میں گھر لکھو بلاؤں پتہ تب ہی وہ کیسے کہانے میں کھاری پانی پلایا اس سے میں تکلیف پہنچاؤ غنہ تار

انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش - کینت انکی ابو ہشام ہے۔ جرش بنی اور بعض لوگ رباوی کہتے ہیں۔ اسے انکے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنا لے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہان تم رہو خیر کے ساتھ تمکو رکھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حبشی صدنی - صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ مصر میں انکی کچھ زمین لوگوں نے بیان کی ہے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

لیثی - کینت انکی ابو عمیر ہے۔ اوزاعی نے عبد اللہ بن عمیر لیثی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انھیں کی معلوم ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن یحییٰ بن قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الملک بن قتادہ بن یحییٰ بن قیس نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انھوں نے عبد الملک بن منہال یا یحییٰ بن قیس سے روایت کیا ہے مگر صحیح یحییٰ بن قیس سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن عامر بن ہواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظہری

کنیت انکی ابو عمر تھی اور بعض ابو عبد اللہ کہتے ہیں۔ ابو سعید خدری کے اخیانی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہدین بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے غزوہ بدر میں انکی ایک آنکھ شہید ہو گئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ احد میں اور بعض لوگ کہتے ہیں خندق میں ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ انکی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر درست کر دیا تھا اور وہ انکی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہو گئی تھی۔ ہمیں ابو الریح یعنی سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن محمد بن عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالضرین یعنی احمد بن عبد الباقی ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد الرحمن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن عمران نے عبد الرحمن بن حارث بن عبید سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہو گئی تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن آہن لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہو گئی تھی نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن سلیمان غیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا قتادہ کی آنکھ غزوہ بدر میں زخمی ہوئی اور بکر رخسارہ پر آگئی لوگوں نے چاہا کہ اسکو کاٹ ڈالیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور انکو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتیلی سے انکے حدقہ چشم کو دبا دیا اسکے بعد یہ کہ معلوم ہوتا تھا کہ انکی کون آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور بکر انکے رخسارہ پر آگئی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ انکی دوسری آنکھ سے بھی اچھی ہو گئی۔ اصمعی نے ابو مشر بنی سے روایت کی ہو کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبد العزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لیکے عمر بن عبد العزیز نے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے

انا بن الذی سالت علی الخدیجہ فزت بکت المعطف حسن الرد
عمر بن عبد العزیز نے اسکے جواب میں یہ شعر پڑھا

فعاوت کما کانت لادل امرأ فیا حسن باعین ویا حسن مرد
ترجمہ: میں اسکا بیٹا ہوں جسکی آنکھ رخسارہ پر بکرا گئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آئی جیسے پہلے تھی ویسی ہو گئی۔
کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔

تک انکارم لا تعبان من لہن شینا بار فعاوا بعد ابوا لا
یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی نضر کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا ابو سلمہ نے ابو سعید خدری سے
روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو نماز عشا کے لیے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی برس
رہا تھا اور بجلی کوند رہی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں اپنے پوچھا کہ قتادہ ہیں
انھوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہوں گے
تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہوں گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ اپنے
تکوا ایک نمیدہ لکڑی وہی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے چھپے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن
عمر بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اسے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابو قتادہ نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ اسے ابو سعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہو۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ
ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے
ہے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے اسحاق بن محمد ہرودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے اسمعیل بن جعفر
بن عمارہ بن غزیرہ سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے محمود بن لبید سے انھوں نے قتادہ بن نعمان
سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہو تو اسکو دنیا سے
اس طرح بچاتا ہو جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات سلمہ ہجری میں بعمر ۶۵
سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اور ابو سعید خدری اور محمد بن مسلمہ انکی قبر میں آئے
انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے کہا کہ انکی دونوں آنکھیں زخمی ہو گئی تھیں اور بہکر رخساروں پر آگئی تھیں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں آنکھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہوا انکی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی
جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے ابولتلاہ سے انھوں نے ابو بلال بن زبیر
سے روایت کی ہو کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جن میں
شریک تھے جب انکی وفات ہوئی تو میں انکے ترکہ کا مالک ہوا انکے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اسکے بعد میری بہن

سے رجبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دودھ کے قح نہیں ہیں۔ یمن یا نیاں ماکریشاب کے ہر تک کر دیا گیا ہو ۱۱

اسلام لائین اور انھوں نے میراث میں مجھے جھگڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبد اللہ بن ارقم نے اسے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اسکی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اسکو بھی حصہ ملیگا چنانچہ میری بہن بھی اس بارغ میں میری شریک ہوئیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قثم (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے انکی والدہ ام الفضل لبایہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں اور عبید اللہ اور قثم فرزند ان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھکو اپنے آپ کے بٹھلایا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور انکو اپنے پیچھے بٹھلایا حضرت عباس کو عبید اللہ سے زیادہ محبت تھی مگر انکو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی نے قثم سے پوچھا کہ علی کیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبد الرحمن ابن خالد تھے انھوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جسقدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا تو قثم نے وجہ اذیاتھا جو اوپر مذکور ہو۔ یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخرین انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپکی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے انہیں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اسکو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی ابن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے گھر سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے انکے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ ابراہیم بن الحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں چاہتے ہیں کہ آپ

یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ انکے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہے اور اگر وارثت سے وارثت مال دنیا راہ ہو تو وہ انبیاء کے لیے قطعاً مفقود ہوتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصریح ہو گئی ہے اصل بقدر تقرب تھا جسکو ماویٰ نے وارثت بھی جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وارثت سے واللہ اعلم ۱۲

و وہ بات ہے بیان کر دین حضرت علی نے کہا شاید تم سے بغیر ہ بن شعبہ نے بیان کیا ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہو۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انھوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہد پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہو اور زبیر نے بیان کیا ہو کہ انکو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے۔ ہمیں بھی بن محمود بن سعد نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور راستہ سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور انہیں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سواری پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے واستعینوا بالصبر والصلوہ و انہما لکبیرۃ الاعلیٰ الخاشعین۔ قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قدامس (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ - ثقفی - انکا شمار اہل حمص میں ہو۔ اسے غصیف بن حارث نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمار بن معاویہ - بنی نضیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کینت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ قدیم الاسلام میں مکہ میں رہتے تھے انھوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام ہجو جو بلاد نجد سے جو مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن نسیج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے امین بن بابل سے انھوں نے قدامس بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ بھڑکانا یہ کہا کہ ہٹ جا و عراب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انھوں نے قدامس کلابی سے روایت

کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب عرفہ میں دیکھا آپ جبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خاریجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مفلحون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن حجج۔ قریشی جمعی۔ کنیت انکی ابو عمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر۔ عثمان ابن مفلحون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبد اللہ فرزندان حضرت عمر کے مامون تھے اور صفیہ بنت خطاب انکے نکاح میں تھیں۔ سابقین اسلام سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبد اللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے یہ غزوہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے تھے کہ جب میرے مامون عثمان بن مفلحون کی وفات ہوئی تو انھوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انھوں نے مال کا لالچ دلا کر اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہو گئی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ نے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں اسے لے بہت اچھی جگہ تجویز کی ہو آپ نے فرمایا اسکو اسکی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہے پھر آپ نے مجھے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مفلحون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جا روئے بعد ہی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یا امیر المؤمنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے میں نے چہرہ نہ دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہے لہذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپکو اسکی اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمہارے ساتھ ہے جا روو نے کہا ابو ہریرہ حضرت عمر نے ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا ہاں یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قمر کر رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت ندی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جا روو نے پھر حضرت عمر سے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا جا روو نے کہا کہ اسے عمر خدا کی قسم

یہ انصاف نہیں ہو کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا اٹھکے دو حضرت ابو ہریرہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہو تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھیے جو قدامت کی بی بی ہو حضرت عمر نے اُسکو بلوایا اور اس سے پوچھا اُسے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامت سے کہا کہ اب میں تپہر حد جاری کرونگا قدامت نے کہا بالعرض اگر میں پتیا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار

نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیوں قدامت نے کہا دیکھیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس علی الذین آمنوا وعلما الصالحات جناح فیما طعوا اذا ما اتوا القوا وامنوا وعلما الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی کوئی چیز سے پرہیز رکھتے بعد اسکے حضرت عمر نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامت پر حد جاری کر نیکی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہمارے پاس نہیں ہو کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ انکو سزا دینا حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے نزدیک انکا ذرہ نہ سنبھلے خدا سے ملنا بہتر ہے نسبت اسکے کہ انکی حد میری گردن نہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اُسکے بعد حکم دیا کہ قدامت پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامت کو حضرت عمر سے رنج ہو گیا اور انھوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامت بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت عمر سے پوچھتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیان میں حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامت کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنیوالا خواب میں میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ قدامت سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہو لہذا جلد آتو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ اُسے پاس لے آئے انھوں نے انکار کیا حضرت عمر نے حکم دیا کہ انکو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمر نے اُسے معافی مانگی۔ اس وقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریج نے آپ بختیانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامت بن مظعون کے ہوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامت کی وفات سلمہ ہجری میں ۶۴ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن کثیر کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یحییٰ بن کعب کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہذا یوب کا قول بے دلیل ہو واللہ اعلم۔

۱۵ بعض تہکاروں نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم ہے کہ قدامت پر حد جاری کرنے میں انھوں نے بہت عجلت کی جو اس کے کہ وہ ہنگے عزیز تھے مگر وہ انکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انھوں نے عجلت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انھوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرتس سے وہ فراغت پالیں۔ فاروق اعظم اور اہل بیت کے جرم میں سزا دہی میں سستی

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محان - جمحی - عبد الملک کے والد ہیں۔ ابو سعود نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن رجاؤ نے عبد الملک بن قدامہ سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تم سے جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادتیں دور کر دی ہیں اللہ - ہمیں بعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے جہان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ہام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد الملک بن قدامہ بن طحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت شب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودہویں پندرہویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ جمحی ہیں اور انھوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن طحان کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو قیسی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور انھوں نے عزرب بن ابراہیم ثقفی سے انھوں نے حمید ابن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جبرہ کا حلینے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

ہمیں کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے ہیں عبد اللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور اسی حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھے میرے چچا قدامہ بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا۔ پس معلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابو موسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ ابن شاہین نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ انکا نسب نہیں بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار - سلمی - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد بن ابی بنی سے انھوں نے ابو معشر سے انھوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک ہزار لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لیے آئے ہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق اور خوش رو لڑکا کہاں ہے لوگوں نے کہا آپ قدو بن عمار کو پوچھتے ہیں اسکا انتقال ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعائے مغفرت مانگی قدو اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آچکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ میں نبی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لیکر آؤنگا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انھوں نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نو سو آدمی لیکر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیے انکو لیکر آ رہے تھے کہ اثنائے راہ میں موت آگئی پس انھوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور انکو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور انھیں تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور انکو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہے اور انکی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ قبیلہ میں رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ انکو بھی بلا بھیج چنانچہ وہ لوگ آئے اور انہر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جنکی شان میں عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے

القائد المائة التي وني بها
تسع المئين فتم الفاسترعا

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قداو (رضی اللہ عنہ)

ابن صدر جان بن مالک یامانی۔ ہم انکا تذکرہ اسنے بھائی حبر بن صدر جان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

باب القاف والراء

(سیدنا) قردوہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبد اللہ بن تمیم سلولی۔ قردوہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔ قردوہ بھائی ہیں عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد انکی مان سلول نسبت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہے۔ یہ قردوہ شاعر تھے اور انکی بڑی عمر تھی نبی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لاپکے تھے اسوقت انھوں نے یہ اشعار پڑھے

۱۰ ترجمہ۔ وہ سردار جو سو آدمیوں کو لے آ رہا تھا۔ جسے ہزار کی تعداد پوری ہو گئی ۱۳

بان الشباب فلم احفل به الا و قبل الشيب والاسلام اقبالا و قد اقلب اوراكا و اكفالا

فالحمد لله اذ لم ياتني اجلي حتى اكتسبت من الاسلام سر بالا

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آخری شعر لبید کا ہم اسلام کے بعد لبید کے سوا اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابو عبیدہ و کا بیان ہے نیز قرودہ کے اشعار یہ بھی ہیں

اصحبت شيخا رسي الشخصين اربعة والشخص شخصين لما سئى الكبر لا اسمع الصوت حتى استديره و حال بالسمع و وني لمنظر العسر و كنت اشي على الساقين بعد الا نصرت اشي على ماتبت الشجر اذا اقم عجنت الارض متكليا على البراجم حتى يذهب التنفس انكا تذكره ابو عمر اور ابو موسى نے لکھا ہے اور ابو موسى نے کہا ہے کہ ابو الفتح ازدي اور ابن تھامین نے بھی انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح نام انکا فردہ ہے جو اوپر گزر چکا۔

(سیدنا) فطرط (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر ازدي۔ جریر بن عبد الحمید ازدي کے دادا ہیں۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد عبد اللہ بن قرط سے انھوں نے انکے دادا قرط بن جریر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آدمیوں کا شکر ادا کرے وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فطرط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ قاضی ابو احمد بن عسال نے انکا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا علیہ شریف مجھے بیان کیجئے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے انکو حضروت میں کچھ زمین دی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

ترجمہ۔ جوانی رخصت ہو گئی مگر کچھ پروا نہیں ہوئی۔ بڑھا پا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیراب ہو گئے اور انکے سرین و شانے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حصہ حاصل کر لیا۔ سلسلہ ترجمہ میں بڑھا ہوا سب دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھا پے کیوں ہے۔ اب میں آواز نہیں سن سکتا یہاں تک کہ اسکی طرف میں اور سلامت کے درمیان کولی سخت چیز حائل ہو جاتی ہے میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔ جب میں کھڑا ہوں تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہوں۔ اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔ ۱۲۔

(سیدنا) قرقظہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ - انصاری خزرجی - یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہی قرقظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انکی والدہ جندبہ بن ثابت بن سنان تھیں اور انکے اخیافی بھائی عبداللہ بن ایاس تھے۔ یہ قرقظہ غزوہ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں سے تھے جنکو حضرت عمر نے عامر بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انھوں نے سلسلہ ہجری میں بعد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے انکو کوفہ کا حاکم بنا یا جبکہ وہ جنگ جمل کے لیے جانے لگے اور جب صفین کے لیے جانے لگے تو انکو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابو مسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابو ایاس سے انھوں نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ابو مسعود بدری اور قرقظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں آئے ہوئے تھے اور وہاں کچھ لڑکیاں گارہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب نبی ہو کر گانا سنتے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرقظہ حضرت علی کے ساتھ اٹلی لڑائیوں میں شریک رہے اور انکی خلافت میں اپنے گھمے میں بیقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت میں جبکہ عقیقہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے انکی وفات ہوئی مگر پہلا قول صحیح ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہیں اہل کوفہ روئے یہ علی بن ابی طالب سے بیان ہے۔ الکا ذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قرقظہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بھی ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزی - یہ دادا ہیں ایاس بن معاویہ بن قرہ کے چو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرہ بصرہ میں رہتے تھے معاویہ نے ابو ایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اسوقت وہ کس بچہ تھے تو حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے افسوس پوچھا کہ وہ صحابی تھے انھوں نے کہا نہیں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے معاویہ بن قرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جسوقت اہل شام میں خرابی آجائے اسوقت تم میں خیریت رہی میری امت میں

ہمیشہ ایک گروہ فتیاب ربیکا جو شخص انکی مخالفت کرے گا انکو پھڑپھڑ نہ پہنچا سکیگا قیامت تک یہی کیفیت رہے گی۔ میں ابوہریرہ سے روایت کرتا ہوں کہ عبد اللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجئے آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اسکو دکھا تو وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لیے دعا مانگا رہے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ان قرہ کو ازارفہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس طرح ہوا کہ عبد الرحمن بن عبید بن کریرہ بن عتبہ بن عبد شمس نے معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج کے لیکر ازارفہ کی لڑائی کے لیے نکلے انکے ساتھ بھائی مسلم بن عبید بن کریرہ اور یہ دونوں عبد اللہ بن عامر بن کریرہ کے چچا اور بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مزنی اور انکے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قتیرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حسین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن زواہر بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیبہ بن عبید بن نعیم بن نعیم بن نعیم بن نعیم۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور خیبر کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قتیرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن دعووس بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریح بن حارث بن نمیر بن نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ بصری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ایک جماعت کے ہمراہ جنہیں قیس بن عاصم وغیرہ نے تھے حاضر ہوئے تھے جریر بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوئے تھا جب اسے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ تجھے میرے آقا قرہ بن دعووس کہتے تھے کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے قریب بیٹھوں مگر آپ تک نہ پہنچ سکا پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس غلام نمیری کے لیے استغفار کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخشے اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول

کرنے کے لیے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قصرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیبہ بن قرہ۔ انصاری اشہلی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ نبی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قصرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عامر بن سلمہ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ابو سعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انھوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور انھوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے کچھ مذکر اور کچھ مؤنث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ ہمیں ابو القاسم ابن علی بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن عمر قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن فقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن صالح اور یحییٰ

ابن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے

انھوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے انکو

پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آپ نے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھے کیا کہا تھا انھوں نے عرض کیا

یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مؤنث تھے ہم انکو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے

اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ ہمارا سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم انکو چھوڑ کر

آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی یہ کہہ کر جب یہ چلے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل

دی گئی ہو وہ کا سیاب ہوگا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی ان کے ساتھ

تھے اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے استمال سے دو کپڑے عنایت کیے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قرہ صبر

قشیری شاعر کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلسلہ کفار عرب اللہ کو ہی مانتے تھے اور اسکے سوا اور بھی بہت سے خدا انھوں نے بنا رکھے تھے ۱۲

(سیدنا) قریط (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ریشہ۔ امر القیس بن زید شاہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابو ریشہ کو اور اُس کے ہمراہ اُس کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انھوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمہارے کسی تصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہے نہ تمہارے کسی تصور کا اثر اس تک اُس کے بعد اپنے قریط کو بلایا اور انکو اپنے زانو پر بٹھایا لپٹا اور انکو برکت کی دعا دی اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہر بن قریط کے والدین ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابو سلم کے ساتھ تھے ابو ریشہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر بان اکثر روایات میں اُس کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والراء والسين والشين

(سیدنا) قمر (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ۔ ابادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہیں۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکی حدیث بھی روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قسام (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلہ طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ظہر بن عبید اللہ کی حدیث میں انکا تذکرہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قسام (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ہزید قاشی نے موسیٰ بن سیار سے انھوں نے قسام بن زبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسام اکثر ابو موسیٰ (شعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) قشیر (رضی اللہ عنہ)
 کینت انکی ابو اسرائیل تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور کلام نکرینکے نذر کی تھی۔
 بغوی نے انکا نام قشیر بیان کیا جو اور انھوں نے اسی طرح کریم سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت
 کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابو اسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب القات والصاد والضاو

(سیدنا) قسلی (رضی اللہ عنہ)
 ابن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخشب بن جریر بن لبید بن نبس طائی نسبی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور میں آئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قضی (رضی اللہ عنہ)
 ابن عمرو۔ انکا ذکر علامہ ابن حزمی کی کتاب میں ہے۔ اوپر انکا تذکرہ ہو چکا ہے۔ جعفر انکا نام قضی بن ابی عمرو حمیری
 بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قضناعی (رضی اللہ عنہ)
 ابن عامر ویلی۔ جعفر نے کہا ہے کہ انکا ذکر ایک حدیث میں ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اوذاعی نے ابن
 سراقہ سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال اور
 عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شد ابو عبیدہ بن جراح و شریبیل بن جسنہ
 وقضاعی بن عامر یہ سلسلہ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہے کیونکہ تاریخ کارواج حضرت ابو بکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت
 کے شروع زمانہ میں نہ تھا بعد اسکے ہوا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قضناعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نبی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہے۔ ابن دباغ نے
 انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے واللہ اعلم۔

۱۵ یہ نذر زمانے کا ہوتے ہیں اسلام میں ایسی نذر جائز نہیں واللہ اعلم ۱۲

باب القاتل والطائر والبعین

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر - اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو الجوحصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الجوحصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ اسے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ انکی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انخون سے اسے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لیے اور اپنی بیٹی جو یصلہ کے لیے منسوب اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنخون نے مقام ایلہ کو فتح کیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور انخون نے کہا ہے کہ یہ قطیبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطیبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن جریر کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونیکے تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے قطیبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ خالد نے انکو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ اسے مقاتل نے روایت کی ہے اور یہاں انخون نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے ایلہ کو انخون نے فتح کیا تھا اور یہ کہ اسے مقاتل نے روایت کی ہے۔ بخاری نے بھی انکو قطیبہ بن قتادہ لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے قطیبہ بن جریر ابو الجوحصلہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ابو الجوحصلہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسے

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ کینت انکی ابو زید ہے بیعت عقبہ اولی و ثانیہ میں شریک تھے اسمین کسی کا اختلاف نہیں ہے اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا بھنڈا انخین کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ احد میں انکے جسم پر نوزخم لگے تھے غزوہ بدر میں انخون نے ایک پتھر دونوں ہنٹوں کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائیگا تو میں بھی بھاگ جاؤنگا ورنہ نہیں۔ ابو حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطیبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپکو دیکھ لیا تو وہ آپکے پیچھے ہوئے اپنے چوکنو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انخون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپکی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اسپر اللہ غزوہ جمل سے یہ آیت نازل فرمائی

لیس البربان تاوا البیوت من ظہور ہا۔ قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی دینار۔ غزوہ
بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ سدوسی۔ اور بعض لوگ انکو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔ بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے
ہیں اور عمران بن جریر نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے قطبہ بن قتادہ بن جریر۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ یہی ہیں
بنکو خالد بن ولید نے سلمہ ہجری میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔ قطبہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ انسے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے
میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی جو یصلہ کی طرف سے بیعت
کرتا ہوں۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دیکر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس
خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جسے
مقام ایلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوآن تھے۔ قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزوآن وہاں
ہونچے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ۔ عذری۔ غزوہ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ ہین ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ
یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوہ موتہ مسلمانوں کے
مہمنہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو مستعرب کا سردار تھا حملہ کیا اور اُسکو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے
طعت ابن رافلہ الرایشی برح مضی فیہ ثم انخطم ضربت علی جیدہ ضربہ۔ فال کما مال غصن السلم
دستقنا ساء بنی عم
غداة دوفین سوق الغم

یہ قطبہ عذری ہیں اور جو ان سے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں نہ دو ہیں

۱۵۔ رجمہ۔ میں سے ابن رافلہ کو جو شاہان میں کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا۔ وہ نیزہ اُسکے جسم میں گھس کر ڈٹا گیا۔ میں نے اُسکی رگ پر ایک ضرب
دی وہ اسطرح جھک گیا جیسے سلاخی شلخ جھک جاتی ہے۔ اور ہم اُسکے خاندان کے خورون کو اُسکے ذن کے دوسرے ہی دن کریون کی طرح ہانکے۔ ۱۶۔

(سیدنا) قطیب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ثعلبی - اور بعض لوگ ثعلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہے۔ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ انکو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔ زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں۔ اور ابن عتہ نے کہا جو کہ صحیح ہے جو کہ قبیلہ بنی ثعلبہ سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو نعیم سے روایت کر کے خبر ہی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے دکیج نے سعراور سینان سے انھوں نے زیاد بن علاقہ سے انھوں نے اپنے چچا قطیب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں والنخل باسقات ہما طلع نصید پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قطن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - کلی - عیسیٰ - بنی علیم بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن ویرہ۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برست یہ ایک بہت بڑی حدیث ہے جسکے الفاظ بہت نادر ہیں اسکو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ انکی ایک دوسری روایت بھی ہے جو جسکو ہشام بن کلی اپنے والد سے وہ ابراہیم ابن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلیب اور انکے حلفا کو بھیجی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی - اور بعض لوگ انکو قعقاع بن عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے انھوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جفا کشی اور محنت کی عادت جو جوئی پہنود بڑے بیجا بھی پڑا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور انکے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہونیکہ نہایت کہا ہے کیونکہ انکی حدیث بسند عبد اللہ بن سعید عن ابی مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و تمیمی - ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے کار نمایان ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جفاکش تھے۔

حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیزانکی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے انکو حضرت علی نے طلحہ وزبر سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور تمام کوفہ میں سکون ہو گیا تھا یہی بن جکی بابت ابو بکر صدیق نے فرمایا تھا کہ ققاع کی آواز لشکر میں ہزار مرد سے بہتر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ققاع (رضی اللہ عنہ)

ابن مجید بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سردار و ن مین سے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم میری محافظت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لاترفعوا اصواکم فوق صوت البئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ققاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے انکا تذکرہ اور لوگوں سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انھیں مین سے ہوں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انھوں نے زہب سے انھوں نے کثیر بن عباس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ققاع کو خبر لانے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انھوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اسے اپنے ساتھ والوں کو جمع کر کے لڑائی کے لیے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب المقاتل والقاد واللام والیم

(سیدنا) ققیس (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابو بکر بن عبید اللہ بن انس نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے جنکا نام ققیس تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قلیب (رضی اللہ عنہ)

محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن القی الیکم اسلام یومئذ

تفسیر میں روایت کیا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جنکا نام مرد اس تھا یہ اپنی قوم سے جبکہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا جسپر قلب سردار تھے ملاحظہ ہو گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **مسند** (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے اسکا مفردہ میں انکا ذکر کیا ہے۔ صالح بن ساعد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور عمر تھے انکے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس میں انکا بیان کیا ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیسے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس میں ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والنون الماکی

(سیدنا) **قتان** (رضی اللہ عنہ)

ابن دارم بن اقلت بن ناشب بن ہرم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور واقظنی اور امیر ابو نصر کا بیانی ہے۔

(سیدنا) **قتان** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ اسلی میں عبدان نے انکو بھی باہر میں ذکر کیا ہے۔ عبید اللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن قتان اسلی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صدقہ دیتا ہے تو اسکی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کی طرح گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قتان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن جدعان تھی۔ صحابی ہیں۔ حضرت عمر نے انکو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اسکے معزول کر دیا اور نافع بن عبد الحارث کو انکی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قنفذ تھی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور زبیر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے ابو موسیٰ نے

کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث بن مجز نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھے قنفذ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ مجھے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انھوں نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیاء کے درمیان میں ہوا انکی سکونت تھی۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اسکو منع کرو انھوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے انکو لڑنے کی اجازت دی انھوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہار ہی کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمہیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اسکو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں قیس نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والیا

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو الالاح قلی۔ بیٹے بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیہ کے اوس کے حلقا میں سے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت ابی الالاح کے ابو الالاح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیہ ابن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گدر چکے تھے انکے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جنکی حفاظت بھڑوں نے کی تھی قصہ انکا مشہور ہے۔ شاید انکا نام اور انکے والد کا نام رہ گیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس قول کو

اسے یہ قصہ حضرت عاصم کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے انکو شہید کیا تو انھوں نے دعا مانگی کہ میری نفس ان کافروں کے تصرف سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوں نے انکی نفس کو گھیر لیا جسکی وجہ سے کوئی کافر نفس کے پاس نہ جاسکا ۱۱

کسی سے نقل نہیں کیا۔ ابو موسیٰ نے جو انکو قبیلہ اوس کے حلفائین لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے انکا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہے بنی ضبیغہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ انکی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہے ہمیں اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے جسے قیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے شریک نے ابو یوسف سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اسکو حیض آتا تھا نماز ترک کر دے اس زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ عدی بن ثابت کے دادا کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام قیس بتاتے ہیں اور ترمذی نے کہا ہے کہ میں بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انھوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا کہ وہ کہتے تھے انکا نام دینار تھا مگر انھوں نے اسپر توجہ نہیں کی اور حسن ابن سیمان نے اور مطین نے انکا نام قیس بیان کیا ہے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن زید تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن زید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن بجا۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن بحر بن طریف بن حمہ بن عبد اللہ بن ہلال کہتے ہیں۔ اشجعی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں انکے کچھ اشعار بھی ہیں جنکو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

تیمی۔ اسے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زور و رنگ کا لباس پہنے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن غنم بن دودان۔ ہماجرین اولین میں سے ہیں ابو موسیٰ نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے انکے نسب سے کچھ نام گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور ہے

شخص ہیں تو چاہتے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق بیان کیا جاتا تاکہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔

(سیدنا قیس رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو جبرہ تھی۔ ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقباب۔ انکی حدیث میں اضطراب بہت ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا قیس رضی اللہ عنہ)

ابن جدر بن ثعلبہ بن عبد رضا بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طوطائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طراح شاعر کے دادا تھے طراح کا نسب اس طرح ہو طراح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن جدر۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا قیس رضی اللہ عنہ)

جذامی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ زید اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہیں۔ شام میں رہتے تھے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو۔ انکے بیٹے نائل شام میں قبیلہ جذام کے سردار تھے۔ ہمیں عبد الوہاب بن مہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ثوبان نے اپنے والد کحول سے انھوں نے کثیر بن مرہ سے انھوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اسکا خون گرتا ہے اسکے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اسکو جنت میں اسکا مقام دکھا دیا جاتا ہے اور عورین کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا جاتا ہے اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بخوف کر دیا جاتا ہے اور زیور ایمان سے اسکو سج دیا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

(سیدنا قیس رضی اللہ عنہ)

ابن جر وہ بن کشف بن وائل بن عمرو بن عامر بن حصن بن خرشہ بن جہ طائی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے جو جسکوا بن دباغ نے نقل کیا ہے۔

اسے نہ جبرہ کسی کو بڑے لقب سے یاد نہ کرو۔ اسے صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ بخافت ہو جاتے ہیں ان حق العباد میں گفتگو ہے مگر عقیق سے کہ اللہ تعالیٰ انکو بھی صاحبان حقوق سے بخشوادے گا ۱۳۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - تمیمی - ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تیم کے وفد میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اسدی - اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہیں۔ اسے حمیضہ بن شمروال اور عائد بن نصیب نے روایت کی ہے اور قیس بن ربیع نے کہا ہے کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب اسے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔ ہمیں بھی بن عمرو نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے بکر بن عبدالرحمن نے عیسیٰ بن مختار سے انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انھوں نے حمیضہ سے انھوں نے قیس بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری اٹھ بی بیوں کا بیان تھا میں نے سنی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہیں سے چار رکھ لو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن جشم بن مجدہ بن حارثہ انصاری - برادر ابن عازب کے چچا ہیں۔ واقفی کا بیان ہے کہ قیس ابن حارث ہیں اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوہ احد میں ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی انہیں سے نہ بچ سکا یہ قیس کا فردن سے لڑے اور انہیں سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں انکو پرولیا اس کے جسم پر چودہ زخم نیزوں کے تھے جنہیں سے دس جوت تک پہنچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر ابن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ واقفی نے اس واقعہ کو قیس بن حارث کے نام میں بیان کیا ہے اور شاید قیس بن حارث کوئی اور صحابی ہیں۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حازم بجلی اعمسی - انکا نسب انکے والد کے نام میں گذر چکا ہے۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔ اسے اسمعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے میرے والد نے کہا کہ اے

قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہے کہ انھوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ انہی نے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انھوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کیے اور بہت روئے۔ یہ قیس تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں سے ہیں ابو عبد الرحمن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم منقری بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو یوسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین ذی النصفہ بن یزید بن شداد بن محمان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحج حارثی انکو لوگ ابن ذی النصفہ کہتے تھے بخاری نے انکو ذکر نہیں کیا اور دارقطنی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

انکے ہمراہ بلحارث بن کعب کے لوگ تھے جنہیں قیس بن حصین اور یزید بن عبد الممدان اور یزید بن مجمل اور عبد اللہ بن قریط اور شداد بن عبد اللہ ثقفانی اور عمر بن عبد اللہ صنبابی تھے جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حصین بن یزید تھا ہم اسکو ذکر کر چکے ہیں ابو عمر نے ثمان ذی النصفہ کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یزید کا لقب ذوالنصفہ تھا ذوالنصفہ انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ نصف گرہ کو کہتے ہیں اور انکے حلق میں گرہ تھی سو برس تک انھوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجر۔ حضرمی اور بغوی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انھوں نے قیس بن خارجر سے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہو گئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور انکا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کے مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور طالبان قصاص کے مخالف تھے اور تیسرے گروہ روزوں سے انکے مخالف تھے اور انکے مخالف تھے اس لیے اسکا مساک اختیار کیا جو کچھ

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کی بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشرمہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ انکو محمد بن یزید بن ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیس بن خشرمہ اور کعب اجار و دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے اور کہنے لگے لاکھ لاکھ اشرا س مقام پر سلمانوں کا خون امقدر بہایا جائیگا کہ کسی زمین پر مقبرہ نہ بنایا گیا ہو گا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انھوں نے کہا کہ اسے ابو اسحاق یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جنکا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چھہ چھہ کا حال تو رات میں لکھا ہوا ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اسیں درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خشرمہ کون یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم انکو نہیں جانتے وہ تمہارے ہی شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں انکو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خشرمہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور ہمیشہ سچ بولوں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیس غنقریب کچھ زمانہ کے بعد تمکو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑیگا کہ تم انکے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اسکو پورا کروں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انشا اللہ تمکو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اسکے بیٹے عبد اللہ کو برا کہا کرتے تھے اسکی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہنچی اسنے انکو بلوایا اور کہا کہ تم ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا کرتے ہو انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کہ کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہے اسنے کہا بتاؤ انھوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا تو اور تیرا باپ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہے کہ مجھکو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ان عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائیگا کہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے اچھا جلاؤ کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پر واز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ انکا تذکرہ ثنوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشناش بن خباب بن حارث۔ تمیمی عسیری۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسنے والد اور بھائی عبید بن خشناش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے انکو ایک فرمان امان لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔

اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہما)

ابن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گزر چکا ہے۔
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہما)

ابن رافع۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ قتیبہ نے لیث سے انھوں نے حسن بن ثوبان سے انھوں نے قیس
ابن رافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا ہے
سر میں اور قتیبہ نے علی بن ہریرہ میں عبدان نے کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام
چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو سینے دیکھا کہ انھوں نے اسکو سند حدیثوں میں داخل کیا ہے اس لیے میں نے بھی
ذکر کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہما)

ابن ربیع۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو العباس یعنی احمد بن منصور زبایدی نے اپنی کتاب الروضہ میں جسکی نقل انے
ابو منصور یعنی عمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی
ابن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی
یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے
بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جسکو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تاکہ فقیروں کو
تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اسکا نام قیس بن ربیع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اسپر اسکو غصہ آگیا اور اسنے آپکی چوکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا
کہ قیس نے آپکی چوکی ہو تو آپکو ناگوار گذرا۔ قیس کو بھی اسکی اطلاع پہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میری چوکی
خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہو کر آپکو سلام کیا آپنے انکی طرف سے
منہ پھیر لیا اسپر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

ای ذری الاضغان شب قلوبہم حید تک الحسنى فقد يد ربح النفل وان حنوا للسلام فان جنح لملہا فان کتموا عنک الحدیث فلا تسل

حلا ترجمہ۔ قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب آپکا عمدہ سلام سحر کر لیتا ہے جبکہ وہ صلح کی طرف بائیں ہیں تو آپ بھی صلح کر لیتے اور ہر کوئی بائیں ہے چھاپتا

فان الذي يوذيك منه ساءه وان الذي قالوا وراكم المثل
 ان اشعاره كوسنكر بنى صلى الله عليه وسلم كقالب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انھوں نے عمدہ کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی
 معذرت کرے اسے واسطے کا عذر قبول نہ کرے خواہ وہ نذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ جو شخص کو شریعت پر آسکیگا۔ انکا تذکرہ ترمذی نے کیا ہے۔
 (سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن ہیر بن عامر بن عائشہ بن ہیر بن سالم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن زینب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن زید۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے شعبی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسکا پیرہنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ترمذی نے کیا ہے۔
 اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ جو ان شخص میں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ اسے ابو عمران یونی نے روایت کی ہے
 مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے انکی حدیث ہے۔ جو کہ شیخ مسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصنیف فرمائی
 ترمذی نے اسے کو طلاق دی تھی پس جو بیل آپ پاس آئے اور کہا کہ تم سے۔ میں نے یہ وہ روزہ دار اور قائم الخلیل
 جو اور جنت میں بھی دو اپنی بی بی ہے۔ انکا تذکرہ ترمذی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن جبار بن امر القیس بن ثعلبہ بن صیب بن زبیر بن عوف بن انمار بن زبیر بن جبار بن مانع بن سعد بن مالک
 ابن زید بن افضل بن سعد بن ایاس بن حرام بن جزام بن جزام بن شیخ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاتم بن حاتم بن حاتم بن حاتم
 اپنی قوم کے سردار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نبی سعد بن مالک سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن ماجہ نے کیا ہے۔
 جس سے ابو نعیم ہر اسے اک کرنے کے لیے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو
 قیس جزامی کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن زید شامی کہتے ہیں۔ پس کوئی وجہ اشتراک کی نہیں ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن کعب ظفر انصاری۔ اوسنی ظفری۔ صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے کیا ہے۔

اس کے سنی سے آپ کو تکلیف ہوگی اور آپ پیچھے کو گویا یاد دہین کو گویا ۱۱

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عومیر بن عائذ بن عمران بن مخزوم۔ یہ ابوہریرہ اور زبیر بن بکاکر کا قول ہے۔ ابو نعیم نے کہا کہ قیس بن سائب ابن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ ابراہیم بن یسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا قدرہ لوگ یہ دیتے ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں ایک صاع دو انکی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب اپنے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہے غرض اس میں اختلاف ہے جو سب کو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ مجاہد کے غلام عبد اللہ بن سائب تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انکی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثابت۔ انصاری۔ جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عقیل نے زہری سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انھوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر میں ایک جانب گنگھی کر چکے تھے کہ انکے غلام نے قربانی کے جانور کو قلاوہ پنا دیا پس یہ دیکھ کر انھوں نے سر کے دوسرے جانب گنگھی نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں انکو قیس بن سعد بن عبادہ سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہیں سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہے کہ انکے نسب میں بجائے ابو ثابت کے ابن ثابت غلطی کا تب سے بن گیا ہے۔ یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ تھے۔ ہمیں سمار بن عمرو وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے سید ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے حج کا ارادہ کیا اور گنگھی کرنے لگے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ ہم نے لکھا ہے اور انکا علم

رسیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طرین بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی
کنیت انکی ابو الفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الملک۔ والدہ انکی فیکہ بنت
عبید بن ولیم بن حارثہ تھیں۔ فضلاء صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں سے تھے۔ اسے انکی صاحب
ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسمعیل
وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے ثامر سے انھوں نے انس سے
روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں وہ تقریباً
تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہاں ہوتا ہے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو موسیٰ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے
منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ انکے
والد نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کام کرنے کے لیے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
میری طرف سے کوزے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے میرے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں
تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں مینے عرض کیا کہ ہاں بتائیے تو اپنے فرمایا الاحول دلاقوۃ الالباب اللہ پڑھا کرو۔ ابن
شہاب نے کہا ہو کہ قیس بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ
یہ ایک لشکر میں تھے جس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے لیکر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابو بکر و حضرت عمر
کہا اگر ہم اس جوان کو اسکے حال پر چھوڑ دین تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالیگا چنانچہ انھوں نے اسکا تہ کرہ
لوگوں سے کیا بعد نے جب اسکو سنا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور
ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہے وہ دونوں میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں ابن شہاب
نے کہا ہے کہ جب فتنہ پھیلا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقلمند سمجھے جاتے تھے اور انکو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ
پانچ آدمی ہیں معاویہ عمرو بن عاص قیس بن سعد مغیرہ بن شعبہ عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء۔ قیس اور امین بدیل حضرت
علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طاہف بن خانہ نشین ہو گئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے
تھے اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کرو فریب و وزخ میں لیجائیگا تو یقیناً اس است میں سب سے

زیادہ مکار ہوتا۔ انکی بخشش کی بھی بہت سی روایتیں ہیں جنکو ذکر کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے یہ بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور انکی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے حضرت علی نے انکو مصر کا حاکم بنا دیا تھا حضرت معاویہ نے انکے ساتھ بہت حکمت علی کے کارروایاں کیں مگر انسے پیش نہ پایا پھر انھوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہنچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے انکو معزول کر دیا اسنے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنا یا مگر اشتر کا اثناسے راہ میں انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر انسے لے لیا گیا اور قتل کر دیے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہنچے تو مروان ابن حکم نے انکو دریا پاس وہ حضرت علی کے پاس کو نہ چلے گئے اور انھیں کے ساتھ رہے اور انکی ہمراہی میں شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ حضرت معاویہ کی طرف گئے اور انکے بشکر کے مقدمہ ابلیش تھا جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انھیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے

ہذا اللوار الذی کنا نختب بہ مع النبی وجبریل لسانہ ما ضر من کانت الانصار عیبہ ان لا یكون له من غیر ہم احد
قوم اذا حاربوا طالت کفیم بالمشرفیۃ حتی یفتح البسل

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ انسے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی اوشیبہ اور شعبی اور عمرو بن شریح وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں فقیہ ابو الفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تلمیذ خرمی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اسکو لے آئینگے انکی وفات سلسلہ میں اور بقول بعض سلسلہ میں ہوئی۔ انکے چہرہ پر وارثی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس کی وارثی لکھنے کی کوئی تدبیر کر کے مگر باوجود اسکے یہ نہایت حسین تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے بیان بالکل غلط جو اسکی کچھ اسل نہیں۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین بن قیس بن زعمور ابن حوام بن جندب بن عامر بن عتیم بن عدی بن نجار کنیت انکی ابو زید ہے۔ انصاری ہیں

لہ ترجمہ یہ ہے۔ جندب اور جکوم رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل طاری ہو کر تھے۔ انکے ماہگار انصار ہوں اسکو نقصان نہیں پہنچ سکا چاہے پھر کوئی ہو۔

ہلوگ جب لڑے ہیں تو ہمارے ساتھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شام فرسخ ہو جائے ۱۲

خبر رجبی ہیں۔ انکی کینت ہی زیادہ مشہور ہو۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ سعد بن عمیر کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کو حفظ کیا تھا اور بہ چار آدمی انصار کے تھے زید بن ثابت معاذ بن جبل ابی بن کعب ابو زید۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی و حضرت عثمان و حضرت ابن مسعود و حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص و سالم مولیٰ ابی حذیفہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے یہ انصاری ہیں مدینہ کے رہنے والے تھے نافع مولیٰ حنظل نے روایت کی ہے کہ انکے بھائیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہے اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ اگر قیس یہ کیا معاملہ جو تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کے شکایت کرتے ہیں یہ کتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے حصہ کے چھوہارے لے لیتا ہوں اور انکو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دیگا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اسکے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی پاس مال نہ تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام قیس بن اسلع تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصبہ انصاری کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مرغان بن جعفر بن سعد الشیرہ آد جعفری ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلابی قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن زید بن سعد بن ثعلب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفری جعفری معروف بابن ملیکہ۔ یہ اور اسکے والد اور اسکے بھائی یزید بن سعید بن علی بن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلابی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن شلاس عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ براح بن نہال سے انہوں نے ابن عطار

ابن سلیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں تھے جب آپ سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن حرج نے عطار بن ابی ربلح سے انھوں نے قیس بن سہل سے اسکو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہما)

ابن صرمہ۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن قیس کہتے ہیں اور بعض قیس بن مالک بن اوس بن صرمہ مازنی۔ عیدانے انکا تذکرہ لکھا ہے ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے براہ راست روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ جب انہیں سے کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کرنے سے پہلے شب کو سو جاتا تو پھر وہ دوسرے دن تک کچھ نہ کھا سکتا تھا چنانچہ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ دار تھے اور دن بھر اپنی زمین کا کام کرتے رہے الخ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ قیس بن مالک کے نام سے لکھا ہے۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن انس بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ صرمہ بن ابی انس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکا نسب نہیں جانتا انکی حدیث ابن لمیعہ نے جہان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد واسع بن جہان سے انھوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کہتے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں الخ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی مازنی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنا دیا تھا۔ یہ ۶۰۰ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ یحییٰ بن کبیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لمیعہ سے انھوں نے جہان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں آپ فرمایا پندرہ دن میں انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں چنانچہ یہ چند روز تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کیے جب انکی عمر بہت زیادہ ہو گئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھنے لگے اسوقت پندرہ روز میں قرآن ختم کر کے لگے کہتے تھے کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابو عمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن صعصعہ کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واپس اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری۔ احد میں شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے۔ اور انھوں نے انکو مالک بن صعصعہ کا بھائی بیان کیا ہوا اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صفی بن سلت انصاری۔ یہی ہیں جنکے والد کی منکوحہ انکے والد کے وفات کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہو گیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک لہجے آدمی ہیں انھوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہذا میں کیا کروں اُسپر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ الْآیۃ۔ ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ۔ ابو حاتم بستی نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو جبرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ احمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے انکو کلابی بیان کیا ہے بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ ابو جبرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ الْآیۃ۔ انکی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ انشاؤ اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئیگا۔ ابن کلی نے کہا ہے کہ ابو جبرہ کا نام قیس تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طیفہ۔ کنیت انکی ابو یعیش غناری تھی اور ابو جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طیفہ ہندی ہیں اور انکی واسطے انھوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ انکا مشہور نام طیفہ ہے اور انکے اسلی نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں کا بیان ہے

کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ یعیش بن قیس بن طمفہ نے اپنے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور کہا کہ اے فلان اسکو اپنے ساتھ لے جاؤ ہم چار آدمی بھیج گئے تو ہم لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن ہودب نے اپنی سند کے ساتھ ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طمفہ بن ابی زہیر ہندی بھی تھے اور بعض لوگوں نے انکا نام قیس بن زہیر بیان کیا جو بنی مالک بن نند کے خاندان سے موصل میں گئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر اس کے پاس تھی یا یہ کہا کہ اہل موصل آئے تھے اور وہ تحریر اس کے پاس تھی نیز انھوں نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاذ بن ہریر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن حبیش مجاری نے لیث بن ابی سلیم سے انھوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان نیز وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم یحییٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محبوب بن مسعود جلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے وہ سے وہ سے اسدی نے بنی نند کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص جنکا نام قیس بن طمفہ تھا اور بنی مالک بن نند کے خاندان سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنیکی اجازت دیجیے اپنے فرمایا کہ کہو تو انھوں نے عرض کیا کہ انا بیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھا اس کی نشیب سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو ہم طمفہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق - عبدالان اور جنفر وغیرہا نے انکا تذکرہ صحیحاً بیان لکھا ہے۔ عبداللہ بن بدار نے قیس بن طلق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک بچہ لے گیا تھا یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم پر کچھ چھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ انکی حدیث اور عبدالقیس کے متعلق مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن ہم - فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھروان انھوں نے بنایا تھا اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اسکو ابن ایسہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے اور ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن اسد بن جوث بن حارث بن امیر بن عامر بن صعصعہ نیری۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ پھیرا تھا اور عادی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اسکے ساتھیوں پر برکت نازل فرمائیں کہ متعلقہ شاعر نے یہ شعر کہا ہے: ایک ابن خیر الناس قیس بن عاصم ہر جنت من الامم العظیم المہاشا پانکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن شان بن خالد بن مقرن بن عبید بن قاعس۔ قاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید شاہ بن تمیم تھا۔ شہمی مقری ہیں۔ حارث کا نام قاعس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انھوں نے بنی سعد بن زید کے حملہ میں شہید ہوئے تھے۔ قاعس (یعنی انکار) کیا تھا۔ کنیت انکی ابو نعلیٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو قیسہ بلہا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ انکی والدہ ام اسفر بنت ضیئہ تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور ستر ہجری میں اسلام لائے تھے جب انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ پردیون کا سردار ہے۔ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری انکی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تم نے بردباری کس سے سیکھی انھوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے انکو دیکھا کہ اپنے گدھے کے سانسے بیٹھے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حائل پیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے بائیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جسکی مشکین کسی ہوئی تھیں اور ایک مشتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھیے آپ کے اس گدھے سے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انھوں نے تلوار کی حائل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو قطع کی گفتگو ختم ہونے کے بعد اپنے گدھے سے کہا کہ تو نے بہت بڑا کام کیا خدا کا انگارہ اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا پرتوتے اپنے ہی مار لیا اور خود اپنی جماعت کم کر دی جدا اسکے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اسے بیٹے اپنے چچا زاد بھائی کی مشکین کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو سوا دھلا اسکے بیٹے کی دیت میں دینے سے کہو کہم خیر ہے۔ قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کرنی تھی اسکا سبب یہ ہوا کہ انھوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اسکے ماں باپ کو گالیان دین تھیں اور چاند کو دیکھا کہ چاند میں کہیں تھیں اور شراب فروش کو اپنا بہت سا مال دیدیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات اسے بیان کیں اسوقت سے انھوں نے

شراب ترک کر دیا۔ ترمذی شخص کے بیٹے اسے قیس بن عاصم میں ایک سخت ضرورت سے تیسے پاس آیا ہوں ۱۱

شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کے تھے **۵** **رأيت الخمر صالحة وفيها خصال تفيد الرجل العليل** فلا
والله اشرب بها صحيا ولا اشفي بها ابدا **۶** ولا اعطى بها ثمنها حيا **۷** ولا ادعو لها ابدا **۸** فاني انظر تفطحا **۹** شار بها **۱۰** وتبين بها العليل **۱۱**
ان سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد
بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہدی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے سفیان بن اعربن صباح سے انھوں نے خلیفہ بن حصین سے انھوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے
خبر دی مگر جب وہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ پیری کی تپی پانی میں جوش دیکر اس کے غسل کریں
حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ امی بیٹو
یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ مختار اخیر خواہ نہیں ہو سکتا جب میں مرجاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اسکو مختار
بنانا چھوٹے کو سردار بناو گے تو لوگ تمھارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور تم انکی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور
اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھو کیونکہ مال کریم کے لیے باعث عزت ہے اور لئیم سے محظوظ رکھتا ہے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو
کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہونا کیونکہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے رونے والی عورتوں کے حرکات سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن
اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور انکے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازہ اپنی
سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہر بن عبد الوہاب یعنی ابو صالح مروزی
نے نصر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انھوں نے مطرف بن ثعلبہ سے
انھوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی وفات
کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے اوپر نوحہ نکرنا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نوحہ
نہیں کیا گیا۔ انھوں نے بتیس اولاد زینہ چھوڑی تھیں ابو الاشہب نے حسن بصری سے انھوں نے قیس بن عاصم مرقی
سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویوں کے سزاؤں
کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اوپر کچھ گناہ ہو

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰

آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سواونٹ والوں کے لیے تو خرابی ہوگروہ شخص جو اپنے چراگاہ میں اللہ کا حق ادا کرے اور اسکے نر کو جنتی کے لیے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرانے اور انکا دودھ خیرات کرے اور نرہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت گزین اور محتاج لوگوں کو کھلائے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ادھان تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ امر قیس تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کر دو یا پنکر کہنے کر دو یا دیگر گزر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ رہا اؤن گا حسن بصری کہتے تھے انھوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عائد کنیت انکی ابو کاہل تھی۔ حمسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد اللہ بن مالک کہا ہے یہ نجاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم انکا حال کنیت کے باب میں بیان سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھینگے۔ ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ ہمیں ابن ابی حبیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی (غالبا یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہونگے) اُس اونٹنی کی نگیں پکڑے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود کشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسدی۔ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ کنیت انکی ابو آمنہ ہو یہ آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں قیس نے حبش کی طرف اپنی بی بی برکہ بنت یسار کنیز ابوسفیان کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ بن حبش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عدس نابالغہ جدی۔ شاعرین اپنے لقب نابغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ روایت نون میں انکا تذکرہ بیان سے زیادہ لکھنے انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ کبھی بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا اور جسکو انھوں نے ابن ہیرہ سے انھوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوہ احزاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر فوت ہو گئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن قیس بن وہب بن بکیر بن امر القیس بن حارث بن معاویہ کنندی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رہیں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب آہی کو دفع کرتا رہیگا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہینگے مگر اپنے دین کو دنیا کے لیے خراب کرنے لگیں گے اسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم جھوٹے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر۔ انصاری۔ انکا نسب انکے بھائی رفاعہ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے انکے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تقولوا لمن قتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ میں مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص ذوالشمالین بن عمرو حائل بن بکیر صحیح تلامذہ بن خطاب صفوان اور انصار کے آٹھ آدمی شہید ہوئے تھے سعد بن خبیثہ قیس بن عبد المنذر زید بن حارث تمیم بن حمام رافع بن معالی سارث بن سراقہ مشوز بن عفران عوف بن عفران انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے نام میں کچھ غلطی ہو گئی ہے صحیح نام انکا بشر بن عبد المنذر ہے بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں کبھی غلطی ہو گئی ہے صحیح نام انکا عمیر بن حمام ہے یہی اہل سنیہ کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بن کشوح۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اسود عنسی کے قتل میں شریک تھے انکا ذکر قیس بن کشوح کے ذکر میں پورا آئیگا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں بیان انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبدول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت انکی ابو بشر تھی صحابی ہیں اصحابین اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انکے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور مالک بیٹے قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہو اب ان کا بیٹے انکو شکر کا پیر میں شمار کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انھیں قیس بن قعد کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن سہل یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ انکا نسب یونس بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قعد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یونس بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن سہیل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکے نسب میں اختلاف ہو اسلئے انکے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کر کے انکو خبر دی وہ کہتے تھے بنی سہلی اسد علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا بھیج کر نماز تو نے دو مرتبہ پڑھی اسلئے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اسکو اب پڑھ لیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا اس حدیث کو لیث بن عقیل بن سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لبید زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک سب یہ ابن قریح کا قول ہے انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ ابن قاری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمن سے انھوں قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی غزہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انھیں جہنی کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خلیب عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی ہے کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو داؤد کو قیس بن ابی غزہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاکے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہمنے خود اپنے لیے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجارتھاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہذا اسکو صدقہ کے ساتھ مخلوط کرو (یعنی نفع میں سے کچھ صدقہ دیدیا کرو) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن غریب۔ کنیت انکی ابو غریب تھی اجمعی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ انکو مستغری نے کتاب الوفود میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو غنیم تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے عاصم احوال سے انھوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انھوں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہے تھے ۵ الالی ابویل علی محمد ۶ قد کنت حیاۃ بقعد ۶ ابیت لیلی آمننا الی اللہ ۶ النکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری ضہبی۔ دارقطنی نے انکو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انھوں نے قیس بن قاری ضہبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس دن تک مواخذہ نہیں کرتا تاکہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فردہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو اس کے نام میں بیان ہو چکی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قبیصہ۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبد اللہ مولای عثمان بن عفان سے انھوں نے عبد اللہ بن یحییٰ الہامانی سے انھوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وصیت نہ کر لگا اسکو دوسرے مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملیگی۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مردے بھی بات کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قہد۔ انصاری۔ نبی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن ثعلبہ بن شمس بن مالک بن نجار کے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے۔ یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت ابو مریم اور نام عبد الغفار بن قاسم ہے انصاری کوئی ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خثیمہ کا قول ہے مصعب سے غلطی ہو گئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہے اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان کے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر میں اور اسکے بعد غزوات شریک تھے۔ حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔

۱۱ ترجمہ۔ میری خرابی ہو عمر و صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں ۱۲ انکی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا ۱۳ شام سے صبح تک حسین سے سوتا تھا ۱۴ ۱۵ یہ حکم اُس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت ہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لیے وصیت کر جائے ۱۶

ابن مالک لائے کہا ہر کہ جنان بن ابی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارجی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبکہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے تھے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن انس - کنیت انکی ابو صرمہ تھی۔ انکا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن محسر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرقہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انھیں نے ام قرقہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبداللہ اور نعمان فرزندان مسعدہ غزاری کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے انکا ایک شعر نقل کیا ہے جبکہ یہ غزوہ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام قرقہ کا نام فاطمہ بنت زید بن ربیعہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن - بعض لوگ انکو قیس بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بدر میں اور اصم بن شریک تھے ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء سے بدر کے ناموں کے تعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک ثم من بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محسن بن خالد بن مخلد تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نہادندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی داؤد نے ابن جریر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رسی نہ تھی تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے

فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رستی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل ہو اور جمال کو دوست رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے مگر اس روایت سے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

محمد بن اشعث قیس کے دادا ہیں۔ محمد نے اپنے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور احمد بن سبیار نے جعفر بن مسافر سے انھوں نے محمد بن تیم سے اسکو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو مجھ سے بزرگی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کنسی وہی امیر مشہور ہیں جو عبدالرحمن کے والد تھے جنھوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو انکے دادا قیس صحابی نہیں ہیں بلکہ اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں انکو نہیں جانتا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قسی۔ قریشی مطلبی۔ کنیت انکی ابو محمد تھی۔ اور بعض لوگ ابوسائب بیان کرتے ہیں انکی والدہ عبداللہ بن سبع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں قبیلہ بنی عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے۔ یہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ اسکو ابن اسحاق نے مطلب بن عبداللہ بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قیس بن مخزمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کی پیدائش ہوں ہم دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان موقعہ لقلوب میں سے تھے جنکا اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین میں سوادنت نہیں دیے اور خیر میں آپ نے انکو پاس وسق دیے تھے انکی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ سمجھتے تھے تو انکی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھی۔ انسے انکو دونوں بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہے ایک جگہ تو یوں لکھا ہے

کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شکر کاے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ نبی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یون لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن بن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا کہ وہ احد میں شریک ہو گئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کسی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہذا انھوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود کنانی شاعر کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منہا بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے انکو قیس بن مسعل یحییٰ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ منسوب ہے یحییٰ بن عوف کنانی لیشی کی طرف۔ یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی جاتی ہے غزوہ جند امین جو بمقام حمی ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوہ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انھوں نے ایک شعر بھی کہا تھا جسکو ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا ہے اور انھوں نے مثل ابن کلبی کے انکا نام قیس بن مسعود بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو قیس بن مسعود لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام قرظہ کے جہاد میں شریک تھے اور ام قرظہ کو انھیں نے قتل کیا تھا اور ابو موسیٰ نے انکو قیس بن مسعل لکھا ہے۔ ابن بکولانے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے جو لکھا ہے کہ مقام حمی میں غزوہ جند امین میں شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ زید کے ساتھ نبی فرارہ پر انھوں نے جہاد کیا تھا اور ام قرظہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد حنفی۔ یزید بن سعید کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ انکے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کثوح کنیس انکی ابو شداد تھی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ

ابن ہمال اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ خود انکو بجائے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہمال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن امس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں یہ ابو عمر کا بہن ہو۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن کشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس ابن کشوح لکھ کر کہا ہے کہ مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیز بن بد ابن عامر بن عوتبان بن زاہر بن مراد تھا پس انھوں نے انکو قبیلہ مراد کی نسب میں کر دیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مکشوح انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ انکے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آگئی تھی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام ابو بکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنھوں نے اسود عنسی کے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور انکو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مزجج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے تھے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمتہ اجمیش تھے۔ قادیسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں انے کار نمایان ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہاوند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔

بڑے تہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں سے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انھوں عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا

فلولا قیتنی لاقیت مترا ۛ وودعت الحباب بالسلام

اسکے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ انکی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ قبیلہ بجلیہ کے لوگوں نے انے کہا کہ امی ابوشہاد آج ہمارا جھنڈا تم لو انھوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمھارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انھوں نے کہا وا اللہ اگر میں لونگا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہرونگا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انھوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک وی غلام سامنے آیا اور اسنے ایک ضرب انکے پیر پر ایسی ماری کہ انکا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اسکے بعد نیزون میں یہ گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہیں۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن منتفق۔ مغیرہ بن عبداللہ شکر می نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں گئے کہتے تھے وہاں میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ یہ بیان کرتے تھے کہ قیس بن منتفق کا حلیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا میں نے انکو مکہ میں اور منی میں اور عرفات میں تلاش کیا کہ میں تم پایا آخر کوفہ کی مسجد میں مل گئے پھر سکے بعد پورا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے کئی نام مروی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نشبہ سلمی۔ ابو معشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہر وں میں لوٹ گئے تو قیس بن نشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اور انکی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم و فارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام انہیں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم انکے مامون ہو دیکھو اگر نجاتیاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر مشقیدی نہ کریں گے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشبہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرواس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس علی تھے مگر صحیح قیس بن نشبہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان سکونی سا اور بعض لوگ انکو حبسی کہتے ہیں۔ انکی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموں نے روایت کی ہے ابو نعیم اور ابو عمر نے اسے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ابوالقموں ذوالی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبد القیس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس ابن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ چھوہائے ہر حیا

پیش کیے تھے ابو القموس کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اُسکو پورا کیا۔ اسے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر انکا گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا ان دونوں نے اُس سے دودھ طلب کیا اُس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں ہے جو دودھ ہی جاسکے پس حضرت نے ایک بکری کو پکڑ کر اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابو بکر نے اُسکو دودھ پھر سب لوگوں نے اُسکو پیا اُس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عبدی۔ وفد عبد القیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ اسے ابو القموس نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہمیں عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے خالد بن عوف سے انھوں نے ابو القموس یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبد القیس کے ایک شخص نے جکانام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیر اور مزفت اور دبا اور حنتم میں نبی نہ بیو بلکہ چرٹے کے طرف میں بیو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے انکو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے ایاد بن لقیط اور ابو القموس نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابو ہیرہ کے دادا ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجا سے روایت کیا ہے۔ اور ابو ہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ابو ہریرہ وہ انکے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ابو یحییٰ ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانیکا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دیدی ہو شاید اسکی آنکھ میں کچھ فرق آگیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے ایسا ہی بیان کیا ہو مگر صحیح یہ ہے کہ ابو ہریرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشیم۔ شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے انکو سکمی بیان کیا ہے یعنی قبیہ بنی سلیم سے عبدالقاہر سلمی کے دادا ہیں صحابی ہیں۔ ان سے عطیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے انکو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن وہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سوہدہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ گئے تھے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ اسنے انکی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپ نے انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انھوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید جہنی۔ اسنے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اسکے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گذشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس نامی ایک شخص کو پوچھا اور فرمایا کہ زمین میں اسکو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں انکا قیام

نہ ہوتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور انکو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منحنہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر دہنے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اسکی سند میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) قیسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر میں جابشہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیظلی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوزان بن شمس بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا نام نبیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوس بن الفزاری ہیں۔ انکی والدہ لبنی بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقدی یہ اور انکے تین بیٹے عقبہ اور عبد اللہ اور عبد الرحمن احد میں شریک تھے اور تینوں جبر ابو عبیدہ میں شہید ہوئے اور انکے بھائی عباد بن قیظلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مگر احد میں شریک نہ تھے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ حافظ ابو القاسم بن عساکر دمشق نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو قیظلی ابن قیس لوزان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قدام نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قین (رضی اللہ عنہ)

اشجعی ہیں۔ انکا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اسکو یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ اوکھلی (ایک طرف ہو جس میں غلہ وغیرہ موصل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اسکی کچھ اصل نہیں ہے۔

(سیدنا) قیوم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو یحییٰ بن۔ ازدی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد القیوم رکھا ہے ہم صرف عین میں انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن بھضل بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

حرف الکاف و باب الکاف والشار

(سیدنا) کبایتہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قبیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوہ احد میں شریک تھے۔ غرابہ میں اوس و سی کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) کبایش (رضی اللہ عنہ)

ابن ہودہ۔ بنی حارثہ بن سدوس بن سے۔ ایک شخص ہیں۔ بن سہف بن عمر نے عبد اللہ بن عبد بن شہر سے انھوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انھوں نے کبیش بن ہودہ جو بنی حارثہ بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر انکو لکھی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

زدی۔ یہ کثیر بیٹے ابو کثیر کے ہیں صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل معرین ہے۔ ابن وہب نے حیوۃ بن شرح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن سلم سے پوچھا کہ کیا آگ کی پکی ہوئی چیز کے کمانے سے وضو کرنا پڑتا ہے؟ انھوں نے کہا کہ کثیر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم سب لوگوں کیلئے کھانا لایا اور ہم نے کھایا اسکے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو کثیر ازدی لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابو یمن عازب کے مامون ہیں شعبی نے ہرا بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے مامون کا نام قلیل تھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اسکی شہادت عید اسی کی قربانی نماز کے بعد کرے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں صحابہ
(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہم)

ابن زیاد بن ثناس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شیح بن فزارہ فزاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی
تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہم)

ابن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابو جعفر خطمی سے انھوں نے
محمد بن کعب سے انھوں نے عمارہ بن خزیمہ سے انھوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ
حنین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے پس جب قدر
لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو مسلم کجی نے
حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قرظہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حنین میں تو کوئی بھی قتل نہیں
کیا یا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہم)

ابن سعد عبدی حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں انکے دادا عباد بن عمرو بن
شیبان سے انھوں نے کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے انکو ایک زمین عمیق نامی جو ملک شام مقام بیت جبر
میں تھی دی تھی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہم)

ابن شہاب حاشی۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنھوں نے قادسیہ میں جالیوں
فارسی کو قتل کیا تھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہم)

ابن صلت بن معذ کرب۔ کنہی۔ انکا شمار بنی جمح میں ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ انکا نام قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا۔
عبید اللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام مطیع رکھا اور ام عاصم خواہر حضرت
عمر کا نام عاصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیکہ لیتے تھے۔
کثیر نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبدالمطلب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کنیت انکی ابو تامر ہو انکی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض انکی والدہ کا نام
حمیرہ تھا۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ انسے عبدالرحمن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ زید بن ابی
لے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور عبداللہ و عبید
و نعم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ جائیگا
و سلو فلان چیز لیگی۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اسمین کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اسکو بلائین اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ بقول بعض بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے
حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیاد نے اسکو روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ
غزوہ بدر میں انکے دونوں بھائی ساکب اور ثقف بھی شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس
روایت کے اور کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کیلئے سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ
اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے
روی ہے اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم۔

۱۵ جسطرح لکھا کہ کن کہار میں کھاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے ۱۲

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انھوں نے معاویہ بن صباح سے انھوں نے ابوالزاہر سے انھوں نے
 کثیر بن مروان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلطان زمین خدا کا سایہ ہے کہ یہ ظلم اسکے
 سایہ میں بنا لیتا ہے لہذا اگر وہ عدل کرے گا تو اسکو ثواب ملے گا اور رعیت پر اسکا شکر واجب ہے اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اسپر گناہ ہوگا اور
 رعیت کو سہر کرنا چاہیے جب بادشاہ لوگ ظلم کرتے ہیں تو زمین میں قحط پڑ جاتا ہے اور بے کوفہ بند ہو جاتی ہے تو موسیٰ اہلک ہو جاتا
 ہے اور جب زنا خلائیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بدخمدی کیجاتی ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے انکا تذکرہ
 ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابو موسیٰ کے سوا اور کسی نے صحابہ میں نہیں ذکر کیا

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

بخاری - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جبکا ذکر اوپر ہو چکا ہے لکن بیٹے جعفر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب فرض نماز پڑھتے تھے اور اسکے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے تھے اور جب قدرتی چاہتا تھا پڑھتے
 تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپنے حکم دیا تھا کہ بائیں طرف ہٹ جا یا کریں واپس طرف نہ ہٹا کریں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کثیر سے کہا
 جو صحابی تھے آج انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

باب الکاف والذال والراء

(سیدنا) کدن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو ابن عبید کہتے ہیں عتقی ہیں اور بقول بعض عتقی فلسطین میں رہتے تھے انکی حدیث انکی لاؤمی ہے۔ یہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی انے انکے بیٹے لفاق بن کدن نے روایت کی ہے کہ
 کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سے آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔
 انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کدیر (رضی اللہ عنہ)

بخاری - بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام قتادہ تھا۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوئی میں رہتے تھے

نہے ابو اسحاق بسبی نے روایت کی ہے۔ ہین خطیب ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے شعبہ نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کد رضحی سے سنا ابو اسحاق کہتے تھے مجھے کدیر سے سے ہوئے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابو اسحاق سے سے ہوئے چالیس سال ہوئے ابو داؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سے ہوئے پینتالیس یا چھیالیس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لیجائے کہ میں نے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت جس قدر زائد ہو کرے کیلو دیدار کرو اس نے عرض کیا کہ اگر ایسا نکلتا تو اپنے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلا یا کرو اور شخص کو سلام کیا کرو اسے کہا اگر ایسا بھی نکل سکون تو اپنے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اسے کہا ہاں ہیں تو اپنے فرمایا اگر ایک اونٹ ہیں لیو اور ڈول لیو اور جن لوگوں کو دوسرے دن پانی ملتا ہوا انکو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہوں تو انکا کام کر دیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائیگا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائیگا کہ جنت تمہارے لیے واجب ہو جائیگی۔ یہ حدیث ابو اسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابو اسحاق سے اسکو عمر اور ثوری اور قطر بن خلیفہ اور یزید بن عطار وغیرہم نے روایت کیا ہے ازکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک انکی حدیث مرسل۔

(سیدنا) کرامہ (رضی اللہ عنہم)

ابن ثابت انصاری صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلبی نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی نے انکی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے یزید بن ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کرم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسا مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں کے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انہوں نے آپ کا قدم مبارک پکھڑا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پاسے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی رہی انگلیوں سے پڑی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں جیش عسراں میں شریک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیش کو بچا لیا اسی جیش میں طارق بن مرثع نے کہا تھا کہ کون شخص مجھے اپنا نیرہ مع اسکے ثواب کے دیتا ہے آج ہم یہ نیرہ طارق بن مرثع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہین ابن ابی جبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے

والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحویرث یعنی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن لعلی بن کعب نے میمونہ بنت کرم سے انھوں نے اپنے والد کرم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک لڑکی کے متعلق جو انھوں نے زمانہ جاہلیت میں کی تھی مسالہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ نذر کسی نیت کیلئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو اپنے فرمایا کہ اللہ کے لیے جو نذر تھی اسکو پورا کرو اور اسکا ثواب لے لیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی السناہل۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں۔ صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المعز نے قاسم بن مالک مزی سے انھوں نے عبد الرحمن بن اسحاق سے انھوں نے اپنے والد کرم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاکہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہکورات کے وقت ایک چرواہے کے یہاں رہنا پڑا نصف شب کو ایک بھیڑ آیا اور اسے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اسے کہا کہ ای عامر الوادی نام ایک حن کا ہے اسے پڑوسی کی مدد کریں ایک آواز دینے والے نے جسکی صورت نے میں دیکھی کہا کہ ای بھیڑیے اسکو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ میں لگا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا ایسے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حدیث نازل ہوئی فانہ کان رجال من الالش یو ذون برجال فرادو ہم رہقا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ثقفی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خوشی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو حاتم نے انکے اور کرم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ طہرانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظ ایک ہے انکی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابو نعیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کرم بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جکا نام ابو نعیم تھا چلا انھوں نے مجھے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتاً دیدو میں نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھے کرواؤ اس دن کرمی بہت سخت تھی ابو نعیم نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دیدو میں نے اسکا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا بعد اسکے جب گھر ہو چکے تو ابو نعیم نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہا ابھیجا کہ میں نکاح کروں گا میں نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا

۱۵ ترجمہ اور بیضا کہ انسان جنون سے ہوا کہتے تھے مگر ان جنون نے انکی ہلاکت زیادہ کر دی ۱۲

آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو تمہارے لیے اسمیں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلان مقام میں کچھ اونٹ قربانی کرونگا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہیں کی جاتی وہ وہ ہے جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اس چیز میں جو ہمیں ابن آدم کا اختیار نہیں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انھوں نے کریم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور انکو خوشی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا تو بیشک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

(سیدنا) کر دوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر اور حسن بن سفیان اور عبداللہ بن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے۔ ابن ابی وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے اسمیں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت بتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسکے فریاد کی آواز سنے۔ اور مروان بن سالم نے ابن کر دوس بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرہویں شعبان شب کو عبادت کی اسکا قلب نہ مرے گا جبکہ اور سب قلب مر جائینگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کر دوس (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابو عبد رببری سے انھوں نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابو معاویہ سے انھوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انھوں نے سلمہ بن سلیمان جزری سے انھوں نے شاد بن سالم سے انھوں نے ابن کر دوس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے اسکا قلب نہ مرے گا جس دن کہ او تملب جائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے بجای شاد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام لیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اسکو اسبطح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اسکو کر دوس ابن عمر کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے مگر ابو نعیم نے یہ حدیث کر دوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابو موسیٰ نے انکو کیسے دو سمجھ لیا۔ ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا یہ نام بھی ایسا ہی ہے کہ بت کمنے میں آیا ہے۔

(سیدنا) کر دوس (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ وہب بن جریر نے

شعبہ سے انھوں نے عبدالملک بن بیسر سے انھوں نے کر دوس سے جو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھنا مجھے چار ظلاموں کے افراد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن جبہ شعبہ سے انھوں نے عبدالملک سے انھوں نے کر دوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کر دوس ہی کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ سے لکھا ہے۔

(سیدنا) کر ز (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ بعض لوگ انکو ابن سامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصعہ بن بعض لوگ انکو ابن سلمیٰ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے ہمیں ابو الفرج بن محمود نے کتابتہ لہی سند کے ساتھ ابن ابی عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن ہنتر یعنی ابو مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بھی بن راشد نے رحال بن شذری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے کر ز سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ ہی عامر پر لعنت فرمائیے حضرت نے فرمایا میں لعنت کرنے والا ہوں نہیں بھیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کر کے لکھا ہے حالانکہ انکا دادا نے انکا تذکرہ کر ز کے نام میں لکھا ہے ایک نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کر ز کہتے ہیں اور بعض لوگ کر ز ابن مندہ نے انکو کر ز بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ۔

(سیدنا) کر ز (رضی اللہ عنہ)

تیسری۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو حاتم اور حنفی وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن منصور نے نافع انھوں نے علی بن بدیل سے انھوں نے بنت کر ز تیسری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو سفین تھیں جنھوں نے پوسے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کر ز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا تھا آپ کے پیچھے دو سفین تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی حاتم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نافع بن عمر نے عبداللہ بن بدیل سے یا انکے چچا سے انھوں نے بنت کر ز سے انھوں نے اپنے والد سے کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو سفین تھیں انھوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اس روایت سے بھی ابو نعیم کے

قول کی تائید ہوتی ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ کرز کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ لہذا ان کے بیٹے نے روایت کی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی کرز ہیں جن سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے یا کوئی اور میں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن جیل اور لقبول بعض حسل بن لاجب بن حبیب بن عمرو بن غیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے کربلا میں مدینہ میں شہنشاہ مارا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب کیلئے تشریف لیکر یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اسکے بعد یہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسکو قبیلہ غرینہ کے تعاقب پر اپنے مامور کیا تھا قبیلہ غرینہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ سننے پر ہی ہوئی۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انخون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حسل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جا رہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے انکو اپنے دونوں بیرون کے درمیان میں رکھ کر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے ^{۱۱} قد علمت سفار من بنی فہر بنقیۃ الیوم نقیۃ الصدۃ لاضر بن الیوم عن ابی صخر بن حبیش کی کنیت ابو صخر تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ہلال بن جریر بن عبد شمس بن حلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام خزاعی۔ کعبی ہیں۔ یہی عمرو بن کعب قبیلہ خزاعہ کے جد امجد ہیں۔ زہری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے اور عمرو نے انکو کرز بن حبیش لکھا ہے یہ کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ربی عمر بانی تھی۔ یہی ہیں جنہوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جبکہ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم اور ابو محمد یعنی عبدالغزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طابہ یعنی برکات بن ابراہیم بن طاہر عشوعی وغیرہا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی حافظ علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی محمد اور ابو بکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی محمد بن علی سہلکی بسطامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عتبہ یعنی احمد بن فرج نے

۱۱ قبیلہ بنی فہر کو قبیلہ بنی فہر کہتے ہیں انکا صاف ہوتا ہے سینہ بھی انکا صاف ہوتا ہے آج میں ابو بکر کی طرف سے لاؤں گا ۱۱

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے عبد الواحد بن قیس سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اُس نے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اللہ جس عرب یا نجر کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیگا اسکو اسلام سے مشرف فرمائے گا اسکے بعد فتنے پیدا ہونگے کہ ایک دوسرے کی گردن مار دے گا پس اس وقت سب بتر وہ ہو گا جو پہلے کسی درہ میں جا کر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہنچے۔ یہ کرز وہی ہیں جنھوں نے شب غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاب کیا تھا مگر جب انھوں نے غار کے منہ پر مگرڑی کا بالادیکھا تو کہا کہ میں سے نشان پگم ہو گیا ہے انھیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو دیکھا کہ کما تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے نکلا ہے جسکا نشان مقام ابراہیم میں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرہ حارثی۔ عبد ان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی انکی لکھی ہے جسکو انھوں نے مسند نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا کرز (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا ذکر ایک حدیث میں جو ہم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جنکو لوگ کر رہتے تھے جب وہ مے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائیگا لوگوں نے جاکر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انھوں نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہے کہ ابن سلام نے بھی انکا نام کر کے بیان کیا ہے۔

(سیدنا کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے حضرت خدیقہ بن یمان ابوالدرداء سے ابورسکانہ سے اور انسے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کعبہ حبار نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے۔ ستغفری نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ابو حاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے انکی کنیت ابراہیم بیان کی ہے

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) کریم (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انھوں نے فرید سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے کریم غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پنج چیزیں ہیں ان اعمال میں کس قدر روزنی اور زبان پر کس قدر ملکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ پنج چیزیں کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جسکو خدا موت دیدے اور اسکا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابو سلام دو تھے ایک ابو سلام کبیر جنکا نام ممتورا حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے دوسرے ابو سلام صغیر انکا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابو سلام ہے۔

(سیدنا) کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں۔ عامری ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریم بن سلمہ صحابی ہیں انکا شمار اہل بصرہ کے خاندان بنی عامر میں ہے اور بعض لوگ انکو کریم بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کریم کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خالد بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خٹاش ارض کا مسالہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن داؤد نے کثیر بن عبید سے انھوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبد الکریم بصری سے انھوں نے جہان بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ ذرا رہے کہ داؤد میں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے محمد بن اسمعیل بخاری نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

سلم یعنی حشرات ارض کے شہق کہ انکا ہانا حلال ہے یا حرام۔ ۱۲

باب الکاف مع الشین والعین

(سیدنا) کشذ (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انکی حدیث محمد بن عمرو اقدی نے عبد العزیز بن عمران سے انھوں نے
واقد بن عبد اللہ سے انھوں نے کشذ جہنی سے روایت کی جو بشرطیکہ محفوظ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبد اللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں
ہیں اور انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے حجاج سے انھوں نے نافع سے انھوں نے کعب انصاری سے
روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے
فرمایا کچھ حرج نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن جاز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن ہبینه۔ اور بعض لوگ انکے والد
کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جاز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ انکا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول
بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں
ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے کعب بن
جاز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے
ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے کعب بن جاز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور
کہا ہے کہ یہ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلہ ہبینه کے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول
بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا خیال ہے بنی طریف اور بنی اور بنی ساعدہ اور بن
حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق انکو جہنی لکھا ہے اور وار قطنی نے انکے والد کا
نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

۱۵ بعض پتھروں کے کنارہ پتیلے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو پھری کا کام دیتے ہیں ۱۲

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن خذاریہ ابو بکر بن کلاب کے خاندان سے ہیں۔ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو زرین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن خنجر بن انصاری۔ بنی حارث سے ہیں۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن میمون بن کعب بن خنجر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی سلمی۔ ابوسلمی کا نام ربیعہ بن قرظ بن حارث بن مازن بن حلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہرمہ بن لاطم ابن عثمان بن عمرو بن اذ بن طاہر تھا۔ مزنی ہیں۔ صحابی ہیں۔ کعب اور انکے بھائی بکر جو زہیر کے بیٹے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے جب مقام ابرق الغراف میں پہنچے تو بکر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام میں ہماری بکریوں کو دیکھتے رہو تاکہ میں اس شخص سے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل آؤں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ کعب وہیں ٹھہرے رہے اور بکر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے حضرت نے اسلام کی انکو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انھوں نے یہ اشعار نظم کیے

الا ابلیح عنی بجرأ۔ سألہ علی اے شی دیب غیرک دککا علی خلق لم تلف اما ولا ابا علیہ ولم تدرک علیہ اخالکا سقاک ابو بکر یکاس روتہ وانہلک الما مو منہا وعلکا

جب ان اشعار کا علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو اپنے انکا خون معاف کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پاس لے وہ اسکو قتل کر دے بکر نے اپنے بھائی کو اسکی اطلاع کر دی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم نہ بچ سکو گے بعد اُسکے لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص لاکہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا جو آپ قبول کر لیتے ہیں اور پچھلے قصور معاف کر دیتے ہیں لہذا میرے اس خطا کے پہنچتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انھوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہنچے تو انھوں نے اپنا اونٹ مسجد نبوی کے

لے ترجمہ اے قاصد بکر کو میرا یہ پیغام پہنچا دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جہیز نہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا نہ مان کو نہ بھائی کو ابو بکر نے مجھے بہت ہی بڑی تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہو گیا ۱۲

دروازے پر بٹھلا دیا اور مسجد کے اندر گئے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے چوپایوں میں بیٹھے ہوں اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس قرینہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور میں آپ کے قریب جا کے بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجئے آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں نے یہ اشعار نظم کیے ہیں اور آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو حنائچہ انھوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا واہلک الما مور منہا وعلکاکا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجا سے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اسکے بعد پھر انھوں نے اپنا قصیدہ نعتیہ سنایا

یا نبت سعاد فقلی الیوم بتول تیم اثرہام یفند یکبول ان الرسول لیسیت لیستغاربہ مہند من سیوف المد مسلول
ابنت ان رسول اللہ وعدنی والعفو عند رسول اللہ مامول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو بچا تک کہ انھوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں اب طائف سے واپس تشریف لائے تھے انکے عمدہ اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں

لو کنت اعجب من شئی لا تعجبنی سعی الفتی و ہو مجتودہ العتدر لیسعی الفتی لامور لیس ید رکھا وانفس واحدا والہم منتشر
والمرء ما عاش ممدودہ ام لا تنقی العین حتی یلتقی الاثر

نیز اشعار ذیل بھی انکے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترہب ذمی لما تعرف من صغفی عن الجاہل فاش سکوتی اذا نامضنت فیک لمسوع غنی القائل
قال سامع الزام شرک لہ وطعم الماکول کالاکل مقالہ السودا لے الہسا اسرع من منحد سائل
ومن دعا الناس الے ذمہ ذمہ بالحق و بالباطل

۱۱۔ سعاد (نامی محبوبہ) نے جلالی اختیار کی جس سے لڑل چھین ہے۔ اسکے بعد نہایت ذلت ہو اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جاسکتا۔ بیشک رسول ایک توار ہیں جنکی روشنی پیل رہی ہے۔ خدا کی تلوار زمین سے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھ خبر دیجئی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈرا یا اگر رسول اللہ سے بخشش کی امید ہے۔ ۱۲۔ اگر مجھ کو کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر حیرت و تعجب ہوتا جسکے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لیے کوشش کرتا ہے جنکو وہ پانہیں سکتا نفس ایک ہی ہے۔ اور تقاضا صحت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہے گا ہوس کم تر ہوگی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے۔ ۱۳۔ اگر تو میری مذمت نہ ذمہ نہ ذمہ ہواں سب سے کہ جاہلون میرے اعراض کو جانتا ہے۔ مگر مجھے میری سکونت سوزنا چاہیے۔ کیونکہ میں یہودہ گویاں تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والا کا شہرہ کیست کسی چیز کا کھانا نوالا مثل کہا نیوالے کے ہے۔ بری بات اسکے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز ہو چکا جاتی جو لوگوں کو اپنی مذمت کی طرف بلاتا ہو لوگ اسکو حق و باطل غرض ہر طرح بڑا کہنے لگتے ہیں ۱۴

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو اب تک شاہان اسلام کے پاس ہوائے والد زہیر کی وفات بعثت سے چھ برس پہلے ہو گئی ہو۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری بخاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا جو کہ انکی شہادت غزوہ خندق میں ہوئی وادی میں نے بیان کیا جو کہ غزوہ خندق میں انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا جو کہ غزوہ خندق میں ایک نامعلوم تیرانگے لگ گیا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور بعض لوگوں کا بیان جو کہ نامعلوم تیر جسکے لگا تھا وہ ایسے بن ربیعہ بن صخرہ دوی تھے جو پرمعونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس۔ انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا جو کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انھوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا جو جسکے جسم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ تو اپنے پٹے پہن لے اور اپنے عزیزوں سے باکے لجا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) انسے جمیل بن قیس نے روایت کی ہو مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابو عمر نے انکا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابو نعیم کی طرح نہ بھی انکا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی بن جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا کوئی اور ہیں ابو نعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ان ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شیخ کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے انکا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھے بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اسکے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اسکے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اسکے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے

اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر اپنے اس عورت کو دیا تھا اسمین سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انھوں نے عبد اللہ بن کعب سے روایت کیا ہے اور اسمعیل بن زکریا نے اور قاسم بن غصن نے جمیل سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ انسے مروی نہ ہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہے اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم - قرظی - ثم الاوسی - بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کیے گئے تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں انکی حدیث حاتم بن اسمعیل نے عبد الرحمن سے انھوں نے موسیٰ بن عبد الرحمن سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ابو نعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کر کے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبد الرحمن سے روایت کی ہے خود ابن مندہ نے بھی اسکو صحیح طریقہ پر عبد الرحمن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سور بن بکر بن عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان ابن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے انکو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے انکے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی ہے کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اُس نے کہا میں اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لیے دعائے مغفرت کی اور اُسکی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہے وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یا امیر المؤمنین اپنے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرنے

کے لیے آپ کے پاس آئی تھی حضرت عمر نے کہا ایسی بات ہے انھوں نے کہا ان پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمر نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ان یہی بات ہو میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں میں حضرت عمر نے اُسکے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کرو و انھوں نے کہا کہ امیر المؤمنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تمکو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری راسے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہیے گویا اسکے شوہر کی چار بی بیان ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بی بی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمر نے فرمایا و التبریے تمہاری پہلی راسے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری راسے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تمکو بیٹے ابصرہ کا قاضی بنا دیا پھر حضرت ابو موسیٰ کو ایک تحریر انکی تقرر کی لکھی چنانچہ حضرت عمر کی خلافت بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان نکل کر آئے تھے اور انکے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی مانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ کتاب خدا سے فیصلہ کر لو اتنے میں ایک نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہو گئے اُسوقت انکے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی باگ تھی۔ قتال فارس میں انکے کارنایان ظاہر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم - اشعری - کنیت انکی ابو مالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرو کی ہو۔ انکا شمار اہل شام میں ہو پھر لوگوں نے کہا جو کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ اسنے حضرت جابر اور ام الدردار اور عبدالرحمن ابن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی جو انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریر نے ابن شہاب سے انھوں نے صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے انھوں نے ام الدردار سے انھوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا انکی نہیں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے ابو الدردار نے روایت کی ہے کنیت انکی ابو مالک ہے یہی ہیں جیسے عبدالرحمن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو مالک اور شخص امیر مگر میرے خیال میں ابو مالک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سعدی۔ صحابی ہیں۔ یہ جنت کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن ارشہ بن عامر بن عبیلہ بن نسیمیل بن فرمان بن ہلی۔ بلوی۔ انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے حلیف ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا ہے کہ میں انکا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈا مگر مجھے نہ ملا۔ انکی کنیت ابو محمد ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب ہلی تک بیان کر کے کہا ہے کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں انکا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہدین تشریک رہے۔ انہیں ابن عمر نے اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابو واہل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے اور انکے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبد الملک اور عجر اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انھیں کے حق میں نازل ہوئی تھی فعدیۃ من صیام او صدقۃ او نسا۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ یہیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے ان لوگوں نے مجاہد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اسوقت دیگ کے نیچے آگ چلا رہے تھے اور جوئین انکے سر سے نکل نکل کر انکے منہ پر گرتے تھے حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئین تمکو تکلیف دیتی ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں تو اپنے فرمایا سر منڈوا ڈالو اور ایک فرق غلہ چھ مسکینوں کو دیدو ایک فرق تین صلح کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھلو یا ایک قربانی کرلو۔ کعب کی وفات مدینہ میں ۱۵۰ ہجری اور بقول بعض ۱۵۲ ہجری اور بقول بعض ۱۵۳ ہجری میں ۳۷ سال اور بقول بعض ۵۷ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن شلبہ بن عدی بن ملک بن عوف بن حزرہ ابن زیدلات۔ انھیں کو تنوخ بھی کہتے ہیں۔ حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملک بن عوف تنوخ کے حلیف ہیں انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو ذمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندست میں آیا تھا اس میں یہ بھی تھے۔ ابو بکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے

انسانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے شریک تھے ۱۵۔ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد نکر مقوقس کے پاس اسکو ذریعہ لکھے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے انکی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انھوں نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشو) نے نصاریٰ تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیعت ہوئے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اسکی باتیں سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کہو کہ کاش ہم انکی کچھ باتیں سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کیے گئے مین نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے مین نے کہا میں بھی انکی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہو گئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے ہی ہوتے تو نہ مرنے چلو وطن اپنی جہاں میں نے اسے کہا ابھی توقف کرو دیکھو انکی جگہ پر کون قابو ہوتا ہے معلوم ہو جائیگا کہ یہ کام منقطع ہو گیا یا پورا ہوگا اگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھیک رہا مگر میں اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابو بکر نے ہمارے کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسیلمہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرا کذب ایک اب کی طرف ہوا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تعلیم حاصل کرنی چاہیے مجھ سے اسنے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اسنے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اسنے کہا ہاں انکا تذکرہ ہمارے کتابوں میں ہے مین نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اسنے ایک کتاب نکال اور مجھ سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے میں نے کہا کعب بن عدی اسنے کہا ابھی میں نے پڑھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور انکی نعت آسمین دیکھی اسوقت سے میرے دل میں نور میں آ گیا اور میں اسوقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن (حیرہ) گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعن دیے اس کے بعد حضرت ابو بکر کی وفات ہو گئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ میں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خدیج۔ کنیت انکی ابو زعناہ۔ شاعر ہیں۔ طبری نے انکا ذکر شکاری بدر میں کیا ہے ہم انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۔ کتاب تورات یا بنیای نبی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو کنیت انکی ابو شرح تھی۔ خزاعی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو خویله کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو۔ یحییٰ بن یونس اور ابو حاتم ہستی اور احمد بن زبیر نے کہا ہے کہ ابو شرح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزیید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمیٰ کنیت انکی ابو الیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو انکی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انھیں نے مذہب بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انھیں نے حضرت عباس بن عبد المطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قدر انکا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سے سب آخری شخص ہی ہیں۔ انکی وفات ۵۵ھ ہجری میں ہوئی ان سے انکے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابو المحاسن یعنی محمد بن عبد الخالق جوہری نے اجازت خیر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الیسر یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نصر ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاحوص نے غانم بن سلیمان سے انھوں نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابو الیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لیے اسکے لیے گھر پر گئے اس شخص نے لوڈی کہا کہ کہہ یہاں نہیں ہیں ابو الیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے تیری آواز سن لی چنانچہ وہ بکھلا ابو الیسر نے اس سے کہہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کی وجہ سے تو انھوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرضدار کو ہمت دے یا معاف کرے قیامت کن وہ اللہ کے سایے میں ہوگا۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہدیم بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شہید ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہمدانی - یامی - یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ انکو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر یہاں ہی قول زیادہ مشہور ہے
نسب انکا اسطرح ہے کعب بن عمرو بن حجاب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذال بن دول بن چشم بن حاشم بن حاشم بن حیوان
بن نوف بن ہمدان - یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں - کوفہ میں رہتے تھے - صحابی ہیں انکی ایک حدیث وہ ہے جو طلحہ
بن مصرف نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے
دیکھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر غفاری - کہا صحابہ سے ہیں - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی مرتبہ سردار لشکر بنا یا یہی ہیں جنکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاق میں بھیجا تھا انکے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر
بچ گئے قبیلہ قضاہ کے لوگوں نے انکو شہید کیا تھا یہ واقعہ منہ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے
کہا ہے کہ یہ اور انکے ساتھی دونوں اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض اشعری - انکا شمار اہل شام میں ہے - امین عبدالواہب بن ہبہ المدنی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمدین احمد سے
نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو العلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے ایث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن کفیر سے انھوں نے اپنے والد سے
انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کیلئے باعث فتنہ مال ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان سے جابر بن عبدالمدنی نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان سے ام الدردار نے روایت کی ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض مازنی - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے - یحییٰ بن یونس نے زید بن مزین نے
انھوں نے یعقوب بن محمد سے انھوں نے کرامہ بنت حسین سے انھوں نے حارث بن عبدالمدین کعب مازنی سے انھوں نے
ابو عیاض سے انھوں نے جابر بن عبدالمدنی سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایام قربانی کے درمیانی دنوں میں حجرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا - یہ حدیث

ہم سے اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا ابو عمر نے کہا ہے کہ کعب بن عیاض اشعری سے بھی حضرت جابر نے روایت کی ہے اور ان سے بھی حضرت جابر روایت کرتے ہیں پس ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہے واللہ اعلم

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیینہ بن عائشہ تمیمی صحابی ہیں۔ نیشاپور میں عبدالسند بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ انکا تذکرہ یحییٰ یعنی ابن سندہ لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ سلمونہ اور حاکم ابو عبدالسدا کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن قطیبہ۔ انکا تذکرہ لورزین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے اور ابو عبداللہ نے اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہے مگر کسی نے انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالسند نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن زہیر تبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اھکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ادرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن جبیر نے علی بن ربیعہ سے انھوں نے کعب بن قطیبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر چھوٹا جوڑنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی اور پر چھوٹا جوڑنا جو شخص میرے اوپر چھوٹا جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن بالغ۔ انہیں کا لقب کعب حبار ہے کنیت انکی ابو اسحاق ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے۔ ابو ادیس خولانی نے ابو مسلم جلسنی معلم کعب بن جبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کعب حبار کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے پر بلا مت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی کے خدمت میں حاضر ہونیکے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام واقرات میں پہنچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہوں اسے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین نیچے ہیں بسکے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے اسے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور

اہل عرب مرعہ ہو گئے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی کعب۔ ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا انصاری خزرجی صحابی
کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان
بنی سلمہ سے تھیں۔ بالاتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے
کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اپنے اتنے اور طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان
مواخات کرادی تھی جبکہ آپ نے ہاجرین و انصار کے درمیان میں مواخات کرائی صرف غزوہ بدر اور تبوک میں
یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک ہونے سے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اسکے کہ بدر کا واقعہ دفعہ پیش آگیا تھا باقی رہا تبوک اس میں یہ شدت گمراہی کے
شریک نہیں ہوئے یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے لگے تھے ان تینوں
آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک مرارہ بن ربیعہ مالک بن امیہ انھیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے
یہ آیت نازل فرمائی تھی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کی
یہ قصہ بہت مشہور ہے انھوں نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس جوڑہ رنگ کا تھا پہن لیا تھا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکا لباس پہن لیا تھا احد کے دن انکے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
شعرا ہیں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعرا یہ لوگ تھے۔ حسان بن ثابت۔ کعب
بن مالک۔ عبد اللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان
نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے
کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے
سے قضینا من تہامہ کل وتر و خیبر ثم اغننا السیوفنا تجزنا و لو نطقت لقات قوا طعنن دوسا او تقینا

۱۱ (ترجمہ) اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود وسعت کے تنگ ہو گئی ۱۱

۱۲ تبدیل لباس سے مقصود محض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا ۱۲

۱۳ ترجمہ۔ ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اسکے بعد ہم نے اپنی تلواریں میان میں رکھیں + وہ تلواریں ہمو خبر دیتی اگر انہیں قوت نطق ہوتی تو صاف
صاف کہتیں کہ قبیلہ دوس اور قضیف کے بھی ہم کو مارے کر دینگے

ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوس کے لوگ بھوکے چلو اپنے بچاؤ کا سامان کرین ایسا ہو کہ جو قبیلہ لقیضہ کی حالت ہو سی وہی
تھاری بھی حالت ہو جائے۔ اے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن لوٹان وغیرہما نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے عبد
حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے انھوں نے
عبدالرحمن ابن کعب بن مالک سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی
علیہ وسلم سے کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا یا نیک کہ غزوہ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ
تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں شریک نہ ہونیکے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ
آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کیلئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کیلئے آگے اس وجہ سے جنگ ہوئی
اور نہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے نہ تھا خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت
لوگوں میں غزوہ بدر کی ہو مگر میں نہیں پسند کرتا کہ بے عوض اپنی شرکت بیعت عقبہ کے میں غزوہ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ
بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے (ایک بہت نازک وقت میں) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد
کسی غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا یا نیک کہ غزوہ تبوک پیش آیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے غزوات میں سب سے آخری غزوہ تھا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو کوچ کا اعلان دیا تھا
تک بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوہ تبوک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور انکا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا تفصیل مذکورہ ہی آخری نتیجہ یہ ہوا کہ (کہتے تھے)
تین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مسلمان بیٹھے ہوئے تھے
آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اپنے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو چون
آج تمہیں ملا ہے ایسا دن جب تم پیدا ہوئے ہو نصیب ہوا ہو گا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپ کی طرف سے
مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے اپنے فرمایا خدا کی طرف سے پھر اپنے یہ آیتیں پڑھیں لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي
سَاعَةِ الْعَسْرِ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَريْعُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِمَّنْ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ إِنَّهُمْ رُؤُفٌ رَحِيمٌ الْحَدِيثُ الْكَاتِبُ تَذَكَّرَ تَيْنُونَ لَكِنِّي لَمْ
(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

سے ترجمہ اللہ نے رحمت نازل کی تھی اور وہ ہاجرین، انصار اور جنھوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوہ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اسکے کہ کچھ لوگوں کے دل
راہ راست سے ہٹتے چاہتے تھے پھر مکرانہ رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر میں انکی عفو و تقصیر کا بھی ذکر ہے ۱۲

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقہ - اور بعض لوگ اکلومرہ بن کعب کہتے ہیں سلی بن بزی ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو۔ ابو عمر نے بھی کہا ہے کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہے اور ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرقہ بن کعب اور شخص ہیں۔ یہ کعب ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے لے شرجیل بن شط اور ابوالاعنف صنغانی اور ابو صلح خولانی اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے۔ عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ شرجیل بن شط نے کہا کہ کعب بن مرہ سے کوئی حدیث بیان کی ہے جو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انھوں نے کہا کہ میں ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپ کو فخر مند کیا ہے اور بہت کچھ دیا ہے اور آپ کی دعا مقبول کی ہے آپ کی قوم (مقط سالی سے) مری جاتی ہے آپ اللہ سے انکے لیے دعا کیجیے تو آپ نے دعا کی کہ یا اللہ میں تمہیں ہر سال ہمارے مصیبت کے دور کو دیکھ کر ہلاک کر دو اور میرے ہونے کے بعد ہر پچاس سال میں ان حدیثوں کو اول کو فر شرجیل بن شط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اور اہل شام انھیں حدیثوں کو فر شرجیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں و اللہ اعلم۔ ابو عمر کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۹۵ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں لعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر سے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں عمش نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرجیل بن شط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کی ہے اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ان کی راہ میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔ اکتا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن یسار بن نبیہ بن سعید بن قرظہ بن عبداللہ بن محزوم بن غالب بن فظیہ بن عمرو بن لعیض بن ربیع بن غطفان بنی ختم الحزومی - فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انھوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفیر نے کہا ہے کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں تعین کیے گئے تھے راہ جاہلیت میں بھی عہدہ قضا سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ یہ خالد بن سنان حبشی کے نواسے تھے جنکے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر انکی قوم نے انکو ضایع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرجیل خافعی سے انھوں نے شمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ

حضرت عمر نے عمرو بن عاص کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنا دو چنانچہ عمرو بن عاص نے انکو بلوایا اور حضرت عمر کا خط انکو سنایا مگر انھوں نے کہا کہ یہ ہرگز نہ ہو گا کہ خدا نے مجکو جاہلیت سے اور اسکے مملکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں پڑوں مجبور ہو کر عمرو بن عاص نے انکو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحابی ہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل اس کے صحابی ہونے کی اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ جسے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو لکھا ہے کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انھوں نے عہدہ قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہوا اصل یہی ہے کہ حضرت عمر نے انکو قاضی بنانا چاہا تھا اور اسکے متعلق انھوں نے عمرو بن عاص کو لکھا تھا۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں۔ انکے ہاتھ جنگ یا مسہ میں کٹ گئے تھے۔ عبدالکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحییٰ سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو بن حارث سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے زیاد بن نافع سے انھوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ نماز خوف ہر ٹکڑے کے لیے ایک رکعت ہو یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے ابن مندہ نے عبدالکریم سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو بن سوادہ سے انھوں نے زیاد سے انھوں نے ابو موسیٰ غافقی سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے اسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے کے لیے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ اسے علقمہ بن نضله نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہو قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائیگا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا نیکو اسکے حق میں فرمائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہیں۔

۱۱۱۱ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص قاضی بنا لیا وہ بغیر چھری کے بیچ کیا گیا ۱۱۱۱ مطلب اس کا یہ ہے کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھے ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت تینلی ۱۱۱۱

باب الکاف واللام

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - عبدان نے کہا ہے کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں اور ابن کلابی نے کہا ہے کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبد اللہ بن زہرہ بن جندب بن لیب کے بیٹے ہیں کنانی لیشی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اورانکے والد دونوں اسلام لائے تھے انھیں کے والد کا یہ کلام ہے ع اتاہما جرآن فوجاہ + ابو جعفر نے کہا ہے کہ کلاب بن امیہ سے اور عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشرتھیں کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے انکو ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشرتھیں والے کی مذمت میں سنائی اس حدیث کو خلید بن ولید نے سعید بن عبد الرحمن سے انھوں نے کلاب سے روایت کیا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو ہارون ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو اسکے بعد انھوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - حافظ ابو سعود نے انکا ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انھوں نے زید جزری سے انھوں نے شریک بن جلیل مدنی سے انھوں نے کلاب بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالمثیم بن یہمان نے کھانا پکایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم بھی آپکے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھانی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکا کیا بدلہ دیں اپنے فرمایا اسکے لیے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اسکا پانی پیے بعد اسکے اسکے لیے برکت کی دعا مانگے تو یہی اسکا بدلہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن ایمر بن غفار بن طیل بن ضمیر بن بکیر بن عبد منشاہ بن کنانہ - کنیت انکی ابو روم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لے آئے بعد اسلام لائے تھے بدر میں اور احد میں شریک نہ تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیت الرضوان کی تھی

لہ عشرتھیں والے کی مذمت صرف اس سبب کی گئی کہ اس کام میں خیانت و ظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔ ۱۲

اصد کے دن انکے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکے زخم پر لگا دیا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ انکو سحر کہنے لگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جبکہ آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب میں غفار بن مقبل کا نام لکھا ہے مگر یہ غلط ہے صحیح غفار بن ملیح ہے واللہ اعلم۔ یہ غلطی کاتب کی نہیں ہو کیونکہ کسی نسخہ میں ایسا ہی دیکھا۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلقی۔ انکے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بنی مصطلق کے وفد میں تھا جبکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤ گے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں انکی حدیثیں مرسل ہیں انھوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہیں ابو نعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ انکے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ علقمہ صحابی ہیں ہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

خزاعی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ انکے جامع بن شداد نے اور زبیر ابن عدی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بیان ابو نعیم کا تھا۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا سے روایت کر کے زہری نے وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہشیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد خیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعش سے انھوں نے جامع بن شداد سے انھوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی

طریقہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی بُرا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ میں نے بُرا کام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پرہیزگاروں کو تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پرہیزگاروں کو تم نے بُرا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے انکو اور ان کلتوم کو جو اسے پہلے مذکور ہوئی علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلتوم سے انکے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور اسے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلتوم علقمہ کے بیٹے ہیں انکے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور انکو دو کیوں کہا در صورتیکہ دوسرے کلتوم کا نسب مذکور ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزاعی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) کلتوم (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بن امر القیس بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابو عمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلتوم بن ہرم بن عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قبائلیں رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہی ہیں جنکے یہاں مقام قبائلیں (بوقت ہجرت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکان ہوئے تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ انکے یہاں رہے بعد اسکے حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور انکے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ اپنے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت کلتوم کے یہاں پہنچے اسوقت کلتوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے نبیج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لفظ نبیج سے فال نیک لی اور) ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابو بکر تجا یعنی کامیابی ہو گئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن سعد بن ابی خثیمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فروکش کلتوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپکی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جسکو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ سعد بن خثیمہ کے

یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام قبا میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں دو شنبہ
سہ شنبہ چار شنبہ پچھنچہ (کل چار دن) رہا انھیں دنوں میں اپنے کسی قبیلہ کی بنیاد والی جب آپ سے چلے تو جمعہ کا
وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آگیا اپنے نماز جمعہ لطن وادی میں پڑھی اُس کے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں
تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انھیں کی وفات ہوئی تھی انکو کسی غزوہ میں شرکت کا
سوق نہیں ملا اسکو طبری نے ذکر کیا ہوا ہے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر
اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن
مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف جو حالانکہ ان سب
اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) کلدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنبل۔ بعض لوگ انکو کلدہ بن عبد اللہ بن جنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن جنبل بن لیل ہوا ہے انکے نسب اور قبیلہ
میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ انکی والدہ انیسہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن خذافہ
ابن جمح تھیں۔ اور بعض لوگ انکی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے۔ صفوان بن امیہ بن خلف کے
اخیا فی بھائی ہیں یہ ابن اسحاق اور واقفی اور معصب کا قول ہے اور کلبی اور ہشیم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن
حنبل صفوان بن امیہ کے اخیا فی بیٹے تھے اور ان دنوں نے بیان کیا ہے کہ جنبل معمر بن حبیب بن وہب بن خذافہ
ابن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انھوں نے کہا
کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کا سحر آج مٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منہ کو چاک کرے
مجھے زیادہ پسند ہے جو کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے۔ بہ نسبت اسکا کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہیں
جو حکو صفوان بن امیہ سے فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحائف دیکر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ بہن کے
بچے اور کچھ اڑیاں یہ کلدہ۔ عبد الرحمن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی ہیں سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول
معصب وغیرہ کا ہے۔ اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن جنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے
پاس رہتے تھے اور انکی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی اُن سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اسکا صفوان کی وجہ

مسلمان ہو گئے اور مکہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو علیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن دکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے روح بن عبادی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ عمر بن سفیان نے خبر دی کہ عمر بن عبید اللہ بن صفوان نے اُسے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور بہرن کے بچہ اور گڑمی دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا اُس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے ہیں کہ میں گیا اور نہ مینے آپ کو سلام کیا اور نہ آپ سے اندر آئیگی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤں اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤں یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونیکے بعد کا ہو کر دئے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ مینے کلدہ سے سنا ہے انکا تذکرہ تیوں کے ساتھ

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف۔ ہئے انکا ذکر انکے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن تیمیم بن بشر۔ بعض لوگ انکو کلیب بن بشر بن تیمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مینے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں انکے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابو نصر نے نسر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تیمیم بن نسر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن معاویہ بن خفاحہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ انکو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکی کتاب کے بعض نسخوں میں انکا نام کلیب بن جرز لکھا ہوا ہے۔ ابو عمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوٰۃ کی لی تھیں۔ اور یعلیٰ بن اشراق نے اسے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نترت کرنا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ نفسانی خواہشوں کے ساتھ

آراستہ ہو۔ الکا تذرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب جزئی۔ کینت انکی ابو حاصم تھی۔ الکا تذرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے حاصم بن کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جکے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے چلا میں اسوقت بچہ تھا مگر سجدہ ارتقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اسکو اچھی طرح ادا کرے۔ الکا تذرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کلیب اور انکے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو کبیر تھی۔ جنبی ہیں۔ انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہے۔ عثیم بن کثیر بن کلیب بہنی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر، بال منڈواؤا الیچا نچینے منڈواؤا لے نیز اسی سند کے ساتھ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو منفقہ تھی۔ انکے بیٹے منفقہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ عافی نے حارث بن مرہ حنفی سے انھوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسکے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا اچھا گنوا اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہوا اور رحمت متواترہ ہے اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہے وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کسکے ساتھ سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہے۔ اور احمد بن مسلم نے حارث سے انھوں نے کلیب بن منفعہ سے انھوں نے سراج بن مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے انکے بعد انھوں نے اسی حدیث کو بیان کیا

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

انکا نام ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور انھوں نے صحیح بن عکرمہ سے انھوں نے کلیب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لیے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ کرنے دیتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں۔ انکو ابو بلولہ نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اسنے شہید کیا ڈھری نے بیان کیا ہو کہ ابو بلولہ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جنہیں سے چھ مرگے منجملہ اُنکے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اسنے اپنے ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہیں جنکی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گزرتے مگر کسی نے اسکو دفن نہ کیا آخر کلیب نے اسکو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

باب الکاف والنون

(سیدنا) کناز (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن یزید بن بوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلال بن غنم بن غنی بن یحضر بن سعد بن سعد بن قیس غیلان یہ ابن اسحاق کا قول ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام کناز بن حصین بن یزید بن بوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلال بن غنم بن غنی ہو کنیت انکی ابو مرثد تھی۔ غنوی ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلاء صحابہ سے ہیں۔ بدر میں یہ اور انکے بیٹے مرثد و نون شریک تھے۔ اسنے وائل بن اسقع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھو نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انکی وفات بعد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سال ۶ ہجری میں ہوئی اسوقت انکی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ کریں گے۔ انکا تذکرہ تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یلیل ثقفی۔ قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں مجاہدہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ردیف عین میں عبد یلیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح ہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یلیل تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اسکے بعد وہ بخران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف غلبشی۔ یہی ہیں جو زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آئے تھے جبکہ انکے شوہر ابو العاص بن ربیع نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابو العاص کے بیٹے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کنذیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔ اور بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبد اللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبد الرحمن سے انہوں نے کنذیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کنذیر بن سعید کے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک شخص طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے

یارب رور اکی محمد ا
رودہ لی واصطخ عندی یدا

اسکے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح ہی ہے کہ یہ روایت کنذیر کے والد کے کی ہے۔ اس روایت کو مسلم بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے ہزبن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ

لے ای یرے پروردگار یرے مالک دوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

وہ زمانہ جاہلیت میں عمرہ کرنے گئے تھے تو انھوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے
 بیٹے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے
 لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکاف والہاء والواو

(سیدنا) کہس (رضی اللہ عنہ)

ہلالی صحابی ہیں انے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ حماد بن یزید بن مسلم مقری نے
 معاویہ بن قرہ سے انھوں نے کہس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں سلمان ہو کر رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اُسکے
 پھر گیا اسوقت یہ آپ سے پہنچ گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا اپنے بہت غور سے مجھے دیکھا اپنے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہنچتے
 میں کہس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا اپنے پوچھا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہو گئی بیٹے عرض کیا کہ
 آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا اپنے فرمایا یہ تمہیں کس نے حکم دیا تھا کہ اپنی جان
 کو ستاؤ سنو صرف رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو بیٹے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجیے
 لیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہو اپنے فرمایا کہ اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ انکا تذکرہ
 ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کہیل (رضی اللہ عنہ)

ازدوی۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن ہلدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 مجھے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالمکاب بن محمد یعنی ابوالدرداء نے اور یہ روایت دیگر ابوالزرقاء
 نے علقمہ بن عبد اللہ قریشی سے انھوں نے قاسم بن محمد سے انھوں نے کہیل ازدوی سے صحابی تھے روایت کر کے
 بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اُس نے
 کہا کہ یا رسول اللہ لوگ بہت زخمی ہو گئے ہیں اپنے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمہاری طرف سے
 گذرے تو بسم اللہ پڑھا کر اُسکے زخم میں لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔

باسم ربنا الحی الحیہ من کل حد و حدید و حجر تلید اللہم اشف لاشافی الا انت۔ کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دینے سے زخم میں زہ پھیل پڑتی ہو نہ ورم پیدا ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کوز (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خطیب نے انکا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہے ابن ماکولانے بھی ایسا ہی کہا ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بخران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اسوقت یضرائی تھے بعد اسکے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھوں نے یزید بن سفیان سے انھوں نے ابن سلمان سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخران کے کھانسیوں کے وفد آیا تھا ساٹھ آدمی تھے منجملہ انکے چوبیس آدمی اور اشرف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب انکی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورت اور حاکم عبدالمسیح تھا اور منتظم انکا نیم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابو حارثہ بن علقمہ انکا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بخران سے چلے تو ابو حارثہ نے اپنے ساتھ اپنے چچ پر اپنے بھائی کو جسکا نام کوز بن علقمہ تھا سوا کر لیا تھا ایک ابو حارثہ کے چچ نے ٹھوکر لی تو کوز نے کہا کہ وہ شقی (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) ہلاک ہو جائے ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی تم نے یہ کیوں کہا ابو حارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جنکا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابو حارثہ نے کہا دیکھو قوم نے حکم اتنی بزرگی دی جو حکم اپنے اوپر سردار بنایا ہے اور وہ اس شخص کی مخالفت پر مکرستہ ہیں اگر میں ایمان لے آؤں تو یہ سب عزت ہماری جاتی رہیگی یہ بات کوز کے دل میں گر گئی یہاں تک کہ وہ اسکے بعد مسلمان ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی جگہ لکھا ہے کہ روایت یونس بن اسحاق سے انکا نام کوز منقول دیکھا جو جیسا کہ کوز کے نام میں بیان ہوا اللہ اعلم۔

باب الکاف والیا

(سیدنا) کسان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بنی عدی بن نجار کے غلام تھے اور

ترجمہ۔ اپنے پروردگار زندہ تعریف دانے کے نام ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوسے اور کنتہ پتھر سے یا اللہ شفا دے

تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ۱۲

بقول بعض بنی مازن بن نجار کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہم)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکا نام مہران تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ طمان تھا اور بعض لوگوں نے بہر مز بیان کیا ہو۔ انکی حدیث عطار بن سائب سے مروی ہو کہ انکا نام بنت علی سے وہ کیسان سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقہ حرام ہو انکا تذکرہ تینوں لکھا

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہم)

ابن عبد اللہ بن طارق اور بعض لوگ انکو ابن بشر کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی خالد بن اسید کے غلام تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انسے انکے دونوں بیٹوں عبد الرحمن اور نافع نے روایت کی ہو۔ ہمیں ابو ہریرہ

نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن بن کیسان غلام خالد بن اسید سے کہا کہ مجھے کوئی حدیث اپنے والد کی بیان کرو انھوں نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سناخ سے

نکل کر شہر میں آئے اسوقت آپ صرف تہ بند باندھے ہوئے تھے چادر آپکے جسم پر نہ تھی کنوین کے پاس آپ نے کچھ غلاموں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اسوقت آپ نے تہ بند کھول کر اوپر سے اوڑھ لی اور دو رکعت نماز پڑھی یہ مجھے

نہیں معلوم کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی نماز تھی۔ اور ابن ابی عمیر نے بیان کیا کہ عبد الرحمن سے انھوں نے نافع بن کیسان سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسکی تجارت سے منع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ

اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انھیں کیسان کو عبد الرحمن اور نافع دونوں کا والد بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ جو کیسان عبد الرحمن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیسان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابو عمر نے بھی انکو دو قرار دیا ہو مگر ابو نعیم جن کیسان کو عبد الرحمن کا والد کہتے ہیں ابو عمر انکو نافع کا والد بتاتے ہیں اللہ اعلم انکا تذکرہ تینوں لکھا

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہم)

ابن عبد۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیسان بن عبد اللہ بن طارق ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب اور اسکی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہو انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے

مشرقی سفید ستارہ کے پاس اترینگے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان نافع بن کیسان کے والد تھے
 کنیت انکی ابو نافع تھی یہ ولیسان بنین بن جنکا ذکر اوپر ہوا ابو نعیم نے بھی اسے نزول عیسیٰ کی حدیث روایت
 کی جو باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہم سے ابو یاسر بن ابی جبر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے
 روایت کر کے بیان کی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن امیہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اھون نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان
 کیا کہ انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے
 شراب کی بھری ہوئی مشکین بخرض تجارت لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ
 یا رسول اللہ ابلی مرتبہ میں نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیسان شراب تو
 حرام ہو گئی اور اسکی قیمت بھی حرام ہو گئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکون کو بہا دیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر
 ابو موسیٰ نے لکھا جو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے
 کیسان ابو عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقریب نے عتاب ابن اسید سے روایت
 کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی تھیں انہیں سے صرف دو کپڑے میرے
 ساتھ تھے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دیدیے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے
 کہ اس روایت میں انکے صحابی ہونیکے کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا
 کہ سب غلاموں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم۔

حرف اللام

(سیدنا) لاجب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بلوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ کوئی روایت انکی معلوم
 نہیں ہوتی یہ ابو سعید انصاری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

اسکے بعد حضرت نے ابن مندہ کی غلطی اور ابو نعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کیے ہیں جنکو ہم نے غیر ضروری سمجھا چھوڑ دیا ہے

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیرہ بابلی صالح بن یحییٰ نے حفیر سے انھوں نے سلیم یعنی ابو عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے لاحق ابن ضمیرہ بابلی سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد میں غرض سے کرتا ہو کہ آخرت میں اسکو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اسکا کیا انجام ہو گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت میں اسکو کچھ نہ ملیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو بیہوش ہو اور جس سے محض اسیکی خوشنودی مقصود ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یبلی کنیت انکی ابو عقیل تھی مسو۔ بن مخزمہ نے ابو عقیل یعنی لاحق سے جو نبی میل کے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ جوڑے گا وہ دوزخ میں جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن معد بن ذہل۔ محمد بن اسمعیل بن قاسم بن ابی الغنایہ شاعر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اسمعی سے انھوں نے ابو عمرو بن علا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدشان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام ابن عبد الملک کے زمانہ میں ہماری ہستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد سے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ انکی عمر صرف چودہ برس کی تھی۔ ہمام لوگوں کو حیرت تھی درواش کہتے تھے کہ میں خدا کو گواہ سے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش ابن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت آپ فرماتے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمھاری رعیت کا سوال کیا جائیگا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لیے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لیے اسکے بعد انھوں نے ایک طویل قصہ کر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر کنیت انکی ابو ثعلبہ تھی خشعی بن۔ مسلم بن حجاج نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نام جرہم ابن تاشم بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے جرہم بیان کیا ہے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں انشا اللہ تعالیٰ

بیان سے زیادہ ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن شعمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو عبیدہ بن جراح نے انکو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین محل نامی کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابو القاسم بن عساکر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب کینت انکی ابو تریس تھی انکا شمار اہل مصر میں ہو عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابو تریس یعنی لبدہ بن کعب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسوت ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں خون کھایا کرتا تھا۔ خون سے زیادہ شیریں مینے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مینے عمر بن الخطاب کے پیچھے ناز پڑھی ہو اپنے سورہ حج ناز میں پڑھی اور دو سجدہ کیے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن مالک نے کہا کہ ابو تریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں اللہ اعلم

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو السناہل تھی انکے والد کا نام بکک تھا۔ ابو الفتح یعنی محمد بن حسین ازومی نے ایسا ہی بیان کیا ہے ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابو السناہل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ انکا نام لبدہ یہ تھا۔ یہ اپنی کینت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں انکے اختلاف ہو ہم انکو کینت کے باب میں بیان سے زیادہ عرض کریں گے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لبی اسدی صحابی ہیں ابو لمح یعنی جاریہ بن یزید نے بیان کیا ہے کہ مینے لبی کو جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے دیکھا انکے جسم پر ایک پتھر لیشمی چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک عونی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔

۱۱۱۱ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں نسخہ خطوط تھے اور لیشمی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں لیشمی کی آئینہ شامی ۱۱۱۱

(سیدنا) لبیب (رضی اللہ عنہ)

انصاری کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی۔ ابن ابی فدیك سنی بنی بن عبد الرحمن سے انھوں نے لبیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ کینت اذا جئنا من کل امۃ بشیۃ الایہ بعد اسکے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں ان پر تو میں شہادت دیدوں گا۔ یہ سب کوینت نہیں دیکھا ان پر کیے شہادت دونگا انکی حدیث یہ بھی ہے کہ ایک زہرا کورد بکری کا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ بھیجا کیا تھا اویہ کہا کرتے تھے کہ جسکو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس سال حاضر ہوئے تھے جبکہ انکی قوم کے لوگ یعنی بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ انکا یہ شعر پڑھا ہے

ذهب الذین یعاش فی کفائهم ولقیتم فی خلف کجلد الابر

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگین اللہ لبیب پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہے اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہے لبیب کا یہ شعر ہے ہر الاکل شیء ما خلا اللہ باطل۔ جب یہ اسلام لائے تو پھر انھوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انھوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے

ما انت المرء الکریم کف

والمرء یصلحہ القرین الصالح

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ بھی ہے

الحمد للہ اذ لم یاتنی ارجسلی حتی اکتسبت من الاسلام سر بال

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ شعر انکا نہیں ہے دوسرے کا ہے اذ انکا شعر یہ ہے

وکل امرؤ یوما یسعی علم سینہ

اذا کشف عن الاله الماحد

لہ ترجمہ وہ لوگ چلے جاتے نفل عیادت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی۔ اور اب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں ۱۲۱۱ء ترجمہ۔ کرم آدمی اپنی جان کے برابر کیسے نہیں دیتا۔ اور آدمی کو اچھا ہنشین صالح بنا دیتا ہے ۱۲۱۱ء ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک زمین سے اسلام کا لباس پہنا ۱۲۱۱ء ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ جبکہ اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔ ۱۲

اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انھوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہے جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انھوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کرونگا پھر اسکے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اے بھائی ولید کی مدد کرو تاکہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور ولید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگ دستی اور افلاس کی حالت میں تھے اسکی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہنچی تو انھوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ ولید نے کیا نذر مانی ہے لہذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اسکے بعد ولید نے سواٹھ ٹھیکان اپنے پاس سے بھیجیں اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس ولید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی انکو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں ۵

اذا هبت رياح ابي عقیل اغرا الوجه ابيض عامری طویل الباع کالیف اصقیل
وفی ابن الجعفری بخلیتہ علی العلات والمال القلیل بحر الکوم اذ عجت علیہ ذیول صبا تجاوب بالاکلیل

جب یہ اشعار ولید کے پاس پہنچے تو ولید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہ دو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا لکھنے شعر کہنا چھوڑ دیا ہو پس انکی بیٹی نے یہ اشعار موزون کیے ۵

اذا هبت رياح ابي عقیل دعونا عند هبتها الولید اشم اللانث اصید عشتیا اعان علی مروءتہ ولید ا
بامثال المصاب کان لکما علیہا من بنی حام قعودا ابا دہب جزاک اللہ خیرا نخرنا ہاوا طعمنا الشریدا
فعدان الکریم لمعاد وطنی یا ابن اروی ان تعودا

بعد اسکے انھوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انھوں نے کہا شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انھوں نے کہا خدا کی قسم میں اسکو اسوجہ سے طول دیا کہ ولید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہے اگر بازاری آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی ولید ابن ربیعہ اور علقمہ بن علائہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا یہ

۱۵ ترجمہ میں دیکھتا ہوں کہ بزقصاب اپنی پھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ انکار دشمن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری ہیں انکی بلتی کلایان مثل صیقل کی ہوائی تلوار کے ہیں۔ ابن جعفری نے اپنی اعلف پوری کی باوجود کثرت عیال و قلت مال کے۔ اونٹیان قح کین جب صبا (نامی ہوا) چلی ۱۲ ترجمہ جب ابو عقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی تاک والا بڑی آنکھ والا ولید عبد شمس کا جس نے اپنی مروءت کے سبب سے ولید کی مدد کی۔ ایسی بڑی اونٹیان دین کہ انکے کو اونٹوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ نبی حام کے لوگ سوار ہیں۔ اے ابو دہب اللہ تمہیں عزا سے خیر دے یعنی ان اونٹنوں کو قربانی کیا اور تیرے بنا کر لوگوں کو کھلایا۔ لہذا پر ایسی ہی بخشش کرو کہ ہم بار بار بخشش کرتا ہوں میرا مکان یہ ہے لہذا ابن اروی تم پر بخشش کرو ۱۲

اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے ۵

اعاذل ما یدرک الالطنیا اذا رحل السفار من ہولاج لہجر ع ما حدث الدہر للفتی وامی کریم لم تصبہ القوارع
لعمرك ما تدری الاضوار بالخصی ولا زاجرات لطیر ما لہ مانع واما امر الکا الشہاب وضورہ یحور رما وابدنا ہو ساطع
وما البر الامضرات من لہقی وما المال الامحرات وولیع

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید ابن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں گا بعد اسکے کہ اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہو یہ سن کر حضرت عمر نے انکے وظیفہ میں پانچ سو روپے زاد کر دیا پہلے انکا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھوں نے اسے کہا کہ خیر وہ ہزار تو تھے ہی یہ پانچ سو تمہارے کیوں اضافہ ہوے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دین لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں مرجاؤنگا اور اصل اور اضافہ سب آپکے لیے بیچ جائیگا یہ سن کر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انھوں نے انکا وظیفہ بدستور قائم رکھا چند روز کے بعد انکی وفات ہو گئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انھوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہی نہیں بلکہ انکی وفات کوفہ میں اسوقت ہوئی جبکہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے جب انکی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ انکے مکان پر بھیجے وہ انکی طرف سے قربانی کر دیے گئے روایت ہو کہ شعبی نے عبد الملک بن مروان کو دعادی تھی کہ تم اسقدر زندہ رہو کہ جسقدر ولید بن ربیعہ زندہ ہوے لبید بن ربیعہ کی عمر بہت تھی جب انکی عمر ستر برس کی ہوئی تو انھوں نے یہ اشعار کہے ۵

بانت تشکی الی النفس مجبشتہ وقد حلتک سباع بعد سبعین فان اذی ثلاثا تبغنی ا ملا وفی الثلاث وفاد للثمانین
پھر جب انکی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ کا فی وقد جاوزت تسعین حجتہ خلعت بہا عن منکبی روایا
پھر جب انکی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ الیس فی ماتہ قد عاشہا رحیل وفی تکامل عشر بعد ہا عمر
پھر جب انکی عمر ایک سو چوبیس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ ولقد سمعت من الحیاة وطولها وسوال ہذا الناس کیف لبید
حضرت مالک بن انس نے کہا ہو کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ ایک سو ستاون برس زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہو کہ سلسلہ میں انکی وفات ہوئی بعد اسکے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلقہ

۱۔ تیرے عاقل کو کیا معلوم تو تم سحر کرنا لے کے لوٹنے کی امید رکھتے ہو۔ عواذ زامہ پر کون کھیری کیا اگر کون کریم ہے جو کہ مصائب پہونچے ہوں قسم تیری جان کی کنکری پھینکنے لگا اور پندرنے لگائے وہ نہیں جانتے کلاشہ کو کہہ رہے ہیں۔ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اسکی رخی کہ بلند ہونے کے بعد خاک ہو جاتا ہے۔ نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک رویت ہے۔ سکہ تیرے نفس مجھے کون ہی کی شکایت کرتا ہے مالا کہہ سکتے ہیں۔ میں اور بڑھو امین تو امید پورے ہونے کے اضافہ سے دور ہے اتنی ہو جائیگے۔ سکہ اب میری عمر نوے سے زاد ہو گئی اور میرے شانے سے چار ما تر گئی۔ سکہ کیا ایک سو دس برس کے بعد پر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔ ۵۵ میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوچھنے سے کہ لبید کیا ہے گبر گیا۔ ۱۲

کر لی اور مقام نبیلہ میں فروکش ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لیبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل انصاری - ابو عمر نے کہا جو کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا انکے حلیف ہیں انکا تذکرہ بنی امیہ کے قصہ میں آتا ہے۔ بہمن ابو جعفر بن سین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قتادہ بن عثمان سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی امیہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر و دوسرے کا بشیر تیسرے کا بشر تھا۔ بشیر کی کنیت ابو طمرہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جھوٹا تھا۔ اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلان شخص کے ہیں میرے نہیں ہیں مگر صحابہ کرام ان اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ یہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں بشیر کا چچا فاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اسکے دل میں آئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گھوم لیکر آتا تو مالدار لوگ اپنے لیے گھوم مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لیے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اسوقت بھی ایک قافلہ گھوم لیکر آیا فاعہ نے اپنے لیے دو بورہ گھوم کے خرید لیے اور انکو اپنے بالاخانہ میں رکھ دیا اس بالاخانہ میں روز بروز تھین اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر انکے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرا لائے صبح کو فاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھ رات کو ہمارے یہاں چوری ہو گئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور انکے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لیبید بن سہل کا ہے جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہے یہ شخص نیکو کاری اور زہد و تقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لیبید کو پہنچی تو وہ تلوار لیکر پہنچے اور بنی امیہ کے پاس گئے کہ خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں بچائیگی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہو بنی امیہ نے کہا آپ یہاں سے جاسیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ اسی واقعہ میں اللہ عز و جل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں انا انزلنا الیک الكتاب بالحق لیحکم بین الناس الی قولہ ومن یسب خطیئۃ او اثام یرم بہ برئاً فقد احمل بہتانا واثامنا سیدنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لیبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہے لیبید بن سہل بن حارث بن عمرو بن عبد رزاح بن ظفر زہر کہا جو کہ چری کی تمست انھیں پر لگائی گئی تھی مگر ابو عمر سے تعجب ہے کہ انھوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عطار دمشقی۔ یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سردار بنین سے تھے وفد ہجری میں اسلام لائے تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں انکا کچھ حال نہیں جانتا۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ نجیبی۔ انکا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابو سعید ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن رافع بن امر القیس۔ بعض لوگ انکو لبید بن رافع بن امر القیس بن یزید بن عبدالاشہل کہتے ہیں انشتاہی اشہلی ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور انکے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمن بن لبید نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا لبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکاتین دن روزہ رکھ لے اور اسکو برداشت ہو جائے تو پھر اسکو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہیے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو لبید کہتے ہیں اور لبیب کے نام میں بھی لوگوں نے انکو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) بلج (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم۔ حجاج بن حکیم سلمی کے بھائی ہیں۔ انکا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابو الملیح نے محمد بن خالد سلمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسکو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اسکو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اسکی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اسکے لیے مقرر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بلج اگر حجاج کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سبلع بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال ابن فلج بن ذکوان بن ثعلبہ بن ہبشہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سلمی ذکوانی ہیں۔ قبیلہ ثعلب کی لڑائی میں حجاج کے

بہت سے واقعات ہیں اخطل نے یہ شعر انھیں کے متعلق کہا ہے

لقد اوقع الحجاب بالبشر وفتة الى اللہ منہا لشکلی والمعول

(سیدنا) بللاج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العلاء عامری ہو۔ عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ انہوں نے دو دنوں میں عیون علا اور خالد نے روایت کی ہو محمد بن اسحاق سرانج نے ابوہام سے انھوں نے بشر بن اسمعیل حلبی سے اور انھوں نے عبد الرحمن بن علاء بن بللاج سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں سات برس کی عمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا۔ ایک سو بیس کی عمر میں انکی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا میں نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔ محمد بن اسحاق سرانج نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن اسمعیل سے بھی مروی ہو۔ انھوں نے اسکو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہو ہمیں احمد بن ابی سکیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب ماوردی نے ابو داؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن عبد اللہ نے اور محمد بن داؤد بن صلیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جریر بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے خالد بن بللاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اُس طرف سے نکلی ایک بچہ اسکی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہوئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے حضرت نے اُس عورت سے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہو اُس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یا رسول اللہ اسکا باپ ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت اُسے دریافت کی ان لوگوں نے کہا کہ ہم اسکو اچھا جانتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا ہو اُس نے کہا ہاں پس اپنے اُسے سنگسار کر نیک حکم دیا بللاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے ملکر انکو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ اسکے بعد ایک شخص اُس سنگسار کے بابت ہم سے پوچھنے لگا کہ ہم اسکی تجمیز و تکفین کریں یا نہیں) ہم لوگ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے کہ یہ اُس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہو۔ معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اسکا لڑکا ہو پھر ہم سب نے تجمیز و تکفین میں اُس لڑکے کی مدد کی۔ بللاج کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ یاد نہیں ہو کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا جو مگر ابو عمر نے

انکو عامری قرار دیا جو اور بخاری نے بھی انکی موافقت کی جو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے انکو اسلی لکھا جو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن خثیم بن حرطہ۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان۔ کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ انکی حدیث ابو ضرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب کے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں انکی موافقت نہیں کی۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن شبہ بن معیط۔ کینت انکی ابو حسین تھی۔ حبسی ہیں۔ ابو جعفر طبری نے کہا ہے کہ یہ ان نوادیوں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ارطاة سکونی۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ مسلم بن علی غنشی نے نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انھوں نے عبد الرحمن ابن عاتق سے انھوں نے لقیط بن ارطاة سکونی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے انے کہا کہ ہمارا ایک پروسی شراب پیتا ہے اور برے کام کرتا ہے آپ اسکا حال سلطان سے بیان کر دیجیے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کیے ہیں مگر کسی مسلمان کی پرہ و رہی کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ انے عبد الرحمن بن عاتق نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر پڑھے تھے زمین سے مس بھی نہ کرتے تھے حضرت نے میرے لیے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد منان۔ کینت انکی ابو العاص تھی قریشی عیشی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ انکی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہے کہ لقیط تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے انکے نام میں اور اختلاف بھی ہے۔ انھیں کے حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اور سچ و غد کے ہم اس واقعہ کو زینب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ذکر کرنے کے لئے امام زینب علیہا السلام کی بیٹی تھیں جبکہ حضرت
 اکبرؓ نے بحالت غار گود میں اٹھایا تھا۔ حضرت زینبؓ واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اسکے بعد ابو العاص بن علی سلام نے آئے لہذا حضرت نے نہ نکاح جدید و
 نہ بربید حضرت زینبؓ کو پھر لکے پاس لیں کیا تھا یہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا و اللہ اعلم
 انی قالہ میں ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ (سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہما)

ابن صبرہ۔ کنیت انکی ابو عاصم تھی۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انہوں نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن کثیر نے
 عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی منفق کی طرف سے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب پہنچے تو حضرت اسوقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو چھوہا رہے
 لہذا اور ہمارے بعض (ایک قسم کا کھانا) تیار کر لیا اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے اپنے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ کھا یا
 ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اُسکے بعد ایک چرواہا ایک بکری لیکر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے
 پوچھا کہ کیا اس بکری کے بچہ ہوا چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں اپنے فرمایا تو ایک بکری ذبح کر دے بعد اُسکے آپ
 ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم پر نہ سمجھنا کہ بیٹے یہ بکری تمہارے لیے ذبح کی ہو نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے
 زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک کری ذبح کر دی جاتی ہے انہوں نے وضو کے متعلق
 بھی ایک حدیث روایت کی ہے جسکو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریر نے اسمعیل بن کثیر سے روایت کیا
 ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحنا بن ابی یوسف بن عثمان باوردی نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب
 ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریر نخوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاوان نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسین بن علی بن حمدان
 بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن دکن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابو ہاشم سے انہوں نے
 عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کر لیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب
 بالغمہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عاصم بنیل اور عثمان
 ابن عمرو نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں روح نے بیان کیا وہ اسمعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ
 وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی منفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

رسیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن متفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصاع کینت انکی ابو زین بن عقیل بن صحابی بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض لوگ انکو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام لقیط بن عامر جو کینت ابو زین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ اور بعض لوگ انکو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف نسبت کرتے ہیں حالانکہ انکا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبد اللہ بن لمتفق۔ اور بعض لوگ انکو لقیط بن متفق کہتے ہیں۔ اسے لقیط سے وکیع بن عدس اور انکے بیٹے غاصم بن لقیط اور عمرو بن ادس وغیرہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر حضرت نے لفظی تحقیقات میں کچھ طول دیا ہے جسکا ترجمہ غیر ضروری سمجھا کر ترک کر دیا ہے) ہمیں ابو القاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن نسائی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عثمان بن علی بن عطل سے انھوں نے وکیع سے انھوں نے ابو زین بن عامر عقیلی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ہم کچھ قربانیاں کیا کرتے تھے اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو چاہے اس کا پانی انکو بھی کھلاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ میں اس طریقہ کو کبھی چھوڑا۔ ابو زین نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے حضرت کا ایمان کی تعریف پوچھی اپنے فرمایا ایمان اسکو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول یعنی اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ کسی نزدیک کوئی چیز محبوب نہ ہو۔ اور آگ میں ڈالنا جانا انکو بہتر معلوم ہو شکر سے اور جب کسی محبت کرو اللہ ہی کے لیے کر لے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں جو میں ہوں اپنے فرمایا یوں معلوم ہو گا کہ نیک کام کرنا انکو اچھا معلوم ہو اور اس پر ثواب کی امید ہونے لگا کہ کام کرنا بار معلوم ہو اور یہ سمجھو کہ سوا خدا کے اسکو کوئی نہیں بخش سکتا یہ حدیث بھی اسی مروی ہے کہ نبوت کے چھالیس اجزا میں سے ایک ہے سچا جواب بھی ہے اس کے علاوہ اور چھ تیس ہیں ان سے مروی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نجید بن بکر بن عمرو بن سواہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن ساسہ بن لوی ابو فراس شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی سہلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انکے نفسیات میں فرمایا تھا کہ انت نبی وانا منک یعنی تم مجھے اور میں تم سے ہوں۔ یہاں پر انھوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شہل نے انکو بنی ساسہ بن لوی کے نسب میں بیان کیا ہے۔

رسیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی سوید بن جہان کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی نہیں ہے انکا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا لقیط رضی اللہ عنہ)

ابن عسمر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا انکا نام لقیط ابن عسمر تھا اور یہی صحیح ہے جو ہم انکا نام روایت نون میں پورا لکھیں گے۔

(سیدنا لیس رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہو۔ انکی حدیث عمرو بن خلیلہ سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا طیب رضی اللہ عنہ)

ابن خندف۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حنیف انھوں نے طیب ابن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا خر جاتا بہتر ہو نسبت اسکے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا طہب رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لھنبی۔ بعض لوگوں نے انکا نام طہب بیان کیا ہے انھوں نے ایک عجیب خبر کہانت اور علامات نبوت کے متعلق نقل کی ہے جسکو عبد اللہ بن محمد عدوی نے بسند صحیح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا لہیعہ رضی اللہ عنہ)

حضرمی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابو زرعہ رازی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ محمد بن عبد اللہ ثقیفی نے لہیعہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپکی کوئی بی بی بھی ہوئی تھیں انھوں نے دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک متغیر ہو رہا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوئے تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپکی میں آج دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں مل حراط کو دیکھا۔ ابو بکر کا گذر اُسپر ہوا قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر بچ گئے۔ اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا لیشرح رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن محمد رعیسی۔ کنیت انکی ابو محمد تھی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے فتح سے من شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ ابو یونس کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اس کتابچہ میں تمام بیگنی انتشار اللہ تعالیٰ اسکے بعد جلد ہفتم شروع ہوگی جسکی اب حروف الیم سے ہے فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلامک عجائبات

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ